النكاح من سنتی

نکاح پر قرآن و حدیث کی روشنی میں
مستند اور لاجواب کتاب

شادی کے احکام

المعروف بہ قرینۂ زندگی

تصنیف لطیف
حضرت علامہ محمد فاروق خان رضوی

ترتیب نو و اضافہ
محمد عبدالاحد قادری

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي (الحدیث)

نکاح پر قرآن و حدیث کی روشنی میں
مستند اور لاجواب کتاب

شادی کے احکام

المعروف بہ

قرینۂ زندگی

تصنیف لطیف

حضرت علامہ محمد فاروق خان رضوی

ترتیب نو و اضافہ

محمد عبد الاحد قادری

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ۔ لاہور
Phone
0333-4383766
042-7213575

نام کتاب -------- شادی کے احکام (قرینۂ زندگی)

مصنف -------- علامہ محمد فاروق خان رضوی

پیش کش -------- محمد نعیم اللہ خان قادری

ترتیب واضافہ -------- محمد عبدالاحد قادری

کمپوزنگ -------- عزیز کمپوزنگ سنٹر لاہور 0344-4996495

باراوّل -------- 2009ء 1430ھ

صفحات -------- 392

زیرنگرانی -------- چوہدری محمد خلیل قادری

تحریک -------- چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر -------- چوہدری عبدالمجید قادری

قیمت -------- [redacted]/= روپے

ملنے کے پتے

مکتبۂ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

حسن ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ۔ (سورۃ نساء)

ترجمہ تو نکاح میں لاؤ جو تمہیں خوش آئیں۔ (کنزالایمان)

نکاح حضور ﷺ کی سنت ہے

نور مجسم، فخر دو عالم، رسول اکرم، فخری آدم، مالک دو جہاں، حبیب کبریاء، خاتم الانبیاء، تاجدار مدینہ، نبی رحمت، شافع محشر، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ

ترجمہ: نکاح میری سنت ہے۔ (ابن ماجہ، ج ا باب ۵۸۹، حدیث ۱۹۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من احب فطرتی فلیستن بسنتی وان من سنتی النکاح

(بیہقی کتاب الکاح ج ۷)

ترجمہ جو شخص میری فطرت سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ میری سنت کو اپنائے اور نکاح میری سنت ہے۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من کان علی دینی و دین داود و سلیمان و ابراھیم فلیتزوج ان وجد الی النکاح سبیلاً والا فلیجاھد فی سبیل اللہ ان یستشھد یروجه اللہ من الحور العین۔ (الافصاح فی احادیث النکاح، ابن حجر)

ترجمہ جو شخص میرے دین پر اور حضرت داؤد و حضرت سلیمان و حضرت ابراہیم (علیہم السلام) کے دین پر ہے وہ شادی کرے اگر نکاح کی کوئی سبیل حاصل ہو ورنہ جہاد کرے اللہ کے راستے میں اگر وہ شہید ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی شادی حورعین سے کرے گا۔

شادی انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اربع من سنن المرسلین الحیاء والعطر والنکاح والسواك

(احمد، ترمذی، طبرانی، الترغیب کتاب النکاح)

ترجمہ چار کام انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں۔ (۱) حیاء کرنا (۲) خوشبو لگانا۔ (۳) نکاح کرنا (۴) اور مسواک کرنا۔

نکاح آدھا دین ہے

ہمارے پیارے مدنی آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا تزوج العبد فقد الستکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی۔

ترجمہ بندے نے جب نکاح کرلیا تو آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے۔ اب باقی آدھے کیلئے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ (مشکوۃ ج ۲، حدیث ۲۹۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے نیک بیوی عطا کی تو اس کے آدھے دین پر مدد کی پس اس کو چاہیے کہ باقی آدھے میں اللہ سے ڈرے۔

(بخاری، مسلم)

اور امام طبرانی نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

من تزوج فقد استکمل نصف الایمان فلیتق الله فی النصف الثانی

ترجمہ جس شخص نے شادی کی اس نے نصف ایمان مکمل کرلیا۔ پس اسے چاہیے کہ دوسرے نصف میں اللہ سے ڈرے۔



نکاح کے فوائد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یا معشر الشاب من استطاع الباءۃ فلیزوج فانه اغض للبصرو احصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء

ترجمہ اے جوانوں! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کریں کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ شہوت کو کم کرتا ہے۔

(بخاری ج ۳' حدیث ۵۹' ترمذی ج ۱۰۶۸۱)

مسئلہ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد نہ) ہو اور مہر و نان نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے۔

مسئلہ شہوت کا غلبہ زیادہ ہے اور معاذ اللہ اندیشہ ہے کہ زنا ہو جائے گا اور بیوی کا مہر اور نان نفقہ دینے کی قدرت رکھتا ہے تو نکاح کرنا واجب ہے۔ یو ہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ کو اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ! ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو

نکاح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے سے زنا واقع ہو جائے گا تو ایسی حالت میں نکاح کرنا فرض ہے۔

مسئلہ اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ یقین ہے کہ نان نفقہ نہیں دے سکے گا تو ایسی حالت میں نکاح کرنا حرام ہے۔ (مگر بہر حال نکاح کیا تو ہو جائے گا)

(بہار شریعت ج ۱ ح ۷، قانون شریعت ج ۲)

نکاح کرنے سے رزق میں اضافہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ (سورۃ نور ۳۱)

ترجمہ اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔ (کنز الایمان)

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مردوں اور نیک عورتوں کا نکاح کرو اور جوان کے بعد ہوگا اچھا ہوگا۔

امام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نکاح کا جو حکم دیا ہے اس کی اطاعت کرو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ جو غنا کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے گا۔

امام عبدالرزاق نے المصنف میں اور عبد بن حمید نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے شادی کی صورت میں غنا نہ دیکھی ہو اللہ تعالیٰ نے اس میں وعدہ فرمایا۔

امام دیلمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے نکاح کے ذریعہ رزق تلاش کرو۔

امام ابن خطیب رحمۃ اللہ علیہ تاریخ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاقہ (تنگدستی) کی شکایت لے کر حاضر ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شادی کرنے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آدمی استطاعت نہیں رکھتا وہ شادی کرلے اللہ اسے غنی کردے گا۔ (تفسیر درمنثور مترجم ج ۵ سورۃ نور ۳۱ ص ۱۲۸)

شادی قیامت کے دن فخر کا باعث ہوگی

حضرت سعید بن ابی ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تناکحو تکثرو فان اباھی بکم الامم یوم القیامۃ

(الافصاح فی احادیث النکاح ابن حجر)

ترجمہ باہمی نکاح کرکے کثرت حاصل کرو۔ میں قیامت کے دن امتوں پر تمہاری وجہ سے فخر کروں گا۔

شادی کے طالب کی اللہ مدد کرتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

حق علی اللہ عون من نکح التماس العفاف عما حرم اللہ

(فیض القدیر المناوی برقم ۸۳۵۱)

ترجمہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا ہے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے پاکدامنی کی طلب کرتے ہوئے نکاح کرے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے۔

حضرت ابو امامہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے ان میں شادی کرنے والے کا بھی ذکر کیا جو پاک دامنی حاصل کرنے کیلئے شادی کرنا چاہتا ہو۔

(الافصاح فی احادیث النکاح' ابن حجر)

شادی دین کی عصمت ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایما شاب تزوج فی حداثہ سنہ عج الشیطانہ یاویلہ عصم منی دینہ'

(مسند ابو یعلی برقم ۲۰۴۱)

ترجمہ کہ جس نوجوان نے اپنی نوعمری میں شادی کی تو شیطان اس پر چیخ و پکار کرتا ہے اور کہتا ہے ہائے ہلاکت' اس شخص نے مجھ سے اپنے دین کو محفوظ کر لیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا غلاموں کو خطاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حکایت ہے کہ آپ نے اپنے غلاموں کو جمع کیا اور فرمایا تم لوگ اپنی عورتوں کے معاملہ میں آزاد مردوں کے برابر پہنچ چکے ہو۔ پس جو شخص تم میں شادی کرنا چاہتا ہے تو میں اس کی شادی کر دیتا ہوں۔ کوئی شخص زنا نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس سے اسلام کا نور چھین لیتا ہے پھر اگر وہ لوٹانا چاہے تو لوٹا دیتا ہے اگر روکنا چاہے تو روک دیتا ہے۔ (کنز العمال' ابن ماجہ کتاب الفتن)

اور یہ بات نبی کریم ﷺ کی حدیث کی تفسیر ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی زانی زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کے وقت مومن رہے اور کوئی چور چوری نہیں کرتا کہ وہ چوری کے وقت مسلمان رہے اور کوئی (شخص) شراب نہیں پیتا کہ وہ شراب پیتے وقت مومن رہے۔

شادی شدہ کے نوافل کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رکعتان من المتاھل خیر من الثنین و ثمانین رکعة من العزب۔

ترجمہ شادی شدہ کی دو رکعت بے نکاح کی بیاسی رکعت سے بہتر ہے۔

اور عقیلی نے کتاب الضعفاء میں یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ

رکعتان من المتزوج خیر من سبعین رکعة من العزب۔

ترجمہ شادی شدہ کی دو رکعت غیر شادی شدہ کی ستر (۷۰) رکعت سے بہتر ہیں۔

(الافصاح فی احادیث النکاح، ابن حجر)

امت کے بہترین افراد شادی شدہ ہیں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خیار امتی المتزوجون۔ (دیلمی مسند الفردوس برقم ۲۸۶۷)

ترجمہ میری امت کے بہترین لوگ شادی شدہ ہیں۔

فائدہ

''المتزوجون'' کا معنی شادی شدہ بھی ہوسکتا ہے اور شادی کرنے والا بھی ہوسکتا ہے جو حدود شریعت میں رہ کر ایک سے چار شادی کرے کیونکہ یہ لوگ شادی کے ذریعہ اپنی فطری خواہش کو جائز طریقہ سے پورا کرتے ہیں اس کے برعکس وہ لوگ

جوشادی کے بغیر پاک دامنی اختیار کرتے ہیں وہ بھی کئی طرح سے مشکلات میں پھنسے ہوتے ہیں اور شیطان گمراہ کرنے میں لگا رہتا ہے۔

شادی سے پاکدامنی میں اضافہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یازید تزوج تزدد عفة الی عفتك (ابن ماجہ کتاب النکاح)

ترجمہ اے زید شادی کر لے تیری پاک دامنی میں اضافہ ہوگا۔

فائدہ

کیونکہ جس کی شادی ہو جاتی ہے وہ عموماً دوسری طرف توجہ کرنے سے بچا رہتا ہے۔ایک حدیث پاک میں ہے کہ جب تجھے کوئی پسند آ جائے تو اپنی بیوی کے پاس چلا جا کیونکہ اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔

شادی حج اکبر کے برابر ہے

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

التزوج الحج الاکبر ومن انفق دراھم الحج فی تزوجه کتب الله ثواب حجة والتزوج حصن المؤمن۔ رواہ الدیلمی بحوالہ الافصاح فی احادیث النکاح' ابن حجر)

ترجمہ شادی حج اکبر ہے جس شخص نے حج کے پیسے شادی میں خرچ کئے اللہ تعالیٰ اس کیلئے حج کا ثواب لکھتا ہے اور شادی مومن کی حفاظت کا قلعہ ہے۔

فائدہ

اگر کوئی شخص شادی کرے گا تو اس کو حج اکبر کا ثواب ملے گا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس شخص پر حج فرض ہو شادی کرنے سے اس کا حج ساقط ہو جائے گا۔ یہ

حدیث میں جتنے بھی ثواب مذکور ہیں ان کا تعلق فضائل سے ہے اور فضائل میں ضعیف حدیث کا بھی اعتبار ہوتا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس حدیث کا پہلا جملہ بخاری اور مسلم میں مروی ہے لیکن اس کا مطلب وہی ہے جو ہم فائدہ کے شروع میں لکھ چکے ہیں اور حدیث کے دوسرے جملہ میں جو شادی میں حج کے دراہم خرچ کرنے کا مذکور ہے اس پر حج کا ثواب لکھا جاتا ہے اس سے مراد نفلی حج ہے۔

حکایت

مروی ہے کہ ایک عابد اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرتا تھا یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئی اسے کہا گیا کہ دوسری عورت سے نکاح کرلے اس نے انکار کردیا۔ ایک عورت نے کہا آپ میرے ساتھ نکاح کرلیں تاکہ میرا دل خوش ہو (قرب کی سعادت نصیب ہو) لیکن وہ عابد نہ مانا۔ اس بزرگ نے کہا کہ ایک شب جمعہ کو میں نے اپنی بیوی کو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور لوگ ہوا میں اڑ رہے ہیں اوپر نیچے آرہے ہیں جب ان میں ایک کی نگاہ میرے اوپر پڑی تو وہ اپنے پیچھے والے دیکھ کر کہتا ہے یہی ہے بد بخت دوسرا پیچھے والا کہتا ہے ہاں تیسرا کہتا ہے یہی ہے یہی ہے مجھے ان سے ماجرا پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی جب آخری آدمی میرے قریب سے گزرا تو میں نے پوچھا کون ہے بد بخت جسے یہ لوگ بار بار کہہ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی تصدیق کر رہے ہیں اس نے کہا تم ہی تو ہو۔ میں نے کہا وہ کیوں۔ اس نے کہا وہ اس لئے کہ اس سے قبل ہم تیرا عمل مجاہدین فی سبیل اللہ کے ساتھ لے جاتے لیکن ایک ہفتہ سے ہمیں حکم ملا ہے ہم تیرا عمل مخالفین کے ساتھ لے جائیں اس کی وجہ ہمیں معلوم نہیں، اسے یہ احساس ہوا کہ یہ نحوست نکاح نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ اٹھتے ہی کہا کہ میرا نکاح کردو۔ چنانچہ دیکھا گیا اس کے بعد اس کے پاس دو، دو عورتیں نکاح میں بیک وقت ہوتی تھیں۔

(تفسیر روح البیان سورۃ بقرہ ۲۲۹)

نکاح (شادی) نہ کرنے کی ممانعت

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (سورۃ المائدہ ۸۷)

ترجمہ اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ (کنز الایمان)

شان نزول

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ازواج مطہرات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تنہائی کے معمولات کے بارے میں پوچھا (بعد میں) یہ صحابہ کہنے لگے میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔ بعض نے کہا میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ کہتے ہیں۔ لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔ میں سوتا ہوں اور رات کو عبادت بھی کرتا ہوں میں گوشت کھاتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جس نے میری سنت (نکاح) سے اعراض وہ میری امت میں سے نہیں۔

(مسلم کتاب النکاح، تفسیر در منثور مترجم سورۃ مائدہ ۸۷، ص ۸۴۲)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ جنہوں نے ارادہ کرلیا تھا تاکہ دنیا سے کنارہ کش ہو جائیں اور عورتوں سے دور رہیں اور زہد اختیار کریں ان صحابہ میں حضرت علی اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم اجمعین) بھی تھے۔ (تفسیر طبری زیر آیت ہذا ج ۷ بیروت)

شادی نہ کرنے والا بے وقوف ہے

امام عبدالرزاق نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے ایک آدمی سے کہا تو نے شادی کی ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بے وقوف یا فاجر ہے۔ (المصنف عبدالرزاق کتاب النکاح ج ۶ بیروت)

جنگلی درخت کی طرح

امام عبدالرزاق المصنف کتاب النکاح میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جس شخص کی بیوی نہ ہو اس کی مثال اس درخت کی مانند ہے جو جنگل میں ہو جسے ہوائیں کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف گھماتی ہیں۔

مسکین شخص

امام سعید بن منصور اور بیہقی نے ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی مسکین ہے، مسکین ہے، مسکین ہے جس کی بیوی نہ ہو۔ عرض کی گئی اگرچہ اس کے پاس مال ہو؟ فرمایا اگرچہ کہ وہ مال کی وجہ سے غنی ہو۔ فرمایا وہ عورت جس کا خاوند نہ ہو وہ مسکین ہے (تین مرتبہ فرمایا) عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ غنی ہو اور کثیر مال رکھتی ہو۔ فرمایا اگرچہ وہ ایسی ہی ہو۔

(شعب الایمان باب تحریم الفروج ج ۴)

111291

گھٹیا اور شریر بے نکاحے ہیں

حضرت ابوذر اور حضرت عطیہ بن بشر رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من سنتنا النکاح شرار کم عزابکم واراذل موتاکم غرابکم۔

(مجمع الزوائد، ابویعلیٰ، طبرانی بحوالہ الافصاح، ابن حجر)

ترجمہ نکاح ہماری سنت میں سے ہے تم میں شریر وہ ہیں جو تم میں سے غیر شادی شدہ ہیں اور تم میں گھٹیا درجے کے مردے وہ ہیں جو تم میں سے غیر شادی شدہ ہیں۔

شادی کر لے ورنہ متذبذب لوگوں میں سے ہوگا

امام بیہقی شعب الایمان میں حضرت عطیہ بن بسر مازنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ عکاف بن وداعہ ہلالی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عکاف کیا تیری بیوی ہے اس نے عرض کی نہیں فرمایا لونڈی بھی نہیں عرض کی نہیں۔ فرمایا تو تندرست اور خوشحال ہے؟ عرض کی ہاں الحمدللہ، تو فرمایا تو شیطان ہے یا تو نصرانیوں کے راہبوں میں سے ہو جا یا ہم میں سے ہو جا تو اسی طرح کر جس طرح ہم کرتے ہیں کیونکہ ہماری سنت نکاح ہے جو تم میں سب سے ذلت والی موت اس کی ہوگی جو تنہائی کی زندگی بسر کرتا ہے۔ کیا تم شیطان کے ساتھ دل لگی کرتے ہو؟ شیطان کا صالحین کے بارے میں سب سے زیادہ موثر اسلحہ عورتیں ہیں مگر وہ صالح جو شادی شدہ ہوتے ہیں پاکیزہ ہوتے ہیں۔ فحش گوئی سے مبرا ہوتے ہیں۔ اے عکاف تجھ پر افسوس شادی کرو۔ کیونکہ یہ عورتیں حضرت داؤد علیہ السلام حضرت ایوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام اور کرسف والیاں ہیں۔ عطیہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کرسف کون تھا؟ فرمایا یہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا۔ سمندر کے ساحلوں

میں سے ایک ساحل پر رہتا تھا۔ وہ دن کو روزہ رکھتا' رات کو عبادت کرتا' روزے اور نماز نہ چھوڑتا پھر ایک عورت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا انکار کیا جس عورت سے اس نے عشق کیا تھا اور اپنے رب کی عبادت کو ترک کر دیا۔ اللہ نے اس کے سابقہ عمل کی وجہ سے دامن رحمت میں لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر رحمت فرمائی۔ تو افسوس شادی کر لے ورنہ تو متذبذب لوگوں میں سے ہو جائے گا۔ (تفسیر در منثور مترجم ج ۲ سورۃ مائدہ ۸۷'ص ۸۵۱)

لعنتی شخص

دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت عطیہ بن بشر سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ' فرشتے اور تمام لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں جو شادی نہ کرے اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بعد کوئی بھی شخص عورتوں سے الگ رہنے والا نہیں ہوا۔

(الافصاح فی احادیث النکاح' ابن حجر)



کن لوگوں سے نکاح جائز نہیں

دنیا میں انسان کے وجود کو باقی رکھنے کیلئے قانون خدا کے مطابق دو مخالف جنس کا آپس میں ملنا ضروری ہے۔ لیکن اسی قانون کے مطابق کچھ ایسے بھی انسان ہوتے ہیں جن کا جنسی طور پر آپس میں ملنا قانون خدا کے خلاف ہے۔

چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ۔ (سورۃ نساء۴ آیت ۲۳)

ترجمہ حرام ہوئی تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور (تمہاری) عورتوں کی مائیں۔ (کنزالایمان)

فائدہ

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ بھتیجی، بھانجی، دادی، نانی، پوتی، نواسی، سگی ساس، وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ ماں سگی ہو یا سوتیلی، بیٹی سگی ہو یا سوتیلی، بہن سگی ہو یا سوتیلی، ان تمام سے

نکاح حرام ہے۔اسی طرح دادی' پردادی' نانی' پرنانی' پوتی' پرپوتی' نواسی' پرنواسی' بیچ میں چاہے کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو ان سب سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ پھوپھی' پھوپھی کی پھوپھی۔خالا' خالا کی خالا۔بھتیجی' بھانجی' اور بھانجی کی لڑکی یا اس کی نواسی یا پوتی ان تمام سے بھی نکاح حرام ہے۔

مسئلہ زنا سے پیدا ہوئی بیٹی اس کی نواسی' اس کی پوتی ان تمام سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔
(بہار شریعت ج ۱ ح ۷ قانون شریعت ج ۲)

دودھ کے رشتوں کی حرمت

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن و حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة

ترجمہ رضاعت (دودھ کے رشتوں) سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

(بخاری ج ۳' حدیث ۹۰' ترمذی شریف ج ۱ حدیث ۱۱۴۴)

فائدہ

یعنی کسی عورت کا دودھ بچپن میں پیا تو اس عورت سے ماں کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔اب اس کی بیٹی بہن ہے' اس سے نکاح حرام ہے۔حاصل کلام یہ کہ جس طرح سگی ماں کے جن رشتے داروں سے شریعت میں نکاح حرام ہے اسی طرح اس دودھ پلانے والی عورت کے ان رشتے داروں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ نکاح حرام ہونے کیلئے ڈھائی برس کا زمانہ ہے۔کوئی عورت کسی بچے کو ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلائے گی تو حرمت (یعنی نکاح حرام ہونا) ثابت ہو

جائے گا اور اگر ڈھائی برس کی عمر کے بعد پیا تو حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ (یعنی نکاح حرام نہیں ہوگا) (بہار شریعت ج ۱ ح ۷ قانون شریعت ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لایجمع بین المراۃ وعمتھا ولابین المراۃ وخالتھا

(بخاری ج ۳ باب ۵۷، حدیث ۹۸ مسلم ج ۱)

ترجمہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

مسئلہ عورت (بیوی) کی بہن، چاہے سگی ہو یا رضاعی (یعنی دودھ شریک) ہو۔ بیوی کی خالہ یا پھوپھی، چاہے سگی ہو یا رضاعی، ان سب سے بھی بیوی کی موجودگی میں نکاح حرام ہے۔ اگر بیوی کو طلاق دے دی ہو تو جب تک عورت کی عدت ختم نہ ہو اس کی بہن، پھوپھی، خالہ وغیرہ سے نکاح نہیں کرسکتا۔ (قانون شریعت ج ۲)

چار سے زیادہ ازاوج حرام ہیں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے امام بخاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

مازاد علی اربع فھو حرام کامہ وابنتہ واختہ۔

ترجمہ چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہے جیسے آدمی کی اپنی بیٹی اور بہن۔

(بخاری ج ۳ باب ۵۴)

مسئلہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں پائی جائے اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت تو اس سے نہ مرد کا نکاح ہوسکتا ہے نہ ہی عورت کا۔ اگر کیا گیا تو محض باطل ہے۔ (یعنی نکاح ہی نہ ہوگا) (بہار شریعت ج ۱ ح ۷)

ایسا شخص جو شرابی ہو یا اور کسی طرح کا نشہ کرتا ہو اس سے بھی رشتہ نہیں کرنا چاہیے۔

شرابی سے بیٹی کا نکاح نہ کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من زوج ابنته او احد من اهله ممن يشرب الخمر فكانما قادها الى الزنا۔

(دیلمی مسند الفردوس حدیث برقم ۴۶۴۵)

ترجمہ جس شخص نے اپنی بیٹی یا اپنے گھر میں سے کسی فرد کی شادی شراب پینے والے شخص سے کردی تو گویا اس نے اس لڑکی کو گناہ کے راستے کی رہنمائی کردی۔

فائدہ

اس لئے والدین کو چاہیے کہ وہ ایسے لڑکے کو منتخب کریں جو شراب نہ پیتا ہو اور فواحش سے بچتا ہو ورنہ اس کی نحوست یہ ہوگی کہ یہ لڑکی بھی محفوظ نہیں رہے گی کیونکہ شراب پینے والا بے غیرت ہو جاتا ہے اور اپنی بیوی سے زنا پر دوسرے کو اکساتا ہے یا بیوی کے گناہ پر اس کے سامنے حائل نہیں ہوتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

''شرابی کے نکاح میں اپنی لڑکی نہ دو۔ شرابی بیمار پڑے تو اسے دیکھنے نہ جاؤ۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا شراب پینے والے پر تمام آسمانی کتابوں میں لعنت آئی ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

حضرت امام ابواللیث سرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ اپنی تصنیف لطیف ''تنبیہ الغافلین'' میں روایت کرتے ہیں کہ

''بعض صحابہ کرام سے روایت ہے کہ جس نے اپنی بیٹی کا نکاح شرابی مرد سے کیا تو اس نے اسے زنا کیلئے رخصت کیا (مطلب یہ کہ شرابی آدمی نشے میں بکثرت طلاق کا ذکر کرتا ہے جس سے اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے'') (تنبیہ الغافلین)

فاسق فاجر سے بیٹی کا نکاح نہ کرو

من زوجہ ابنتہ من فاسق قطع رحمھا (الافصاح فی احادیث النکاح ابن حجر)

ترجمہ جس نے اپنی بیٹی فاسق سے بیاہی اس نے اس لڑکی سے قطع رحمی کی (کیونکہ فاسق شخص سے لڑکی کی شادی کرنا ایسے ہے جیسے اپنی لڑکی سے قطع تعلق کیا کیونکہ لڑکی دینے والا نیک شخص ہے اور بیٹی کی فاسق شخص سے شادی کرنے سے فسق میں مبتلا ہو کر اس نیک شخص سے کٹ جائے گی یہی اس کی قطع رحمی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من زوج کریمۃ من فاسق فقد قطع رحمھا (ابن حبان، شعبی)

ترجمہ جو شخص بیٹی کی شادی فاسق سے کرتا ہے پس وہ قطع رحمی کرتا ہے۔

فائدہ

معاشرہ میں دنیاداری کی محبت کی وجہ سے لڑکی والے ایسے لڑکے کی تلاش میں ہوتے ہیں جو دنیاوی تعلیم یافتہ، کاروباری، ملازمت پیشہ، دولت مند ہو چاہے وہ تارک نماز، فاسق، فاجر، شرابی اور داڑھی منڈا کیوں نہ ہو بلکہ داڑھی والے حافظ، عالم کے رشتہ کو پسند نہیں کرتے۔ لڑکے والوں میں ایسی ہی بیماریاں ہیں حالانکہ رشتہ میں طرفین میں عالم دیندار کا انتخاب ہونا چاہیے تاکہ آخرت بھی اچھی ہو اور دینداری کی ترویج بھی ہو۔

کافر مشرک سے نکاح حرام ہے

کافر و مشرک مرد یا عورت سے مسلمان مرد یا عورت کا نکاح کرنا حرام ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱)

ترجمہ اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ (کنزالایمان)

مسئلہ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی بھی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا۔

(قانون شریعت ج ۲)

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہوجائیں۔

(کنزالایمان)

مسئلہ مسلمان مرد کا مجوسی (آگ کی پوجا کرنیوالی)' بت پرست' سورج پوجنے والی' ستاروں کو پوجنے والی' ان تمام میں سے کسی بھی عورت سے نکاح نہیں ہوگا۔

(بہار شریعت ج ا ح ۷)

فائدہ

آج کے اس دور میں اکثر ہمارے مسلم نوجوان کافرہ و مشرکہ عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اور نکاح کے بعد انہیں مسلمان بناتے ہیں۔ یہ نہایت ہی غلط طریقہ ہے اور شریعت میں حرام ہے۔ اوّل تو نکاح ہی نہیں ہوتا کیونکہ نکاح کے وقت تک لڑکی کفر پر قائم تھی لہٰذا سرے سے نکاح ہی نہ ہوا۔ پہلے اسے مسلمان کیا جائے پھر نکاح کیا جائے۔

یاد رکھئے! کافرو مشرک عورت سے مسلمان کر کے نکاح کرنا جائز تو ہے لیکن یہ کوئی فرض یا واجب نہیں۔ بلکہ بعض روایتوں کے مطابق حضور اکرم ﷺ نے اسے پسند بھی نہیں فرمایا۔ اس کی بہت سی وجوہات علماء کرام نے بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

1) جس نو مسلم عورت سے آپ نے شادی کی اگرچہ وہ مسلمان ہوگئی لیکن اس کے سارے میکے والے کافر ہیں اور اب چونکہ وہ آپ کے رشتے دار بن چکے ہیں۔

اس لئے آپ کی عورت اور خود آپ کو ان سے تعلقات رکھنے پڑتے ہیں اور پھر آگے چل کر مختلف بُرائیاں جنم لیتی ہے اور نئے نئے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

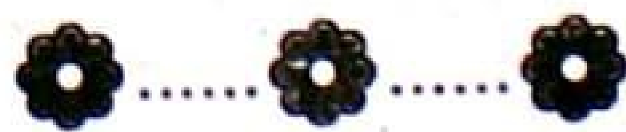
2) عورت کے نو مسلم ہونے کی وجہ سے اولادوں کی تربیت خالص اسلامی ڈھنگ سے نہیں ہو پاتی ہے۔

3) اگر مسلمان مرد کافر لڑکیوں سے نکاح کریں گے تو کنوری مسلم لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ مسلم لڑکوں کی قلت ہونے لگے گی اور مسلم لڑکیوں کو بڑی عمر تک کنوارہ رہنا پڑے گا اور زیادہ عمر تک کنواری زندگی نئی نئی برائیوں کے جنم کا سبب بنے گی۔

4) دین اسلام میں مشرکانہ رسموں کا رواج پڑے گا۔

اس طرح کی سینکڑوں باتیں ہیں جنہیں بیان کرنا ممکن نہیں۔ حاصل یہ کہ کافرہ ومشرکہ لڑکی یا عورت سے نکاح نہ کرے یہی بہتر ہے اس سے دین ودنیا کا بڑا نقصان ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں مشرک عورتوں کو مسلمان کر کے نکاح کی اجازت دی وہیں مومن لونڈی سے نکاح کو زیادہ بہتر بتایا بہ نسبت اس کے کہ مشرکہ وکافرہ عورت سے نکاح کیا جائے۔

اکثر مسلمان لڑکے غیر مسلم لڑکی سے محبت کرتے ہیں۔ مسلمان لڑکے سے پہلے محبت اور پھر شادی کرنے والی لڑکیاں اکثر ساتھ نہیں نبھاتی ہیں اور ذرا سی ان بن ہو جانے پر ''ہندو عیسائی و مسلم'' تفریق کا بکھیڑا کھڑا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ لیکن جو عورت یا لڑکی پہلے اسلام سے متاثر ہوئی اسے پیار و محبت یا شادی کی لالچ نہیں تھی اور اسے دین اسلام پر قائم ہوئے ایک عرصہ گزر گیا۔ ایسی لڑکی یا عورت سے ضرور نکاح کر لینا چاہیے تاکہ اسلام قبول کرنے پر کنوارگی کی سزا کا طعنہ اسے غیر مسلم نہ دیں۔



بدمذہبوں سے نکاح جائز نہیں

بدمذہب اور اس طرح کے فرقوں سے نکاح کرنے کے متعلق امام عشق ومحبت، عظیم البرکت، بالامنزلت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''سنی مرد یا عورت کا رافضی، وہابی، دیوبندی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی، جتنے جملہ مرتدین ہیں ان کے مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوگا۔ اگر نکاح کیا تو نکاح نہ ہوگا زنا خالص ہوگا۔ اور اولاد ولد الزنا (زنا سے پیدا شدہ کہلائے گی)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لایجوز نکاح المرتد مع مسلمة ولا کافرة اصلیة ولا مرتدہ وکذا لایجوز نکاح المرتدة مع احد (الملفوظ۔ ج۲ص۱۰۵)

اکثر ہمارے کچھ کم عقل ناسمجھ سنی مسلمان جنہیں دین کی معلومات وایمان کی اہمیت معلوم نہیں ہوتی وہ وہابیوں سے آپس میں رشتے جوڑتے ہیں۔ کچھ بدنصیب سب کچھ جاننے کے باوجود بھی وہابیوں سے آپس میں رشتے قائم کرتے ہیں، کچھ سنی حضرات خیال کرتے ہیں کہ وہابی عقیدے کی لڑکی اپنے گھر بیاہ کر لے آؤ پھر وہ ہمارے ماحول میں رہ کر خود بخود سنی ہو جائے گی۔

اوّل تو یہ نکاح ہی نہیں ہوتا کیونکہ جس وقت نکاح ہوا اس وقت لڑکا سنی اور لڑکی وہابی عقیدے پر قائم تھی۔ لہٰذا سرے سے نکاح ہی نہیں ہوا۔ سینکڑوں جگہ تو یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی سنی نے وہابی گھرانے میں یہ سوچ کر رشتہ کیا کہ ہم کسی طرح سمجھا بجھا کر اور اپنے ماحول میں رکھ کر انہیں وہابی سے سنی صحیح العقیدہ بنا دیں گے۔ لیکن وہ سمجھا کر سنی بنا پاتے اس سے پہلے ہی ان وہابی رشتے داروں نے انہیں ہی کچھ زیادہ سمجھا دیا اور اپنا ہم خیال بنا کر معاذ اللہ!

سنی سے وہابی بنا ڈالا۔ ساری ہوشیاری دھری کی دھری رہ گئی اور دین و دنیا دونوں ہی برباد ہو گئے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ ایسے شخص کو سمجھایا جا سکتا ہے جو وہابیوں کے بارے میں حقیقت سے واقفیت نہیں رکھتا۔ لیکن ایسے شخص کو سمجھا پانا ممکن نہیں جو سب کچھ جانتا اور سمجھتا ہے۔

علماء دیوبند (وہابیوں) کی حضور اکرم ﷺ ' انبیاء کرام' بزرگان دین کی شان اقدس میں گستاخیوں کو سمجھتا ہے ان کی کتابوں میں وہ سب گستاخانہ عبارتوں کو پڑھتا ہے لیکن ان سب کے باوجود یہی کہتا ہے کہ یہ (وہابی) تو بڑے اچھے لوگ ہیں انہیں برا نہیں کہنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو سمجھا پانا ہمارے بس میں نہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ (سورۃ البقرۃ ۷)

ترجمہ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب۔ (کنز الایمان)

لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے کہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہو ان سے رشتے قائم نہ کئے جائیں۔ ورنہ شادی' شادی نہ ہو کر محض زنا کاری رہ جائے گی۔

الحمدللہ! آج دنیا میں سنی لڑکوں اور لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں' اور انشاء اللہ قیامت تک اہلسنّت بڑی تعداد میں شان وشوکت کے ساتھ قائم رہیں گے۔

جنتی فرقہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غیب داں نبی سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة قالوا من هی یارسول الله؟ قال ما انا علیه واصحابی۔

ترجمہ بیشک قوم بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئی اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب کے سب جہنمی ہوں گے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ جنتی فرقہ کون سا ہوگا؟ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدے پر ہوگا۔

(ترمذی ج ۲ باب ۲۱۶' ابواب الایمان' حدیث ۵۳۷)

الحمدللہ! بیشک وہ جنتی فرقہ اہلسنّت و جماعت کے سوا کوئی نہیں۔ کیونکہ ہم سنی اللہ رب العزت وحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب وعظمت کے اور صحابۂ کرام و بزرگان دین کی شان و عظمت کے دلوں سے ماننے والے ہیں اور الحمدللہ! ہم ان ہی کے عقیدوں پر قائم ہیں۔ ہم سنیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام فرقہ مثلاً روافض' وہابی' تبلیغی' دیوبندی' مودودی' نیچری' چکڑالوی' قادیانی۔ وغیرہ سب کے سب گمراہ بددین' کافرو مرتد' دین اسلام سے پھرے ہوئے منافقین ہیں۔

آج زیادہ تر لوگ سُنی' وہابی کے اس اختلاف کو چند مولویوں کا جھگڑا سمجھتے ہیں یا پھر فاتحہ' عرس' میلاد ونیاز کا جھگڑا سمجھتے ہیں۔ یقیناً یہ ان کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

خدا کی قسم! ہم سنیوں کا وہابیوں سے صرف انہیں باتوں پر اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ہم اہلسنّت کا وہابیوں سے صرف اور صرف اس بات پر بنیادی اختلاف ہے کہ ان وہابیوں کے علماء و پیشواؤں نے اپنی کتابوں اور تحریروں میں اللہ رب العزت و حضورِ اکرم ﷺ اور انبیاء کرام، صحابہء کرام و بزرگان دین کی شان اقدس میں گستاخیاں لکھیں اور ان کی شان و عظمت کا مذاق اڑایا اور موجودہ وہابی ایسے ہی جاہل علماء کو اپنا بزرگ و پیشوا مانتے ہیں اور انہیں کی تعلیمات و عقائد باطلہ کو دنیا بھر میں پھیلاتے پھرتے ہیں یا کم از کم انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔

ہمارا پروردگار عز و جل ارشاد فرماتا ہے۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (سورۃ بنی اسرائیل ۷۱)

ترجمہ جس دن ہم ہر جماعت کو ان کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے۔

(کنز الایمان)

اب ہم آپ کے سامنے ان لوگوں کے عقائد انہیں کی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں جسے پڑھ کر آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا ایسی باتیں کہنے والے یہ لوگ مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہیں؟ کیا یہ مسلمان کہلانے کے لائق ہیں یا نہیں؟ فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے۔



بدمذہبوں کے عقائد

ہندوستان میں وہابی جماعت کی بنیاد رکھنے والے مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب بنام ''تقویۃ الایمان'' جو بقول وہابیوں کے ہندوستان میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

اس میں لکھتے ہیں کہ

1) جو کوئی (کسی بزرگ کی) نیاز کرے، کسی بزرگ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والا سمجھے تو یہ شرک ہے اور وہ شخص اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں۔

(تقویۃ الایمان ص ۲۰ مطبوعہ الدار السلفیہ ۶۸' اے حضرت ٹیریس' حفیظ الدین روڈ بائیکلہ ممبئی ۸۰۰۰۰)

2) یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۳۰)

3) دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں۔ جیسے فرعون' ہامان' شیطان' جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہیں اگر کوئی آدمی تمام دنیا کے گنہگاروں کے برابر گناہ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر اتنی ہی بخشش کرے گا۔

(تقویۃ الایمان ص ۳۷)

4) اللہ کے مکر (مکاری) سے ڈرنا چاہیے کہ بعض وقت بندہ شرک میں پڑا ہوتا اور بتوں سے مرادیں مانگتا ہے اور اللہ اس کے بہلانے کیلئے اس کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ (تقویۃ الایمان ص ۷۶)

5) تمام انبیاء اللہ کے بے بس بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں بڑائی دی اس لئے وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان ص ۹۹)

6) حضور اکرم ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۰۰)

اس کتاب تقویۃ الایمان کے متعلق وہابیوں کے شیخ العلماء و محدث مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں کہ

''کتاب تقویۃ الایمان کو اپنے گھر میں رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے''۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۰ مطبوعہ مکتبہ تھانوی' شہر دیوبند' ضلع سہارنپور یو۔ پی)

یعنی جس کے گھر میں یہ کتاب ہے وہی مسلمان ہے اور جس کے گھر میں یہ کتاب نہیں وہ اسلام سے خارج ہے۔ (معاذ اللہ) کیونکہ عین اسلام کا یہی مطلب ہوتا ہے۔

انہی مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ایک اور کتاب ''صراط مستقیم'' ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ

1 نماز میں حضورِ اکرم ﷺ کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

(صراط مستقیم ص ۱۱۸ مطبوعہ ادارہ الرشید دیوبند' ضلع سہارنپور یو۔ پی)

وہابیوں کے ایک دوسرے عالم جنہیں وہابی حضرات حجۃ الاسلام کہتے نہیں تھکتے۔ جناب مولوی قاسم نانوتوی ہیں' جن کو مدرسہ دیوبند کا بانی بتایا جاتا ہے۔ اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں لکھتے ہیں کہ

1) بلفرض حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آ جائے تو بھی حضور کی خاتمیت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۱۴ مطبوعہ مکتبہ فیض جامع مسجد دیوبند یو۔ پی)

2) امتی عمل میں انبیاء سے بظاہر مساوی ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات بڑھ بھی جاتے ہیں۔
(تحذیر الناس ص ۵)

وہابیوں کے استاذ العلماء مولوی رشید احمد گنگوہی اپنی کتاب میں اپنا خبیث عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

1) جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر کہے وہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (یعنی صحابہ کو کافر کہنے والا شخص مسلمان ہی رہے گا)

(فتاوی رشیدیہ ص ۱۳۴ مطبوعہ تھانوی دیوبند یو۔ پی)

2) محرم میں امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان کرنا' سبیل لگانا' شربت پلانا ایسے کاموں میں چندہ دینا یہ سب حرام ہے۔ (فتاوی رشیدیہ ص ۱۳۹)

اسی کتاب میں آگے ایک جگہ اس کے برعکس لکھا کہ

3) ہندو جو سودی (بیاج) کے روپے سے پیاؤ لگاتے ہیں اس کا پانی مسلمان کو پینا جائز ہے۔
(فتاوی رشیدیہ ص ۵۷۶)

4) کوّا کھانا ثواب ہے۔
(فتاوی رشیدیہ ص ۵۹۷)

انہیں رشید احمد گنگوہی کے شاگرد اور دیوبندی جماعت کے ایک بڑے عالم مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنے استاد گنگوہی کی اجازت اور دیکھ ریکھ میں ''براہین قاطعہ'' نامی ایک کتاب لکھی۔ آیئے دیکھئے۔ اس میں انہوں نے کیا گل کھلایا ہے۔ لکھتے ہیں۔

1) حضور ﷺ سے زیادہ علم شیطان اور ملک الموت کو ہے۔ شیطان کو زیادہ علم ہونا قرآن سے ثابت ہے جبکہ حضور کا علم قرآن سے ثابت نہیں جو شیطان سے

زیادہ علم حضور کا ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

(براہین قاطعہ ص ۵۵' مطبوعہ کتب خانہ امدادیہ دیوبند یو۔ پی)

2) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۲۷۳)

3) حضورِ اکرم ﷺ کا میلاد منانا کنہیا (ہندوؤں کے دیوکرشن) کے جنم دن منانے کی طرح ہے' بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۱۵۲)

4) مدرسہ دیوبند کی عظمت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے۔ حضور ﷺ نے اُردو زبان مدرسہ دیوبند میں آ کر علماءِ دیوبند سے سیکھی ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۳۰)

5) حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵)

وہابیوں' دیوبندیوں کے بزرگ و پیشوا مولوی محمود الحسن نے اپنی ایک کتاب میں لکھ مارا کہ

1) جھوٹ ظلم و ستم' تمام برائیاں (مثلاً زنا' چوری' غیبت' مکاری وغیرہ) کرنا اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی عیب نہیں اور نہ ہی ان کاموں کی وجہ سے اس کی ذات میں کوئی نقصان آ سکتا ہے۔ (جہد المقل ج ۱ ص ۷۷)

اب آیئے! وہابی' تبلیغی جماعت کے حکیم الامت و مجدد مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات کو ملاحظہ فرمایئے۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی جماعت میں وہ مقام رکھتے ہیں کہ دیوبندیوں کے نزدیک ان کے پاؤں دھو کر پینے سے نجات مل جاتی ہے۔ چنانچہ مولوی تھانوی صاحب کے شاگرد اور دیوبندیوں کے بڑے و مستند عالم مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

''واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔

(تذکرۃ الرشید ج ۱ ص ۱۱۳ مطبوعہ شیخ زکریا مفتی اسٹریٹ سہارنپور' یو۔ پی)

بہرحال مولوی اشرف علی تھانوی اپنے ایک رسالے میں لکھتے ہیں۔

1) حضورِ اکرم ﷺ کو جو علم غیب ہے۔ اس میں حضور ہی کا کیا کمال ایسا علم غیب تو ہر کسی کو بچوں، پاگلوں بلکہ تمام جانوروں تک کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان ص ۸، مطبوعہ دار الکتاب دیوبند، یو۔ پی)

2) انہی مولانا تھانوی کے ایک رسالے میں ہے کہ ان کے ایک مرید نے کلمہ پڑھا۔ ''لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ'' (معاذ اللہ) اور اپنے پیر تھانوی سے خط کے ذریعے سوال پوچھا کہ میرا اس طرح کلمہ پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

ظاہر ہے ہر ایک صاحب ایمان یہ ہی کہے گا کہ تھانوی جی کو ایسے مرید کو یہ ہی لکھنا چاہیے کہ ایسا کلمہ پڑھنا کفر ہے، توبہ کرو اور صحیح کلمہ پڑھو۔ لیکن تھانوی نے اس کے جواب میں اپنے مرید کو جو کچھ لکھا اسے پڑھ کر ایک عام انسان بھی حیرت و استعجاب کے دریا میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ تھانوی کا جواب پڑھیے اور سر دھنیے، لکھتے ہیں۔

''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے''۔

(رسالہ الامداد ص ۳۵، مطبوعہ مطبع امداد المطابع، تھانہ بھون، یو۔ پی)

یہ تھانوی کا جواب ہے کہ تمہارا اس طرح کلمہ پڑھنا جائز ہے تسلی رکھو اس کیلئے پریشان نہ ہو ایسا کلمہ پڑھنا کوئی حرج نہیں رکھتا۔ مرید بیچارہ گھبرا رہا تھا، کچھ خوف کھا رہا تھا اسی لئے پیر تھانوی کو خط لکھا تھا، مگر پیر جی نے ایسا نسخہ تجویز کیا کہ پوری تسلی ہو گئی۔

تھانوی کی ایک فتاوے کی کتاب ''بہشتی زیور'' ہے جو انہوں نے خاص طور پر خواتین کیلئے لکھی ہے۔ قطع نظر کہ اس میں کیا کیا بکواس ہے۔ اس میں سے صرف ایک مسئلہ ہم یہاں بیان کر رہے ہیں جو تھانوی کی علمی صلاحیت کی جیتی جاگتی تصویر ہے اور ان کے ذہن و فکر کی عکاسی کرتی ہے۔

3) ہاتھ میں کوئی نجس لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو پاک ہو جائے گا مگر چاٹنا منع ہے۔ (بہشتی زیور ح ۲ نجاست پاک کرنے کا بیان ص ۱۸)

ان سے ملئے یہ ہیں۔ مولوی الیاس کاندھلوی، جو تبلیغی جماعت کے بانی وامیر تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ

1) حق تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کرلیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر لینا چاہیے تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہوسکے۔

(مکاتیب الیاس ص ۱۰۷ مطبوعہ ادارہ اشاعت دینیات، جھاہاوس، حضرت نظام الدین، نئی دہلی)

لیجئے صاحب! اب مولوی ابواعلیٰ مودودی کی بھی سنتے چلئے یہ مولوی ابواعلیٰ مودودی وہ ہیں۔ جنہوں نے بنام جماعت اسلامی ایک نئے فرقے کو جنم دیا۔ آج اس فرقے کی کئی جائز وناجائز اولادیں وجود میں آچکی ہیں جو ایس، آئی، یم اور ایس، آئی، او کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ مودودی کا اپنی ان اولادوں کے نام کیا فرمان ہے وہ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں۔

1) تم کو خدا کا علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے تم جاننا چاہتے ہو کہ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ تمہارے پاس خود ان چیزوں کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ خدا کے سچے پیغمبر کی تلاش کرو۔ اس تلاش میں تم کو نہایت ہی ہوشیاری اور سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہیے۔ کیونکہ اگر کسی غلط آدمی کو تم نے پیغمبر سمجھ لیا تو وہ تمہیں غلط راستہ پر لگادے گا۔ مگر جب تمہیں خوب جانچ پڑتال کرنے کے بعد یہ یقین ہو جائے کہ فلاں شخص خدا کا سچا پیغمبر ہے تو اس پر تم کو پورا اعتماد کرنا چاہیے اور اس کے ہر حکم کی اطاعت کرنی چاہیے۔

(رسالہ دینیات، ص ۷۴، مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی، نئی دہلی)

اس پورے مضمون میں مودودی نے جو عقیدہ دینے کی کوشش کی ہے۔اس پر تبصرہ کرنے کیلئے کافی صفحات درکار ہیں۔مختصر یہ کہ مودودی کے نزدیک اس دور میں بھی خدا کا سچا پیغمبر تلاش کرنے کی ضرورت ہے اور یہ تلاش فرض ہے۔

آیئے مودودی اور ان کی جماعت کی نخوت فکر کا اندازہ لگانے کیلئے یہ نظریہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

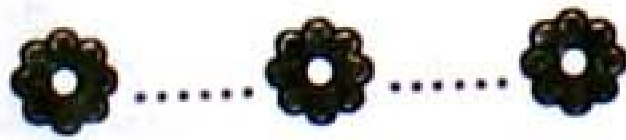
2) جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کیلئے اجمیر (خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مزار پر) یا سالار مسعود (غازی رحمۃ اللہ علیہ) کی قبر یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل اور زنا بھی اس سے کمتر ہے۔

(تجدید و احیاء دین ص ۹۶' مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی' نئی دہلی)

یہی مولوی ابوالاعلیٰ مودودی اپنی ایک اور کتاب میں اپنی اعلیٰ درجہ کی بکواس لکھتے ہیں۔ان کا یہ منفرد اسلوب بھی ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں۔

3) سب جگہ اللہ کے رسول' اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ بدھ' کرشن' رام' کنفوشس' زردشت' مانی' سقراط' فیثا غورث وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔

(تفہیمات ج ا ص ۱۲۴' مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی' نئی دہلی)



ہمارا اعلان

ہم نے یہاں جس قدر بھی وہابی جماعت، دیوبندی جماعت، تبلیغی جماعت و جماعت اسلامی وغیرہ سے متعلق حوالے پیش کئے ہیں وہ انہیں کے علماء کی کتابوں سے نقل کئے ہیں۔ یاد رہے یہ سب کتابیں آج بھی چھپ رہی ہیں اور ان کے مدرسوں و کتب خانوں پر آسانی سے مل جاتی ہیں۔

ہمارا عام اعلان ہے کہ اگر کوئی صاحب ان باتوں کو یا حوالوں میں سے کسی ایک حوالے کو بھی غلط ثابت کر دیں تو انہیں پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) روپے انعام دیئے جائیں گے۔

دعویٰ میں سچے ہو تو دلیل لاؤ

ہمارا رب جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (سورۃ نمل ۶۴)

ترجمہ تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔ (کنز الایمان)

اور ایک دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے۔

فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔ (سورۃ نور ۱۳)

ترجمہ جب ثبوت نہ لا سکے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

(کنزالایمان)

وہابیوں کے ان عقائد کی بناء پر علماء حرمین شریفین (مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جلیل القدر علماء دین) اور تمام علماء اہلسنّت نے وہابیوں کو کافر، گمراہ، بددین، مرتد اور منافق قرار دیا۔ علماء کرام ان لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر

ترجمہ: جو ان (وہابیوں) کے کفر میں اور ان کے عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(بحوالہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین)

بدمذہب سے کوئی تعلق نہ رکھو

حضرت ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان مرضوا فلاتعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولاتشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ، عقیلی، ابن حبان وغیرہ)

ترجمہ: اگر بدمذہب بددین منافق بیمار پڑے تو ان کو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائے تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ۔ ان کو سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ نہ پیو نہ ہی ان کے ساتھ شادی کرو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

گمراہوں سے دور بھاگو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم (مسلم شریف)

ترجمہ: گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں

کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

گستاخ کون؟

حضرت ابن عدی رضی اللہ عنہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلث اما منافق واما الزانیة واما امرو حملته بغیر طهر۔

(بیہقی بحوالہ ارادۃ الادب لفاضل النسب ص ۴۶، از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ جو میری اور میری آل کی عزت نہ کرے اور میرے انصاری صحابہ کا اور عرب کے مسلمانوں کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ منافق ہے۔ یا حرام کی اولاد ہے۔ یا حیضی بچہ (ماحواری کی حالت میں جنا ہوا بچہ)

بدمذہب کی تعظیم نہ کرو

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

(ابن عساکر، ابونعیم، طبرانی، بحوالہ ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار۔ ص ۳۱)

ترجمہ جس نے کسی بددین کی توقیر (تعظیم) کی اس نے اسلام کے ڈھا دینے میں مدد کی۔

بدمذہبوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندہ جلا دیا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند بددین گستاخ پیش کیے

گئے تو آپ نے انہیں زندہ ہی جلا دیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ''اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو جلانے سے منع فرمایا ہے بلکہ انہیں قتل کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کردو''۔

(بخاری ج ۳' باب ۱۰۲۹' حدیث ۱۸۱۴' ترمذی ج ا باب ۹۸۴' حدیث ۱۴۸۹)

منافقوں اور کافروں پر سختی کا حکم

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ (سورۃ توبہ ۷۳)

ترجمہ اے غیب کی خبر دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے اللہ رب تبارک وتعالیٰ۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(سورۃ مائدہ ۵۱)

ترجمہ اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے رب العزت

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا (سورۃ الاعراف ۱۷۶)

ترجمہ اور (جو) اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے۔ یہ حال ہے ان کا جنہوں نے

ہماری آیتیں جھٹلائیں۔ (کنزالایمان)

بدمذہب جہنمی کتے ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اصحاب البدع کلاب اهل النار

ترجمہ بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔

(دارقطنی بحوالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار ص ۳۴)

حدیث پاک میں ہے کہ

ان الله لایستحی من الحق۔ ایحب احدکم ان تکون کریمته فراش کلب فکرهتموه لیس لنا مثل السوء التی صارت فراش مبتدع کالتی کانت فراشا لکلب۔ (بحوالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار ص ۳۳)

ترجمہ بیشک اللہ حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا۔ کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے بُرا جانو گے۔ ہمارے لئے بُری مثل نہیں جو عورت کسی بدمذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی۔

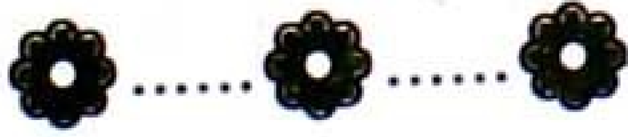
لمحہ فکر

اب بھی کیا کوئی غیرت مند انسان اپنی بیٹی ایسے کافروں، منافقوں کے یہاں دینا پسند کرے گا؟

اب بھی کیا کوئی غلام رسول اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان گستاخوں سے رشتہ جوڑنا چاہے گا؟

ہمارا یہ سوال ان لوگوں سے ہے جن میں غیرت کا ذرا سا بھی حصہ باقی ہو۔ جنہیں دولت سے زیادہ اللہ و رسول کی خوشنودی چاہیے اور رہے وہ لوگ جو کسی دنیاوی

لالچ یا حسن و جمال یا پھر مال و دولت سے متاثر ہو کر وہابیوں سے رشتے قائم کئے ہوئے ہیں یا رشتے داری کرنا چاہتے ہیں تو ان کے متعلق زیادہ کچھ کہنا فضول ہے۔ وہ اپنی اس ہوس و لالچ میں جتنی دور جانا چاہیں' چلے جائیں۔ اب اسلام کا کوئی قانون۔ شریعت کی کوئی دفع۔ کوئی زنجیر ان کے اس اٹھے ہوئے قدم کو نہیں روک سکتے۔ لیکن ہاں! ہاں! یہ ضرور یاد رہے یقیناً ایک دن اللہ اور اس کے رسول کو منہ دکھانا ہے۔



نکاح کس سے کیا جائے؟

اچھی برادری میں رشتہ کرو

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تخیرو النطفکم وانکحوا لاکفاء وانکحوا ابیھم فان النساء یلدن اشباہ اخوانھن واخوتھن۔ (بیہقی، حاکم، ابن ماجہ ج ا حدیث ۲۰۳۸، احیاء العلوم ج ۲)

ترجمہ: اپنے نطفوں کیلئے (شادی کیلئے) اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو (یعنی برادری) میں بیاہ ہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ کہ عورتیں اپنے کنبے کے مشابہ بچے پیدا کرتی ہیں۔

فائدہ

اس حدیث پاک سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ شادی کیلئے اچھی جگہ تلاش کی جائے اور دوسرا یہ کہ اپنے کنبے (برادری) میں نکاح کرنا بہتر ہے۔ اپنی برادری میں نکاح کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً اولاد اپنی برادری کے لوگوں کے مشابہ پیدا ہوگی جس کی وجہ سے دوسرے لوگ دیکھتے ہی پہچان جائیں گے کہ یہ سیّد ہے۔ یہ پٹھان ہے۔ یہ شیخ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ برادری

کی غریب لڑکیوں کی جلد سے جلد شادی ہو جائے گی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ شادی میں اخراجات کم ہوں گے۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اپنی ہی برادری کی لڑکی ہو تو وہ برادری کے طور طریقے، گھر کے رہن سہن تہذیب وتمدن سے پہلے سے ہی واقف ہے۔ لہٰذا گھر میں جھگڑے و نا اتفاقی کا ماحول پیدا نہیں ہو گا۔

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ برادری کی وہ لڑکیاں جو بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہیں ان کی بھی شادی ہو جائے گی۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ دوسروں کی برادری سے خوبصورت لڑکی تلاش کر کے بیاہ کر لے آتے ہیں جبکہ ان کے کنبے میں لڑکیاں کنواری رہ جاتی ہیں اور جب بہت سی لڑکیوں کی طویل عرصے تک شادی نہیں ہو پاتی ہے تو بعض اوقات وہ کسی بدمعاش آوارہ مرد کے ساتھ گھر سے بھاگ جاتی ہے یا پھر کسی اور طرح کی مختلف برائیوں میں پھنس جاتی ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر برادری میں ہی شادی کرنے کو بہتر بتایا گیا ہے، اپنی برادری میں کوئی نیک سیرت لڑکا یا لڑکی نہ ہو تو دوسری برادری میں بھی شادی کر سکتے ہیں۔

بہتر عورت کا انتخاب کرو

حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں۔

ما یستحب ان یتخیر لنطفه من غیر ایجاب۔

ترجمہ مستحب ہے کہ اپنی نسل کیلئے بہتر عورت چنے، لیکن یہ واجب نہیں۔

(بخاری ج ۳، باب ۴۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تخروا لنطفکم فانکوا اکفاء وانکحوا الیهم۔ (ابن ماجہ، دار قطنی، حاکم، بیہقی)

ترجمہ اپنے تخم کیلئے (بیوی کا) انتخاب کرو کفو میں نکاح کرو اور کفو والوں کو نکاح دو۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اطلبوا مواضع الاکفاء لنطفکم فانما الرجل ربما اشبه اخوالہ۔

(الافصاح فی احادیث النکاح ابن حجر)

ترجمہ کہ اپنے تخم کیلئے کفو کے مواقع دیکھو کیونکہ بسا اوقات آدمی اپنے ماموں کے مشابہ ہوتا ہے۔(شکل میں بھی اور عمل میں بھی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تخیروالنطفکم فان انساء یلدان اشباہ اخوانھن واخواتھن۔

(المناوی فی فیض القدیر ج۳)

ترجمہ اپنے تخم کیلئے انتخاب کرو کیونکہ عورتیں بھائی بہنوں کے مشابہ اولاد جنتی ہیں۔(یعنی تمہارا بچہ ان کی شکل اور کردار پر ہوگا)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

روجو الاکفاء وترجوا جواالاکفا واختاروا لنطفکم وایاکم ولزنج فانہ خلق شوہ۔ (ابن حبان)

ترجمہ ہم پلہ سے شادی کرو اور ہم پلہ کو نکاح دو اور اپنے تخم کیلئے (عورتوں کا) انتخاب کرو اپنے آپ کو زنگیوں (کالوں) سے بچا کے رکھنا۔

فائدہ

جب گورے کی کالی رنگ کی عورت سے شادی ہوگی تو اس سے طبعی طور پر نفرت ہوگی اور نباہ نہ ہو سکے گا اس لئے حدیث میں منع کیا گیا ہاں وہ کالے مرد یا کالی عورتیں جو بااخلاق اور دین دار ہو وہ بداخلاق بددین گوروں سے بہتر ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تزوجوا فی الحجر الصالح فان العرفق وساس۔

ترجمہ اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

(دار قطنی بحوالہ: ارادۃ الادب لفاضل النسب ص ۲۶، از اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

اور فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا و مولیٰ ﷺ:

ایاکم وخضراء الدمن المراۃ الحسنا فی المزبت السوء۔

ترجمہ گھوڑے کی ہریالی سے بچو اور بری نسل میں خوبصورت عورت ہے۔

(دار قطنی بحوالہ: ارادۃ الادب لفاضل النسب ص ۲۶)

فائدہ

لڑکی کا خوبصورت ہونا ہی کافی نہیں بلکہ خوبی تو یہ ہے کہ لڑکی پردہ دار، نماز روزے کی پابند ہو، اس کا خاندان تہذیب و تمدن میں، رہن سہن میں درست ہو اور بالخصوص سنی صحیح العقیدہ ہو۔ اگر آپ نے ان سب باتوں کا خیال رکھتے ہوئے نکاح کیا تو آپ کی دنیا و آخرت کامیاب ہے اور آگے ایسی لڑکی کے ذریعے فرماں برداری، مذہبی و دنیاوی خوبیوں سے بہرور ایک بہتر نسل جنم لیتی ہے۔ چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ نے ہمیں انہیں باتوں کا حکم دیا ہے۔

خاندانی عورت سے نکاح کرو

حضرت امام محمد غزالی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"عورت اچھے نسب والی شریف النفس ہو۔ یعنی ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہو جس میں دیانتدار اور نیک بختی پائی جائے۔ کیونکہ ایسے خاندان کی عورت اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتی ہے"۔ (احیاء العلوم ج ۲)

رشتہ داروں میں شادی کرو

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الناکح فی قومہٖ کالمعشب فی دارہٖ۔ (الفتح الکبیر ج ۳، طبرانی کبیر)

ترجمہ اپنی قوم میں نکاح کرنے والا اپنے گھر گھاس اگانے والے کی طرح

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتقوم الساعة حتیٰ یتزوج الرجل النبطیة ویترك بنت عمه

(طبرانی، مجمع الزوائد ج ۴)

ترجمہ قیامت اس وقت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ غیروں سے شادی نہیں کریں گے اور اپنی چچازاد اولاد کو چھوڑ دیں گے۔

فائدہ

آج کل یہ عام رواج ہو چکا ہے کہ قریبی رشتہ دار لڑکیوں کو چھوڑ کر لوگ غیروں میں اپنے لڑکوں کو بیاہتے ہیں۔ اپنی قوم میں نکاح کرنے والا اپنے گھر میں سبزہ لگانے والے کی طرح ہے جیسا کہ اوپر حدیث میں وارد ہوا ہے۔

چار وجہ سے نکاح کیا جائے

حضرت ابوہریرہ و حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تنکح المرة لا ربع لما ولحسبها وجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین۔ (بخاری ج ۳ باب ۴۵، حدیث ۸۱، ترمذی ج ا باب ۴۰، حدیث ۱۰۷۸)

ترجمہ عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ (1) اس کے مال کے سبب (2) اس کے خاندان کے سبب (3) اس کے حسن و جمال کے سبب (4) اور اس کے دیندار ہونے کے سبب۔ لیکن تو دیندار عورت کو حاصل کر۔

ایک روایت جس کے سب راوی معتبر ہیں کہ

معلیك بذات الدین والخلق۔

ترجمہ دین دار اور حسن خلق والی کو اپنے لئے پسند کر۔

حدیث میں ہے کہ

تنکح المراۃ علی احدی خصال ثلاث تنکح المراۃ علی مالھا وتنکح المراۃ علی دینھا وخلقھا فخذ بذات الدین والخلق تربت یمینك۔

(ابو یعلی، احمد، بزار، ابن حبان، دار قطنی، حاکم)

ترجمہ عورت سے تین خصلتوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے (۱) عورت سے اس کے مال کی وجہ سے (۲) عورت سے اس کے دین کی وجہ سے (۳) اور عورت سے اس کے خلق کی وجہ سے۔ پس تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو دین دار اور اخلاق والی کو اپنا (ہاتھ خاک آلود ہونے والی بات بطور توجہ دلانے کیلئے ہے بُرا بھلا کہنے کے طور پر نہیں ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من رزق حسن صورۃ وخلق زوجہ صالحۃ وسخاء فقد اعطی خطہ

(مسند الفردوس، عن عباس، دیلمی)

ترجمہ جس شخص کو حسن صورت اور با اخلاق نیک بیوی اور سخاوت کی صفت عطا فرمائی گئی اس کو اس کا (جنت کی نعمتوں کا کچھ) حصہ (یا اس کی نیکیوں کا کچھ حصہ دنیا میں بھی) دے دیا گیا۔

فائدہ

یہ تینوں صفات بعض دفعہ نیک شخص کو اس کے اعمال کے صلہ میں دی جاتی ہیں یا بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت کے طور پر عطا کی جاتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمر اور حضرت ابو حاتم مزنی رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے ایک روایت میں ہے کہ جب تمہیں کوئی شخص نکاح کا پیغام دے جبکہ تم اس کے اخلاق

اوراس دین کو پسند کرتے ہوتو اس کو نکاح دے دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین پر فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔ (الافصاح فی احادیث النکاح' ابن حجر)

فائدہ

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دیندار عورت سے نکاح کرنا افضل ہے۔ دیندار عورت شوہر کی مددگار ہوتی ہے اور تھوڑی روزی پر قناعت کر لیتی ہے۔ اس کے برخلاف دین سے دور عورتیں ناشکر گزار' نافرمان اور شوہر کی شکایت دوسروں کے سامنے بیان کرنے والی ہوتی ہیں اور گناہ و مصیبت میں مبتلا کر دیتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں۔

دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچے پر نانا' ماموں کی عادتوں اور حرکتوں کا بھی اثر پڑتا ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف اول ص ۴۶)

دیندار اور بااخلاق عورت سے نکاح کرو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتزوجوا النسآء لحسنهن فعسی حسنهن ان یردیهن ولا تزوجوهن لاموالهن فعسی اموالهن (الخ)

ترجمہ عورتوں سے ان کے حسن کے سبب شادی نہ کرو ہوسکتا ہے کہ ان کا حسن تمہیں تباہ کر دے۔ نہ ان سے مال کے سبب شادی کرو ہوسکتا ہے کہ ان کا مال تمہیں گناہوں میں مبتلا کر دے۔ بلکہ دین کی وجہ سے نکاح کیا کرو۔ کالی چپٹی بدصورت لونڈی اگر دین دار ہو تو بہتر ہے۔ (ابن ماجہ ج ا حدیث ۱۹۲۶' احیاء العلوم ج ۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تنکح المراۃ لا رابع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات

الدین تربت یداك
(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی کتاب النکاح)

ترجمہ عورت کے ساتھ چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ (۱) اس کے مال کی وجہ سے (۲) اس کے خاندان کی وجہ سے (۳) اس کے جمال کی وجہ سے (۴) اس کے دین داری کی وجہ سے تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں دین دار سے شادی کر۔

بداخلاق عورت کا نقصان

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی عورت خوبصورت تو ہے مگر پرہیزگار و پارسا نہیں تو بُری بلا ہے' بدمزاج عورت ناشکر گزار' زبان دراز ہوتی ہے اور مرد پر بے جا حکومت کرتی ہے' ایسی عورت کے ساتھ زندگی بدمزہ ہو جاتی ہے اور دین میں خلل پڑتا ہے''۔ (کیمیائے سعادت)

فائدہ

یاد رکھئے! اگر آپ نے صرف ایسی لڑکی سے نکاح کیا جو مال و دولت (جہیز) تو خوب ساتھ لائی اور خوبصورت بھی بہت تھی لیکن دیندار نہیں اور نہ ہی تہذیب و اخلاق کے معاملے میں بہتر تو آپ اس کے ساتھ یقیناً ایک اچھی اور خوشحال زندگی نہیں گزار سکتے۔ ایسی لڑکی کی وجہ سے گھر میں ہمیشہ ذہنی تناؤ اور آئے دن گھر میں خانہ جنگی کا ماحول بنا رہتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ آخر کار ماں باپ سے دور ہونا پڑ جاتا ہے۔

اس لئے جہاں آپ خوبصورتی' مال و دولت کو دیکھتے ہیں ان سب سے زیادہ اہم ہے کہ آپ سب سے پہلے لڑکی کا اخلاق' اس کا خاندان اور خاص کر وہ دیندار ہے یا نہیں' یہ ضرور دیکھے تب ہی آپ ایک کامیاب زندگی کے مالک بن سکتے ہیں' اگر ایک خوبصورت لڑکی میں یہ خوبیاں نہیں اور اس کے برعکس کسی بدصورت لڑکی میں دینداری ہو تو وہ بدصورت لڑکی اس خوبصورت لڑکی سے بہتر ہے۔ اکثر ہمارے مسلمان بھائی دولت مند فیشن پرست لڑکی پر مرتے ہیں اور دولت کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں'

جبکہ دولت سے زیادہ دینداری کو اہمیت دینی چاہیے۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو کوئی حسن و جمال یا مال و دولت کی خاطر کسی عورت سے نکاح کرے گا تو وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جب دین کیلئے نکاح کرے گا تو دونوں مقصد پورے ہوں گے''۔ (کیمیائے سعادت)

صرف خوبصورتی کیلئے نکاح نہ کرو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''عورت کی طلب دین کیلئے ہی کرنی چاہیے جمال کیلئے نہیں''۔

اس کے معنی یہ ہیں کہ صرف خوبصورتی کیلئے نکاح نہ کرے نہ یہ کہ خوبصورتی ڈھونڈے ہی نہیں۔ اگر نکاح کرنے سے صرف اولاد حاصل کرنا اور سنت پر عمل کرنا ہی کسی شخص کا مقصد ہے خوبصورتی نہیں چاہتا تو یہ پرہیز گاری ہے۔ (کیمیائے سعادت)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتنکوالمراۃ لحسنها فعسی حسنها ان یردیها ولاتنکحو المراۃ لما لها فعسی مالها ان یطغیها وانکحوها لدینها فلامة سوداء جرباء ذات دین افضل من امراۃ حسنها لا ابن لها (ابن ماجہ، کتاب النکاح، طبرانی، بیہقی)

ترجمہ عورت سے اس کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو ہوسکتا ہے اس کا حسن اس کو تباہ کردے اور نہ ہی عورت اس کے مال کی وجہ سے نکاح ہوسکتا ہے کہ مال اس کو سرکش کردے اور نکاح کرو اس سے اس کی دینداری کی وجہ سے کیونکہ کالی خارشی دین دار لونڈی اس خوبصورت عورت سے افضل ہے جو دین دار نہ ہو۔

علامہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے کسی عورت سے اس کی شان وشوکت کی وجہ سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ذلت میں اضافہ کردے گا اور جس شخص نے کسی عورت سے اس کی مال داری کی وجہ سے نکاح کیا اللہ تعالیٰ اس کے فقر میں اضافہ کردے گا اور جس شخص نے اس عورت سے حسن وجمال کی وجہ سے نکاح کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی خساست میں اضافہ کردے گا اور جس شخص نے کسی عورت سے اس لئے شادی کی کہ وہ اپنی نگاہ کی حفاظت کرے گا یا کسی عورت سے صلح رحمی کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے عورت میں برکت ڈال دے گا اس عورت کیلئے اس مرد میں برکت ڈال دے گا۔

(حلیۃ الاولیاء امام ابونعیم ج ۵)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لایختار حسن المرأة علی حسن دینها (کنزلعمال ج ۶، ابوالشیخ)

ترجمہ عورت کے حسن کو اس کے دین کے حسن پر ترجیح نہ دی جائے۔

فائدہ

آج کل معاشرہ میں عموماً ان احادیث کے خلاف عمل ہوتا ہے دینداری کے مقابلہ میں عورت کے حسن کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ میں فساد بڑھ گیا ہے۔ اگر شادیاں اس کے برعکس ہوتیں اور دیندار کو ترجیح ہوتی تو لوگ اپنی بیٹیوں کو دین کی تعلیم وتربیت دیتے اور معاشرہ بہترین ہوتا۔

فرمان خداوندی

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (سورۃ نور ۳۲)

ترجمہ اگر وہ فقیر (غریب) ہو تو اللہ اسے غنی کردے گا اپنے فضل سے۔ (کنزالایمان)

لہٰذا اگر کسی لڑکی میں دینداری زیادہ ہو چاہے وہ کتنی ہی غریب کیوں نہ ہو اس

سے شادی کرنا بہتر ہے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اس سے شادی کرنے اور اس کی برکت سے آپ کو بھی دولت سے نواز دے۔ آپ کو اس نیک اور غریب لڑکی سے خوشی اور وہ دلی سکون حاصل ہو سکتا ہے جو ایک دولت مند بدمزاج ماڈرن فیشن پرست لڑکی سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ ہاں! اگر کوئی لڑکی دولت مند ہونے کے ساتھ ساتھ ہی دیندار' نیک سیرت' خوش اخلاق' پردہ دار ہو اور ایسی لڑکی سے کوئی شادی کرے تو یہ یقیناً بڑی خوش نصیبی کی بات ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ مال و دولت اور چہرہ کو نہیں دیکھتا بلکہ تقویٰ و پرہیز گاری کو دیکھتا ہے۔

محبت کرنے والی سے شادی کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کا حکم فرماتے اور خصی ہونے سے منع کرتے اور فرماتے محبت کرنے والی' بچہ جننے والی سے نکاح کرو کیونکہ میں قیامت کے دن تمہاری وجہ سے انبیاء علیہم السلام پر کثرت حاصل کروں گا۔ (مجمع الزوائد ج ۴' احمد' طبرانی اوسط' بیہقی کتاب النکاح)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تزوجوا الودود الولود فانی مکاثر بکم الامم۔

(تحفۃ المودود فی احکام المودود' ابن جوزی)

ترجمہ محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی سے شادی کرو کیونکہ میں تمہاری وجہ سے امتوں کے سامنے کثرت حاصل کروں گا۔

امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

لم یعط عبد بعد ایمانہ باللہ شیئا خیر امن امراۃ حسنۃ الخلق ودود ولود۔

ترجمہ آدمی پر اللہ پر ایمان کے بعد حسن اخلاق والی' محبت کرنے والی' زیادہ بچے جننے والی عورت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔

ایک صحیح حدیث میں ہے کہ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ ہے جب اس کی طرف اس کا خاوند دیکھے تو اس کو خوش کر دے اور جب اس کو حکم کرے تو اس کی فرمانبرداری کرے اور جب اس سے غائب ہو تو اس کی اپنے متعلق اور اس کے مال کے متعلق حفاظت کرے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں ایک حسب اور منصب والی عورت سے محبت کرتا ہوں مگر یہ کہ وہ بچے نہیں جنتی۔ کیا میں اس سے نکاح کرلوں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو منع فرمایا پھر وہ دوسری مرتبہ آیا تو آپ نے منع فرمادیا پھر تیسری مرتبہ آیا تو بھی آپ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا بچے جننے والی، محبت کرنے والی سے شادی کرو۔ بیشک میں تمہارے ساتھ امتوں پر کثرت پانے والا ہوں۔ (ابوداؤد کتاب النکاح)

آخرت کی مددگار عورت سے شادی کرو

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لیتخذ احدکم قلبا شاکرا و لسانا ذاکرا وزوجہ مومنۃ تعینہ علیٰ امر الاخرۃ۔ (تفسیر الدر المنثور مترجم سورۃ توبہ ۳۴)

ترجمہ تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ شکر کرنے والا دل اور ذکر کرنے والی زبان اور بیوی کو اختیار کرے جو اسے آخرت کے معاملہ میں مددگار بنے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قلب شاکر ولسان ذاکر وزوجۃ تعینك علی امر دنیاك ودینك خیر ما کتنز الناس۔ (المعجم الکبیر طبرانی ج ۸)

ترجمہ شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان اور وہ بیوی جو تیری دنیا اور دین کے معاملہ میں تیری مدد کرے۔ اس سے بہتر ہے جس کو لوگ بطور خزانہ جمع کرتے ہیں۔

نکاح کیلئے استخارہ

کسی نئے کام کوشروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا چاہیے۔استخارہ اس عمل کو کہتے ہیں جس کے کرنے سے غیبی طور پر یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں کام کرنے میں فائدہ ہے یا نقصان۔اور اگر وہ کام آپ کیلئے اچھا ہےتو استخارہ کی برکت سے غیب سے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔اور اگر وہ کام آپ کیلئے بہترنہیں ہےتو قدرتی طور پر انسان اس کام سے باز رہتا ہے۔

استخارہ اورشگون میں بہت فرق ہے۔شگون جادوگروں' ستاروں سے' تیروں سے'پرندوں سے' سفلی علم جاننے والوں سے' نجومیوں' کاہنوں' جوتیشوں وغیرہ اوراس طرح کی دوسری چیزوں کے ذریعے لیتے ہیں۔جادوگروں' نجومیوں' جوتیشوں اور سفلی علم جاننے والوں کے پاس آگے پیش آنے والے حالات جاننے کیلئے جانا اوران کی باتوں پریقین کرنا کفر ہے۔

حضوراکرم ﷺ ارشادفرماتے ہیں۔

من اتی کاهنا فصدق طایقول فقد بری هما انزال علی محمد ﷺ

ترجمہ جوکسی کاہن کے پاس جائے اوراس کی بات سچی سمجھے۔تو وہ کافر ہوااس چیز سے جومحمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ (ابوداؤدج ۳ باب ۲۰۳' حدیث ۵۰۷)

فرمان رسول ﷺ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من اتی کاھنا فسالہ عن شئی حجبت عنہ التوابۃ اربعین لیلۃ فان صدقہ بما قال کفر۔
(معجم کبیر طبرانی۔ بحوالہ۔ فتاویٰ افریقہ ص ۱۷۶)

ترجمہ جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن تو بہ قبول نہ ہو اور اگر کاہن کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو گیا۔

''فتاویٰ تارخانیہ'' میں ہے۔

یکفر یقولہ انا اعلم المسروقات او انا اخبرنا خبار الجن ایای۔
(فتاویٰ تاتر خانیہ بحوالہ فتاویٰ افریقہ ص ۱۷۶)

ترجمہ جو کہے میں چھپی ہوئی چیزوں کو جان لیتا ہوں یا جن کے بتانے سے بتا دیتا ہوں تو وہ کافر ہے۔

اسی طرح شگون لینا شریعت اسلامی میں شرک بتایا گیا ہے۔ شرک و گناہ ہے۔ جسے اللہ کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ شرک کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا کہ شگون لینا شرک ہے۔ شگون لینا شرک ہے۔ اگرچہ اکثر لوگ شگون لیتے ہیں۔
(مشکوٰۃ ج ۲ حدیث ۴۳۸۰)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

''شگون لینا شرک ہے''۔

''طبرانی'' نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ

''شگون لینا شرک ہے' اور یہ الفاظ تین مرتبہ ادا کئے۔ پھر کہا سفر کو جانے والا کسی شگون کی وجہ سے لوٹ آئے تو اس نے رسول ﷺ پر نازل شدہ احکام الٰہی

(یعنی قرآن کریم) کا انکار کیا"۔ (طبرانی)

روایت ہے کہ "جو شخص کسی شگون کی رو سے اپنا کام نہ کر سکا تو یقیناً اس نے شرک کیا"۔ (ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ۔ص ۶۳)

شگون لینا اس لئے شرک ہے کہ اس میں کسی غیر اللہ کو مؤثر حقیقی مانا جاتا ہے۔ اگر کسی غیر اللہ کو مؤثر حقیقی نہ مانا جائے تو وہ شرک نہیں، حرام ہے۔

یاد رہے شگون اور فال میں بہت فرق ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ "فال اور شگون میں فرق ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ "چھوت اور شگون کوئی چیز نہیں البتہ فال پسندیدہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فال کسے کہتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ اچھی بات ہے"۔

(ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ۔ص ۵۷)

شگون اور فال کے متعلق مزید تفصیلات جاننے کیلئے حضرت علامہ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف "ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ" کا مطالعہ کریں۔

استخارہ میں کسی نئے کام کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اسکی رضا معلوم کرنا مقصد ہوتا ہے۔ یہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و بزرگان دین کا طریقہ ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویعلمنا الاستخارہ فی الامور کما یعلمنا السورۃ من القرآن۔

(بخاری ج ۱ باب ۴۸، حدیث ۱۰۸۸، ترمذی ج ۱ باب ۳۴۳ حدیث ۴۶۳)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ کرنے کی ایسی تلقین فرماتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔

سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا اولاد آدم (یعنی انسانوں) کی خوش بختی ہے اور استخارہ نہ کرنا بد بختی ہے''۔

استخارہ نئے کام کو شروع کرنے سے پہلے کرنا چاہیے۔ جیسے نیا کاروبار شروع کرنا ہو' مکان بنانا ہو' خریدنا ہو' کسی سفر پر جانا ہو' کوئی نئی چیز خریدنا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب میں نقصان ہوگا یا فائدہ یہ جاننے کیلئے استخارہ کا عمل کیا جانا چاہیے۔ اب چونکہ شادی ایک ایسا کام ہے جس پر ساری زندگی کے سکون و آرام و مسرت کا دارومدار ہے۔ بیوی اگر نیک پرہیز گار' محبت کرنے والی خوش مزاج ہوگی تو زندگی خوشیوں سے بھری ہوگی اور آنے والی نسل بھی ایک بہتر نسل ثابت ہوگی۔

لیکن اگر بیوی بدمزاج' بدکار' بے وفا ہوئی تو ساری زندگی جھگڑوں سے بھری اور سکون سے خالی ہوگی۔ یہاں تک کہ پھر طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ شادی سے پہلے ہی معلوم کرلیا جائے کہ جس لڑکی یا عورت کو اپنی شریک زندگی بنانا چاہتا ہے وہ دین و دنیا کے اعتبار سے بہتر ثابت ہوگی یا نہیں۔

نحوست کس چیز میں ہے

حضرت عبداللہ ابن عمر' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان کان فی شئی ففی الفرس والمراۃ والمسکن۔

ترجمہ اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر' عورت' اور گھوڑا ہے۔ (یعنی اگر دنیا میں کوئی چیز منحوس ہوتی تو یہ ہو سکتی تھی لیکن ہوتی نہیں ہے)

(مسند امام اعظم باب ۱۲۱' مؤطا امام مالک ج ۲' کتاب الاستئذان' باب ۸' حدیث ۲۱' بخاری ج ۳' باب ۴۷' حدیث ۸۶' ترمذی ج ۲' باب ۳۲۷' حدیث ۳۰۷' ابوداؤد شریف ج ۳' باب ۲۰۶' حدیث ۵۲۴' ص ۱۸۶' نسائی ج ۲' ابن ماجہ' ج ۱' باب ۶۴۳' حدیث ۲۰۶۴' مشکوٰۃ ج ۲' حدیث ۲۹۵۳' ماثبت بالسنہ ۶۰)

حضرت سیدنا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

هذا حديث حسن صحيح۔ یعنی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۹۵)

یہ حدیث پاک احادیث کی اور دیگر کتابوں میں جیسے' مسلم شریف' طبرانی' امام احمد' بزاز' حاکم وغیرہ میں بھی نقل ہے۔ اس سے پہلے ایڈیشن میں ہم نے یہ حدیث بخاری شریف کے الفاظ میں نقل کی تھی اس بار مزید حوالہ جات بڑھا دیئے گئے ہیں۔ آپ اوپر پڑھ چکے کہ یہ ایک حدیث ہیں جو صحابی رسول حضرت ابن عمر و حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور اسے ائمہ صحاح ستہ کے علاوہ کئی محدثین نے نقل کیا ہے۔ البتہ اس حدیث میں لفظ ''نحوست'' سے کیا مراد ہے اس کی تشریحات آگے آ رہی ہے۔

نحوست کی تشریح

اس حدیث کی شرح میں بعض ائمہ محدثین نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر نحوست ہوتی تو وہ گھر' عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی تھی نحوست کوئی چیز ہی نہیں۔ ائمہ محدثین کے اقوال کی تفصیل دیکھنے کیلئے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ''ماثبت بالسنه فی ایام السنه'' کا مطالعہ کریں۔ یہاں اس کی تفصیل بیان کر پانا طوالت کا سبب ہے۔

اسی حدیث کی تشریح میں ہمارے پیارے امام' امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اپنی

مسند میں صحابی رسول حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

فشؤم الداران تکون ضیقة لها جیر ان سوء وشؤم الفرس ان تکون حموحا وشؤم المراة ان تکون عاقرا زاد الحسن بن سفیان رضی الله عنه سلیة الخلق عاقرا۔

(مسند امام اعظم باب ۱۲۱)

ترجمہ گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور پڑوسی بُرے ہو۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ سرکش ہو۔ اور عورت کی نحوست یہ کہ بداخلاق ہو (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حضرت امام حسن بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی مسند میں) اس میں اضافہ کیا اور کہا کہ بداخلاق اور بانجھ ہو۔

اس حدیث میں عورت کی نحوست سے مراد بانجھ ہونا جو آیا ہے وہ حضرت امام حسن بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی ذاتی رائے ہیں۔ اسے حضرت حسن بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے روایت کیا۔

مسئلہ۔ نحوست کے بارے میں روایات مختلف الفاظ سے وارد ہیں اور اس کی تشریحات میں بھی علماء کرام کی آراء مختلف ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں حضرت حسن بن سفیان رضی اللہ عنہ کے قول کی تاویل کرنا ہی مناسب ہے اور اس سے وہ چیز مراد نہیں لی جاسکتی جو بظاہر نظر آرہی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم)

اب رہا یہ کہ اکابر علماء کے نزدیک عورت کی نحوست سے کیا مراد ہے اسے جاننے کیلئے مندرجہ ذیل مزید تشریحات کو ملاحظہ فرمائیے۔

اسی حدیث کی شرح میں امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''گھر، گھوڑا اور عورت منحوس ہوتے ہیں، یہ سب محض باطل ومردود خیالات ہندوؤں کے ہیں شریعت مطہرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں۔ شرعاً گھر کی نحوست یہ ہے

کہ تنگ ہو، ہمسائے (پڑوسی) بُرے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر ہو بدلگام، بدرکاب ہو اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدرویہ (بداخلاق، زبان دراز) ہو۔ باقی یہ خیال کہ عورت کے پھیرے سے یہ ہوا فلاں کے پھیرے سے یہ، یہ سب باطل اور کافروں کے خیال ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ ج۹ نصف آخر ص۲۵۴)

صدر الشریعہ حضرت علامہ محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "بہار شریعت" میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں سے نیک عورت اور اچھا مکان ہے، یعنی بڑا ہو اور اس کے پڑوسی اچھے ہوں اور اچھی سواری۔ اور بدبختی کی چیزیں بدعورت، بُرا مکان، بری سواری ہے"۔

(امام احمد، بزار، حاکم، بحوالہ بہار شریعت ج۱ ص۷)

عورت کا فتنہ بہت زیادہ نقصان دہ ہے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

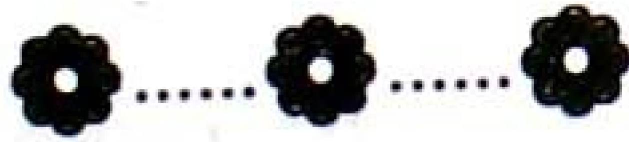
ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجل من النساء۔

ترجمہ میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو مردوں پر عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔ (بخاری شریف ج۳، باب ۴۷، حدیث ۸۷، ترمذی شریف ج۲، باب ۳۰۰، حدیث ۶۸۲، مشکوٰۃ شریف ج۲، حدیث ۲۹۵۱)

فائدہ

اب آپ نے جان لیا کہ کسی شخص کیلئے کوئی عورت نحوست کا عیب (یعنی بد اخلاق اور زبان دراز) بھی ہوسکتی ہے اور فتنہ بھی۔ اور ظاہر ہے کہ جو عورت بداخلاق،

زبان دراز اور فتنہ پرور ہو تو تکلیف و پریشانی کا سبب ہی ہوگی۔ لہٰذا یہ جاننے کیلئے کہ جس لڑکی سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کے حق میں بہتر ثابت ہوگی یا نہیں یا نہیں' بداخلاق وزبان دراز ہوگی یا خوش بیاں وخوش مزاج' عزت کا سبب ہوگی یا ذلت کا سبب' فتنہ ہوگی یا محبت کرنے والی' وفادار ہوگی یا بے وفا' یہ سب جاننے کیلئے استخارہ ضرور کریں۔



استخارہ کرنے کا طریقہ

جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو پیغام یا منگنی کے بارے میں کسی سے ذکر نہ کرے۔ اب رات کو خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے دو، دو رکعت کر کے پڑھیں۔ پھر نماز ختم کرنے کے بعد خوب اللہ کی تسبیح بیان کرے (جو بھی تسبیح یاد ہو زیادہ سے زیادہ پڑھیں) جیسے۔ اللہ اکبر۔ سبحان اللہ۔ الحمدللہ۔ یارحمن۔ یارحیم۔ یاکریم۔ وغیرہ۔ پھر اس کے بعد یہ دعا خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھیں۔

اللهم انك تقدرو لا اقدر و تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رایت ان فی (لڑکی کا نام لے) خیر الی فی دینی ونیای واخرتی فاقدر هالی وان کان غیرها خیرا منها فی دینی واخرتی فاقدر هالی۔

ترجمہ اے اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں قادر نہیں۔ اور تو سب کچھ جانتا ہے میں کچھ نہیں جانتا۔ بیشک تو غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اگر (لڑکی کا نام لے) میرے لئے میرے دین کے اعتبار سے دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے۔ اور

(اگر وہ میرے لئے بہتر نہ ہو تو) اس کے علاوہ اور کوئی لڑکی یا عورت میرے حق میں میرے دین و آخرت کے اعتبار سے اس سے بہتر ہو تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے۔

(حصن حصین، از حضرت امام محمد بن محمد الجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

اس طرح استخارہ کرنے سے انشاء اللہ عزوجل سات دنوں میں خواب یا پھر بیداری میں ہی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسا کچھ ظاہر ہوگا یا کچھ ایسا کچھ واقع ہوگا جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس لڑکی یا عورت سے نکاح کرنے میں بہتری ہے یا نہیں۔

دوسرا طریقہ

کچھ علماء کرام نے استخارہ کرنے کا عمل اس طرح بھی نقل کیا ہے۔

رات کو پہلے دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد "قل یاایھا الکفرون" اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد۔ "قل ھو اللہ احد" پڑھے اور سلام پھیر کر دعا پڑھے۔ (وہی دعا جو ہم نے اوپر بیان کی ہے) دعا سے پہلے اور بعد میں ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور گیارہ' گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھے۔

بہتر یہ ہے کہ یہ عمل سات مرتبہ دوہرائیں (یعنی سات روز لگاتار رات کو اس طرح عمل کرے۔ ایک ہی رات میں سات مرتبہ بھی کر سکتے ہیں) استخارہ کرنے کے بعد فوراً باطہارت قبلہ کی طرف رخ کر کے سو جائے۔

اگر خواب میں سفید یا ہرے رنگ کی کوئی شئے نظر آئے تو کامیابی ہے، یعنی اس لڑکی سے نکاح کرنا ٹھیک ہوگا اور اگر لال یا کالے رنگ کی شئے نظر آئے تو سمجھے کہ کامیابی نہیں۔ یعنی اس لڑکی سے نکاح کرنے میں بُرائی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

منگنی یا نکاح کا پیغام

فرمان خداوندی

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (سورۃ البقرہ ۲۳۵)

ترجمہ اورتم پر گناہ نہیں اس بات میں کہ جو پردہ رکھ کر (پردہ کے ساتھ) تم عورتوں کو نکاح کا پیام دو۔ (کنزالایمان)

فائدہ

جب کسی لڑکی یا عورت سے شادی کا ارادہ ہو تو اسے شادی کا پیغام دینے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیں کہ اس لڑکی یا عور کو کسی اور شخص نے پہلے سے ہی پیغام تو نہیں دیا ہے یا اس لڑکی کی منگنی تو نہیں ہوگئی ہے۔ اگر کسی اور نے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا ہو یا اس کے رشتہ کی بات کسی کے متعلق چل رہی ہو تو اسے ہرگز پیغام نہ دے کہ اسے شریعت اسلامی میں سخت ناپسند کیا گیا ہے۔

کسی کے پیغام پر پیغام نہ دو

چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ و حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ولایخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی یترك الخاطب قبله اویاذن له الخاطب۔

(بخاری ج ۳، حدیث ۱۲۹، موطا امام مالک ج ۲)

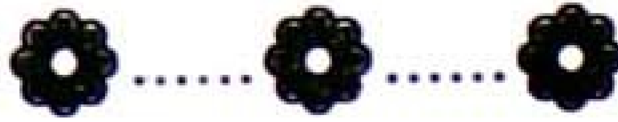
ترجمہ کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کے پیغام پر اسی لڑکی کو نکاح کا پیغام نہ دے۔ یہاں تک کہ پہلا خود ارادہ ترک کردے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے۔

منگنی کیا ہے؟

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو جب بھی کوئی حرج نہیں لہٰذا بہتر تو یہ ہے کہ منگنی کی رسم بالکل ختم کردی جائے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آج کل اسے ایک ضروری رسم بنا لیا گیا ہے اور اسے شادی کی طرح نبھاتے ہیں۔ شادی کی طرح اس میں خرچ کرتے ہیں۔ اس رسم میں روپیوں کی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اس رواج کو چھوڑنا ہی بہتر ہے۔ مروجہ منگنی کی رسم میں مسلمانوں میں انتہائی مبالغہ پایا جارہا ہے۔ غالباً ہم نے یہ رسم ہندوؤں سے سیکھی ہیں۔ کیونکہ اس انداز سے رسم کی ادائیگی سوائے ہندوستان و پاکستان کے اور کہیں نہیں پائی جاتی بلکہ عربی فارسی زبانوں میں اس کا کوئی نام بھی نہیں۔ اس کے جتنے بھی نام ملتے ہیں سب ہندی زبان کے ہیں۔ چنانچہ۔ منگنی، سگائی، کڑمائی، ساکھ وغیرہ یہ اس کے نام ہیں اور ان میں سے کوئی بھی عربی و فارسی کا نہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اگر منگنی کا کرنا ضروری ہی ہو تو اسے نہایت ہی سادگی سے کرلیں۔ اس طرح ہو کہ لڑکے کے چند قرابت دار لڑکی کے یہاں جمع ہو جائیں اور ان کی خاطر و تواضع لڑکی والے پان، چائے، یا شربت سے کردیں۔ لڑکے والے اپنے ساتھ دولہن کیلئے ایک

دوپٹہ اور کچھ مختصر زیور لائے اور لڑکی والے لڑکے کو ایک سوتی رومال اور ایک چاندی کی انگوٹھی ایک نگ والی پیش کردیں۔ بس یہ ہوگئی منگنی اور اگر دوسرے شہر سے لڑکے والے آئے ہیں تو ان کے ساتھ دس بارہ لوگوں سے زیادہ کا مجمع نہ ہو اور دولہن والے مہمانی کے لحاظ سے ان کو کھانا کھلا دیں مگر اس کھانے میں دوسرے محلہ والوں کی عام دعوت کی کوئی ضرورت نہیں۔



نکاح سے پہلے لڑکی دیکھنے کا حکم

کسی لڑکی یا عورت کو کسی غیر مرد کو اس وقت دکھانے میں کوئی حرج نہیں جب وہ اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہو یا اس نے اسے شادی کا پیغام بھیجا ہو۔ لیکن لڑکے کے دوسرے مرد رشتے داروں یا دوستوں کو نہیں دکھانا چاہیے کہ وہ سب غیر محرم ہیں۔ (جن سے لڑکی کا پردہ کرنا ضروری ہے) لہٰذا صرف لڑکا اور اس کے گھر کی عورتیں ہی لڑکی کو دیکھیں۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا مستحب ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ لڑکے کو لڑکی اس طرح دکھائے کہ لڑکی کو اس بات کی بھنک بھی نہ لگے کہ لڑکا اسے دیکھ رہا ہے (یعنی کھلم کھلا سامنے نہ لائیں) اگر اس احتیاط سے دکھایا جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے کہ بعد میں کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہوتی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عمل

حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ میں اسے دیکھنے کیلئے اس کے باغ میں چھپ کر جایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا۔ کسی نے کہا۔ آپ ایسی حرکت کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ حضور نبی کریم ﷺ کے صحابی ہیں؟ تو میں نے

اسے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کی خواہش ڈالے اور وہ اسے پیغام دے تو اس کی جانب دیکھنے میں کوئی حرج نہیں''۔ (ابن ماجہ ج ۱' باب ۵۹۷' حدیث ۱۹۳۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انصار کی ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس کا ذکر حضور نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ نے پوچھا تم نے اس کو دیکھا بھی ہے میں نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو دیکھ لو کیونکہ یہ طریقہ تم دونوں کے درمیان ہمیشہ کے تعلقات کے بدستور قائم رکھنے والا ہے۔ (یعنی مودت و الفت ہمیشہ رہے گی) چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور اس لڑکی کے والدین سے یہ بات ذکر کی تو ان میں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا میں اٹھ کر جانے لگا تو لڑکی نے کہا اس آدمی کو میرے پاس بلاؤ تو میں اس گھر کی دیوار کے ایک کونے پر کھڑا ہو گیا وہ کہہ رہی تھی کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے تجھے میرے دیکھنے کا حکم دیا تو مجھے دیکھ لے ورنہ میں خود تیرے سامنے آ جاؤں گی تاکہ تو مجھے دیکھ سکے۔ چنانچہ میں نے اس کو دیکھا اور اس سے شادی کر لی۔ پس میں نے کسی بھی عورت سے شادی نہیں کی جو مجھے اس سے زیادہ محبوب ہو اور نہ ہی اس سے زیادہ شان والی سے اور نہ ہی اس سے زیادہ مجھ پر کوئی شان والی ہوئی۔ حالانکہ میں نے ستر عورتوں سے نکاح کئے ہیں۔

(المستدرک للحاکم ج ۲' بیہقی سنن الکبریٰ ج ۸' ابن ماجہ برقم ۱۸۶۶' مسند احمد ج ۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے یعنی اس کو پیغام دینے کا ارادہ کرلے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ اس کو دیکھ لے اگرچہ وہ نہ جانتی ہو۔

(ابوداؤد کتاب النکاح)

ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں

سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو وہ اس کے بالوں کے بارے میں بھی پوچھے کیونکہ یہ بھی اس کے دو جمالوں میں سے ایک جمال ہے۔

فائدہ

پیغام نکاح کی دونوں صورتیں درست ہیں چاہے خود بات کرے یا کسی کے ذریعہ کرائے دیکھنے میں بھی یہ دونوں طریقے استعمال کرسکتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا خطب احد کم المراۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل۔

(ابوداؤد ج ۲' باب ۹۶' حدیث ۳۱۴)

ترجمہ جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اس عورت کو دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لے۔

حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب صحیح بخاری "کتاب النکاح" میں نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے متعلق ایک خاص باب قائم کیا ہے۔ جس کا نام "النظر الی المراۃ قبل التزویج" یعنی نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا ہے۔ اس باب میں امام بخاری نے کئی حدیثیں لائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا جائز ہے۔ چنانچہ اس باب کی ایک طویل حدیث میں ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

ایک صحابیہ کا نکاح کی درخواست کرنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک مرتبہ ایک صحابیہ خاتون حاضر ہوئیں اور آپ سے نکاح کی درخواست کی۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ

ﷺ! اگر آپ کو اس عورت کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ فرما دیجئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ان سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے پاس مفلسی کی وجہ سے کچھ روپے پیسے کپڑا وغیرہ نہیں یہاں تک کہ مہر ادا کرنے کیلئے ایک انگوٹھی تک بھی نہیں ہے البتہ قرآن کی کچھ سورتیں یاد ہیں۔ چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کے قرآن کریم جاننے کے سبب اس صحابیہ خاتون کا نکاح ان صحابی سے فرما دیا۔

(بخاری ج ۳ باب ۶۵ حدیث ۱۱۳)

فائدہ

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ خصوصیات انہیں صحابی کیلئے مخصوص تھی اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ایسا کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے کیونکہ اللہ کے رسول کا حکم خود شریعت ہے۔ آج اس طرح سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ (ابوداؤد ج ۲ باب ۱۰۸)

نکاح سے پہلے دیکھنا سنت ہے

اسی طرح کی دوسری حدیث میں ہے کہ

"رسول اکرم ﷺ کو خواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نکاح سے پہلے دکھایا گیا"۔ (بخاری ج ۳ باب ۶۵ حدیث ۱۱۲)

ان حدیثوں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ عورت کو نکاح سے پہلے دیکھنا جائز ہے۔

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

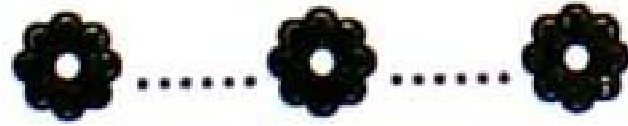
"نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینا حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے"۔ (کیمیائے سعادت)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ آگے نقل فرماتے ہیں۔

''عورت کا جمال محبت و الفت کا ذریعہ ہے اس لئے نکاح کرنے سے پہلے لڑکی کو دیکھ لینا سنت ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ عورت کو بے دیکھے جو نکاح ہوتا ہے اس کا انجام پریشانی اور غم ہے''۔ (کیمیائے سعادت)

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی تصنیف لطیف ''غنیۃ الطالبین'' میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''مناسب ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کا چہرہ اور ظاہری بدن یعنی ہاتھ منہ وغیرہ دیکھ لے' تا کہ بعد میں نفرت یا طلاق کی نوبت نہ آئے۔ کیونکہ طلاق اور نفرت اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے''۔ (غنیۃ الطالبین باب ۵)



لڑکی کی رضامندی

آپ نے اکثر دیکھا اور سنا ہوگا کچھ غیر مسلم، مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ حالانکہ ان کم عقلوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ ان کے دھرم نے عورتوں کے کتنے ہی حقوق کا کس بے دردی سے گلا گھونٹا ہے۔ یہ کم فہم عورتوں کو سڑکوں، بازاروں اور اپنی جھوٹی عبادت گاہوں میں ادھ ننگی حالت میں کھلے عام گھومنے پھرنے میں ہی ان کی آزادی اور ان کا جائز حق سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے خود ساختہ دھرم میں مرد و عورتیں ہی نہیں بلکہ ان کے دیوی دیوتا بھی عاشق مزاج نظر آتے ہیں۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

عورتیں پہنچیں بال بکھرائے مندر میں پوجا کیلئے
دیوتا مندر سے باہر نکلے اور خود پجاری ہوگئے

ہم صاف طور پر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ بیشک مذہب اسلام ایسی بیہودہ حرکتوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ وہ عورتوں کو بازاروں اور سڑکوں پر کھلے عام اپنے حسن کا مظاہرہ پیش کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ لیکن یاد رہے وہ عورتوں کو ان کے جائز حقوق دینے میں کوئی کمی بھی نہیں کرتا اور نہ ہی عورتوں کے ساتھ بُرا سلوک کرنے، ان

کے ساتھ زبردستی کرنے یا کسی قسم کی ناانصافی کرنے کی اجازت دیتا ہے' وہ ہر معاملے میں عورتوں سے برابری اور انسانی حسن سلوک کرنے کا مردوں کو حکم دیتا ہے۔

چنانچہ شریعت اسلامی میں جہاں کئی معاملوں میں عورتوں کی مرضی ضروری سمجھی جاتی ہے وہیں شادی کیلئے اس کی رضامندی بھی ضروری ہے۔

نکاح کیلئے لڑکی کی رضامندی ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتنکح لکبر حتی تستیا مرورضاھا فسکوتھا ولا تنکح الشب حتی تستاذن

(مسند امام اعظم باب ۱۲۳' ابوداؤد ج ۲' حدیث ۳۲۴' ترمذی ج ۱' باب ۵۳۷' حدیث ۱۰۹۹)

ترجمہ کنواری کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس کی رضامندی نہ حاصل کر لی جائے اور اس کا چپ رہنا اس کی رضامندی ہے اور نہ ہی نکاح کیا جائے بیوہ کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔

بیٹی کے نکاح کیلئے ماں سے بھی مشورہ کرو

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

امروا النساء فی بناتھن۔ (ابوداؤد برقم ۲۰۱۰' مسند احمد ج ۲)

ترجمہ عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے متعلق (شادی کے وقت) مشورہ کر لیا کرو۔

فائدہ

مشورہ کرنے سے ماں کی حوصلہ افزائی ہو جائے گی اور خاوند سے جھگڑا نہ کرے گی کہ تم نے میری بیٹی کی شادی کے متعلق مجھ سے مشورہ نہیں کیا ان کے مشورہ کے بعد

باپ مشورہ کا پابند نہیں ہے چاہے تو لڑکی کی ماں کا مشورہ قبول کر لے چاہے تو نہ کرے۔

عورت کا نکاح اس کی مرضی کے مطابق کر دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

ان امراۃ توفی عنها زوجها ثم جاء عم ولدها فخطبها فابی الاب ان یزوجها وزوجها من الاخر فاتت المراۃ النبی علیہ السلام فذکرت ذلك له فبعث الی ابیها فحضر فقال ما تقول هذا قال صدقت ولکنی زوجتها ممن هو خیر منه' ففرق بینهما وزوجها عم ولدها۔ (مسند امام اعظم باب ۱۲۴)

ترجمہ ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ اس کے دیور نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا مگر (عورت کا) باپ' دیور سے نکاح کرنے پر راضی نہ ہوا اس نے کسی دوسرے مرد سے اس عورت کا نکاح کر دیا۔ وہ عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پورا قصہ بیان کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے باپ کو بلوایا اور اس سے آپ نے فرمایا۔ "یہ عورت کیا کہتی ہے"؟ اس نے جواب دیا۔ "سچ کہتی ہے' مگر میں نے اس کا نکاح ایسے مرد سے کیا ہے جو اس کے دیور سے بہتر ہے"۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد اور عورت میں جدائی کروادی اور عورت کا نکاح اس کے دیور سے کر دیا جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھی۔

وضاحت

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ابن قطان رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ہے اور یہ عورت حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا تھی جس کی حدیث امام مالک و امام بخاری

بھی لائے ہیں کہ ان کا نکاح حضور اقدس ﷺ نے رد فرما دیا تھا"۔

حضرت امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ حدیث حضرت خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا سے ان الفاظوں کے ساتھ نقل کی ہے۔

ان اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذالك فاتت رسول الله ﷺ فرد نكاحه۔

(مؤطا امام مالک ج ۲' بخاری ج ۳' حدیث ۱۲۵)

ترجمہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جب کہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئیں۔ آپ نے فرمایا کہ "وہ نکاح نہیں ہوا"۔

ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شادی سے پہلے کنواری لڑکی اور بیوہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اور ہمارے آقا و مولیٰ سرکارِ دو عالم ﷺ کی بہت سی پیاری سنت بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک

چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

كان النبی ﷺ اذا زوج احدیٰ بناته اتے حذرها فیقول ان فلا نایذ کر فلانة ثم یزوجها۔

(مسند امام اعظم باب ۱۲۳)

ترجمہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی کسی صاحبزادی کو کسی کے نکاح میں دینا چاہتے تو ان کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے۔ "فلاں شخص (یہاں ان کا نام لیتے) تمہارا ذکر کرتا ہے" اور پھر (صاحبزادی کی رضامندی معلوم ہو جانے پر) نکاح پڑھا دیا کرتے تھے۔

آج دیکھا یہ جا رہا ہے کہ ماں باپ لڑکی کی مرضی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اپنی مرضی کے مطابق جہاں چاہتے ہیں شادی کر دیتے ہیں۔ اب شادی کے بعد اگر

لڑکی کو لڑکا پسند آ گیا تو ٹھیک اور اگر پسند نہ آیا تو پھر جھگڑوں اور نا اتفاقی کا ایک سیلاب امنڈ پڑتا ہے اور بعض اوقات نوبت طلاق تک آ پہنچتی ہے۔ اپنی لخت جگر کیلئے اچھے لڑکے کی تلاش کرنا اور پھر اسے بیاہ دینا یقیناً یہ ماں باپ کی ہی ذمہ داری ہے لیکن جہاں اتنی اٹھا پٹک کرتے ہیں وہیں اگر لڑکی کی مرضی بھی معلوم کر لی جائے تو اس میں بھلا کیا حرج ہے۔

لڑکی سے اس کی مرضی معلوم بھی کرنی چاہیے۔ کیونکہ اسے ہی ساری زندگی گزارنا ہے۔ موجودہ دور میں لڑکی کی اجازت کو نکاح کے وقت کی ایک رسم بنا دیا گیا ہے لڑکی کو دولہن بنا دیا گیا۔ سارے مہمان آ گئے۔ اب چار و ناچار اسے ہاں کہنا ہی پڑے گا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ نکاح سے بہت پہلے خود اشاروں میں یا کسی رشتے دار عورت کے ذریعہ بالکل صاف صاف طور پر اجازت لے لیں۔ اگر لڑکی سے کھل کر کہنے میں جھجک یا شرم محسوس ہو رہی ہو تو دبے لفظوں میں اظہار کرے یہ سنت بھی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ''ان علیا یذکرك'' علی تمہارا ذکر کرتے ہیں۔ (یعنی تمہیں نکاح کا پیغام بھیجا ہے) (مسند امام اعظم باب ۱۲۲)

یہ اجازت حاصل کرنے کا نہایت ہی بہتر طریقہ ہے جو پیغام کے وقت ضروری ہے۔ ویسے بھی صاف کھلے الفاظ میں پوچھنا حجاب وحیا کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو اجازت لیتے وقت دبے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں۔ جیسے۔ فلاں لڑکا تمہارا ذکر کرتا ہے۔ فلاں تم پر بہت مہربان ہے۔ فلاں لڑکا تمہارے لئے بہتر ہے۔ فلاں کو تمہاری ضرورت ہے۔ فلاں کا پیغام تمہارے لئے ہے۔ وغیرہ (جہاں جہاں لفظ

فلاں لکھا ہے وہاں لڑکے کا نام لیں) نکاح کیلئے لڑکی کی اجازت ضروری ہے اس کا صاف مفاد یہ ہے کہ لڑکی کی جس سے شادی ہو رہی ہے اس کو وہ پہلے سے جانتی بھی ہو اور اسے دیکھا بھی ہو ورنہ غیر معلوم شخص کے بارے میں اجازت لینا لغو و بے کار ہے۔

مسئلہ لڑکی یا عورت سے اجازت لیتے وقت ضروری ہے کہ جس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیں کہ عورت جان سکے۔ اگر یوں کہا ایک مرد یا لڑکے سے شادی کر دوں گا یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کر دوں گا تو یہ جائز نہیں۔ اور یہ اجازت صحیح بھی نہیں۔ (قانون شریعت ج ۲)

لڑکی کی خاموشی ہی اجازت ہے

قال محمد بن اسمعیل (المعروف به امام بخاری رضی اللہ عنہ) عن عائشه رضی اللہ عنہا قالت یارسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ان البکر تستحی؟قال رضاها صمتها

(بخاری ج ۳، باب نمبر ۱۷، حدیث ۱۲۴)

ترجمہ امام بخاری رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کنواری لڑکی تو نکاح کی اجازت دینے میں شرماتی ہے؟ ارشاد فرمایا ''اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت ہے''۔ (بخاری)

یعنی کسی لڑکے کے بارے میں کنواری سے اجازت لی جائے اور وہ خاموش رہے تو اس کو اس کی رضا سمجھا جائے گا۔ کیونکہ شرم کی وجہ سے کنواری لڑکی کھلم کھلا ''ہاں'' نہیں کہے گی اور اگر کوئی عورت مطلقہ (طلاق شدہ) یا بیوہ ہے تو اس کا خاموش رہنا کافی نہیں۔ بلکہ اس کی زبانی اجازت ضروری ہے۔

مسئلہ اگر عورت کنواری ہے تو صاف صاف رضامندی کے الفاظ کہے یا کوئی ایسی حرکت کرے جس سے راضی ہونا صاف معلوم ہو جائے۔ مثلاً مسکرا دے، یا ہنس دے، یا پھر اشارے سے ظاہر کرے۔ (قانون شریعت ج ۲)

اور اگر انکار ہو تو اس طرح سے صاف صاف کہے۔ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ یا پھر کہے۔ وہ میرے لئے بہتر نہیں۔ وغیرہ وغیرہ جس طرح بھی مناسب طور پر ظاہر کر سکتی ہو اس طرح سے ظاہر کر دے۔ پھر ماں باپ پر بھی ضروری ہے زیادہ دباؤ نہ ڈالیں یا زبردستی نہ کریں۔ بے جا دباؤ ڈالنا یا زبردستی کرنا جائز نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الیتیمة تستامر فی نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز علیها۔ (ترمذی ج ۱، باب ۵۴۷، حدیث ۱۱۰۱)

ترجمہ بالغ کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جائے اگر وہ خاموش ہو جائے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی زبردستی نہیں۔

بالغہ و عاقلہ عورت کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اس کا باپ نہ اسلامی حکومت کا بادشاہ۔ عورت کنواری ہو یا بیوہ۔ اسی طرح بالغہ و عاقل مرد کا نکاح بغیر اس کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ (قانون شریعت ج ۲)

مسئلہ کنواری لڑکی کا نکاح یا لڑکے کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر کر دیا گیا اور انہیں نکاح کی خبر دی گئی تو اگر عورت چپ رہی یا ہنسی یا بغیر آواز کے روئی تو نکاح منظور ہے سمجھا جائے گا۔ اسی طرح مرد نے انکار نہ کیا تو نکاح منظور ہے سمجھا جائے گا۔ لیکن مرد یا عورت میں سے کسی ایک نے بھی انکار کر دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۰۴، قانون شریعت ج ۲)

یہ تمام شرعی مسائل ہیں جن کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے جس میں ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی خوشی کا خیال رکھیں۔ اور اولاد کا بھی فرض ہے کہ وہ ماں باپ اور گھر کے دیگر بزرگوں کا کہا مانیں اور وہ جہاں شادی کرانا چاہیں ان کی رضامندی میں ہی اپنی رضا سمجھیں کہ ماں باپ کبھی بھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتزوج المراة المراة ولا تزوج المراة نفسها فان الزانية هي التي تزوج نفسها

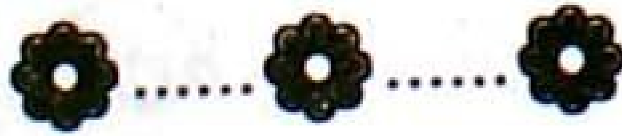
(ابن ماجہ ج ۱ حدیث ۱۹۵۰ مشکوۃ ج ۲ حدیث ۳۰۰۲)

ترجمہ کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے۔ کیونکہ زانیہ (زنا کرنے والی) وہی ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

(ابن ماجہ مشکوۃ)

مسئلہ بالغ لڑکی نے ولی (ماں باپ وغیرہ) کی اجازت کے بغیر خود اپنا نکاح چھپ کر یا اعلانیہ کیا تو اس کے جائز ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ شوہر اس کا کفو ہو۔ یعنی مذہب خاندان یا پیشے یا مال یا چال چلن میں عورت سے ایسا کم نہ ہو کہ اس کے ساتھ اس کا نکاح ہونا لڑکی کے ماں باپ و خاندان والوں اور دیگر رشتے داروں کیلئے بے عزتی شرمندگی و بدنامی کا سبب ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ نکاح نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۴۲)

مسئلہ شادی کی تاریخ متعین کرتے وقت دولہن کے ایام حیض سے بچنے کیلئے اس کی رضا لی جائے۔ یہ ان علاقوں میں نہایت ضروری ہے جہاں نکاح کے بعد اسی دن یا ایک دن بعد رخصتی ہوتی ہے۔



حق مہر کا بیان

آپ کا اور ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ مسلمانوں میں آج بڑی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو شادی تو کر لیتے ہیں، مہر بھی باندھتے ہیں لیکن انہیں اس بات کی معلومات نہیں ہوتی کہ مہر کتنے قسم کا ہوتا ہے۔ اور ان کا نکاح کس قسم کے مہر پر طے ہوا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو یہ جان لینا ضروری ہے۔ مہر کی تین قسمیں ہیں۔

مہر معجّل

مہر معجّل یہ ہے کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہو (چاہے دیا کبھی بھی جائے)

مہر موجل

مہر موجل یہ ہے کہ مہر کی رقم دینے کیلئے کوئی وقت مقرر کر دیا جائے۔

مہر مطلق

مہر مطلق یہ ہے کہ جس میں کچھ طے نہ کیا جائے۔

(فتاویٰ مصطفویہ ج ۳، ص ۶۶، بہار شریعت ج ۱، ح ۷)

ان تمام مہر کی قسموں میں مہر معجّل رکھنا زیادہ افضل ہے۔ (یعنی رخصتی سے پہلے ہی مہر ادا کر دیا جائے) (قانون شریعت ج ۲)

مسئلہ مہر معجّل وصول کرنے کیلئے اگر عورت چاہے تو اپنے آپ کو شوہر سے روک سکتی ہے۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی (مباشرت) سے باز رکھے اور مرد کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے یا اس کے ساتھ کسی طرح کی زبردستی کرے۔ یہ حق عورت کو صرف اس وقت تک حاصل ہے جب تک مہر وصول نہ کرلے۔ اس درمیان اگر عورت چاہے تو اپنی مرضی سے وطی کرسکتی ہے۔ اس دوران بھی مرد اپنی بیوی کا نان نفقہ بند نہیں کرسکتا۔ جب مرد عورت کو اس کا مہر دے دے تو عورت کو اپنے شوہر کو وطی کرنے سے روکنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج ۳، ص ۶۶، قانون شریعت ج ۲)

مسئلہ اسی طرح اگر مہر موجل تھا (یعنی مہر ادا کرنے کی ایک خاص مدت مقرر تھی) اور وہ مدت ختم ہوگئی تو عورت شوہر کو وطی کرنے سے روک سکتی ہے۔ (قانون شریعت ج ۲)

حق مہر کے عوض عورت حلال ہوتی ہے

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک آدمی ہاتھ بھر کھانا عورت کو حق مہر کے طور پر دے دے تو وہ عورت اس کیلئے حلال ہو جائے گی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن ابی لبیہ (رحمۃ اللہ علیہ) سے وہ اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک درہم کے بدلہ میں اسے حلال کیا وہ حلال ہوگئی۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عامر بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے دو جوتوں کے عوض ایک عورت سے شادی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو جائز قرار دے دیا۔

فائدہ

ان احادیث سے معلوم ہوا حق مہر میں نقدی بھی دی جاسکتی ہے اس کے علاوہ

سونا' چاندی' کھانے پینے کی چیزیں اور زمین' مکان' کار' کپڑے' جوتے وغیرہ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عورت کے حق مہر میں ایک ہتھیلی کے بھراؤ کی مقدار ستو ادا کیا یا کھجور دی تو اس نے (عورت کو اپنے لئے) حلال کر لیا۔ (ابوداؤد نے اس حدیث کو روایت کیا اور اس کے موقوف ہونے کا راجح قرار دیا)

حق مہر معاف کرنے کیلئے مجبور کرنا جائز نہیں

مسئلہ عورت کو مہر معاف کرنے کیلئے مجبور کرنا جائز نہیں۔ (قانون شریعت ج ۲)

اس زمانے میں زیادہ تر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ مہر دینا کوئی ضروری نہیں بلکہ یہ صرف ایک رسم ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہیں کہ مہر طلاق کے بعد ہی دیا جاتا ہے اور کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ مہر اس لئے رکھتے ہیں کہ عورت کو مہر دینے کے خوف سے طلاق نہیں دے سکے گا۔

یہی وجہ ہے کہ پاک و ہند میں زیادہ تر لوگ مہر نہیں دیتے یہاں تک کہ انتقال کے بعد ان کے جنازے پر ان کی بیوی آ کر مہر معاف کرتی ہے۔ ویسے عورت کے معاف کر دینے سے مہر معاف تو ہو جاتا ہے لیکن مہر ادا کئے بغیر دنیا سے چلے جانا مناسب نہیں۔ خدانخواستہ پہلے عورت کا انتقال ہو گیا اور اگر وہ مہر معاف نہ کر سکی یا مہر معاف کرنے کی اسے مہلت ہی نہ ملی تو حق العبد میں گرفتار اور دین و دنیا میں روسیاہ و شرمسار ہو گا اور قیامت کے دن سخت پکڑا اور سخت عذاب ہو گا۔ لہٰذا اس خطرے سے بچنے کیلئے مہر ادا کر دینا ہی چاہیے اس میں ثواب بھی ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت بھی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حق مہر دینے کیلئے مزدوری کرنا

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان موسیٰ اجد نفسه لشبع بطنه وعفة فرجه

(ابن ماجہ کتاب الرھون' باب اجارۃ الاجیر)

ترجمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیٹ کے سیر کرنے اور شرم گاہ کی حفاظت کیلئے اپنے آپ کو مزدوری پر لگایا۔

فائدہ

جو شخص بیوی کے حصول کیلئے اور اس کے حق مہر کی ادائیگی کیلئے محنت مزدوری اور کاروبار کرے گا اس کو بھی اللہ تعالیٰ اجر عطا کرے گا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کے ساتھ نکاح کے حق مہر میں سات سال اجرت پر کام کیا۔

حضرت عتبہ بن مندسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے تو آپ نے سورۃ ''طس'' پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ تک پہنچے اور فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ سال یا دس سال اپنی پاک دامنی اور کھانے پر مزدوری کی۔

(تفسیر در منثور مترجم ج ۵ ص ۳۶۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تجھ سے پوچھا جائے کہ دونوں مدتوں میں سے کس مدت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پورا کیا تو کہنا جوان میں سے بہترین اور زیادہ قسم پوری کرنے والی تھی۔ جب تجھ سے پوچھا جائے کس عورت سے آپ نے شادی کی تو کہنا ان دونوں میں سے جو چھوٹی تھی۔

(تفسیر در منثور مترجم ج ۵ ص ۳۶۶)

فائدہ

دونوں مدتوں سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی بیٹی

کے بیاہنے کیلئے ایک حق مہر طے کیا تھا اور وہ یہ تھا کہ آٹھ سال یا دس سال تک میری نوکری کریں یہ آٹھ سال یا دس سال کی دونوں مدتیں اس میں بطور سوال و جواب کے ذکر کی گئی ہیں۔

فرمان خداوندی

ہمارا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (سورۃ النساء۴)

ترجمہ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو۔ (کنز الایمان)

شان نزول

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب کوئی آدمی عورت کا نکاح کرتا ہے تو مہر اسے دینے کے بجائے خود لے لیتا اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا اور یہ آیت نازل فرمائی۔

امام ابن ابی حاتم نے مقابل (رحمۃ اللہ علیہ) کا قول نقل کیا ہے کہ

"اٰتُو النِّسَاءَ" کا معنی ہے عورتوں کو دو اور "صَدُقٰتِهِنَّ" کا معنی ہے ان کے حق مہر۔

(تفسیر در منثور ج۲ ص۳۲۸)

اور فرماتا ہے اللہ عزوجل

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً۔ (سورۃ نساء۲۴)

ترجمہ تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو۔

(کنز الایمان)

حلال مال سے حق مہر ادا کرو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

استحلو افرج النساء بالحیب اموالکم

(کنزالعمال ج ۱۶' الافصاح ابن حجر)

ترجمہ عورتوں کی شرم گاہیں اپنے پاکیزہ اموال کے ساتھ حلال کرو۔

فائدہ

یعنی عورتوں سے جب نکاح کرو تو حق مہر میں حلال مال دیا کرو یہ حق مہر بیوی کی صحبت کا بدلہ ہے جیسے صحبت نکاح کر کے حلال طریقے سے کی گئی ایسے ہی بیوی کو اس کا عوض بھی حلال چیز سے دیا جائے۔ (محمد عبدالاحد قادری)

مسئلہ عورت اگر ہوش وحواس کی درستگی میں راضی خوشی سے مہر معاف کر دے تو معاف ہو جائے گا۔ ہاں اگر مارنے کی دھمکی دے کر معاف کرایا اور عورت نے مارے خوف سے معاف کر دیا تو اس صورت میں معاف نہیں ہوگا اور اگر مرض الموت میں معاف کرایا جیسا کہ عوام میں رائج ہے کہ جب عورت مرنے لگتی ہے تو اس سے مہر معاف کراتے ہیں تو اس صورت میں ورثہ کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱' درمختار مع شامی ج ۲)

جہالت کی انتہاء

اکثر مسلمان اپنی حیثیت سے زیادہ مہر رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ زیادہ مہر رکھ بھی دیا تو کیا فرق پڑتا ہے دینا تو ہے ہی نہیں۔ یہ سخت جہالت ہے اور دین سے مذاق ایسے لوگ اس حدیث کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔

حق مہر نہ دینے کا وبال

ابویعلیٰ' طبرانی اور بیہقی' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے راویت کرے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا''۔(ابو یعلی، طبرانی، بیہقی، بحوالہ بہار شریعت ج ۱ ح ۷)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہن سے روایت نقل کی ہے کہ عورت کے حق مہر اور مزدور کی اجرت سے شدید کوئی چیز نہیں۔

(تفسیر در منثور مترجم ج ۲، ص ۳۲۹)

لہٰذا مہر اتنا ہی رکھے جتنا دینے کی حیثیت ہے اور مہر جتنی جلدی ہو سکے ادا کر دے کہ یہی افضل طریقہ ہے۔

حق مہر کتنا ہو

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

''عورتوں میں وہ بہت بہتر ہے جس کا حسن و جمال زیادہ ہو اور مہر کم ہو''۔

(کیمیائے سعادت)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سب سے زیادہ برکت والی وہ ہیں جن کا حق مہر تم سے باندھا گیا ہو۔ (مسند احمد ج ۶، حاکم مستدرک ج ۲، بیہقی فی السنن ج ۸)

حضور سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''بہت زیادہ مہر باندھنا مکروہ ہے۔لیکن حیثیت سے کم بھی نہ ہو''۔

(کیمیائے سعادت)

کچھ لوگ کم سے کم مہر باندھتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ روپے پیسوں سے کیا ہوتا ہے دل ملنا چاہیئے' یہ بھی غلط ہے۔مہر کی اہمیت کو گھٹانے کیلئے اگر کوئی کم مہر باندھے تو یہ بھی ٹھیک نہیں عورتوں کو اپنا مہر زیادہ لینے کا حق ہے اور اس حق سے ان کو کوئی مرد روک نہیں سکتا۔

مہر کی زیادہ سے زیادہ کتنی مقدار ہو یہ حد شریعت میں متعین نہیں۔ جس حد پر بات طے ہو جائے اتنا مہر باندھا جائے۔ لیکن مہر کی کم سے کم حد متعین ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لاتنکحوا النساء الا الا کفاء ولا یزوجھن الا الا اولیاء ولا یمھرو دون عشرۃ دراھم۔ (مجمع الزوائد ج ۴' طبرانی بیہقی سنن الکبریٰ کتاب النکاح)

ترجمہ عورتوں کی شادی نہ کرو مگر ان کے ہم مرتبہ لوگوں میں اور ان کا نکاح نہ کریں مگر ان کے سرپرست اور دس درہم سے کم ان کا حق مہر نہ باندھا جائے۔

حق مہر کم ہو

روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زیادہ حق مہر باندھنے سے منع کرتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح چار سو درہم سے زیادہ سے نہیں کیا۔ (نسائی ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

حدیث پاک میں ہے۔

لامھر اقل من عشرۃ دراھم۔ یعنی مہر دس درہم چاندی سے کم نہ ہو۔

مسئلہ مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم چاندی ہے۔ اور دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہوتی ہے۔ لہٰذا اتنی چاندی نکاح کے وقت بازار میں جتنے کی ملے کم سے کم اتنے روپے کا مہر ہو سکتا ہے۔ اس سے کم کا نہیں ہو سکتا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱' فتاویٰ فیض الرسول ج ۱' ص ۷۱۲)

ازواج مطہرات کا حق مہر

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا حق مہر بیس جوان اونٹ تھے اور ایک روایت کے مطابق بارہ اوقیہ سونا حق مہر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمایا اہل علم کے نزدیک

ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اس حساب سے بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو درہم تھا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو درہم تھا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر شاہ نجاشی رضی اللہ عنہ نے چار ہزار درہم ادا کیا تھا اور ایک روایت میں چار سو درہم بھی آیا ہے۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو درہم تھا۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو درہم تھا۔

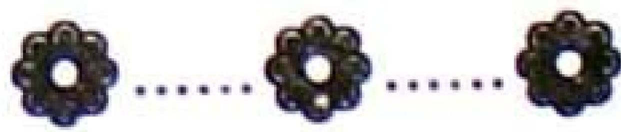
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر چار سو درہم تھا۔

حضرت جویرہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر بھی چار سو درہم تھا اور حق مہر کے ساتھ بدل کتابت بھی ساتھ تھا۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر ان کا آزاد کرنا مقرر کیا گیا تھا۔

(السمط الثمین فی مناقب امہات المومنین علامہ محب طبری، نزہۃ المجالس ج ۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر گھر کا سامان تھا جس کی قیمت دس درہم تھی۔
طبرانی نے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گھر کے سامان پر نکاح کیا۔ (ابوداؤد الطیالسی، البزار، بحوالہ الافصاح فی احادیث النکاح)



رسوم شادی

شادی میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں۔ ہر ملک میں نئی رسم' ہر قوم اور ہر خاندان کا اپنا الگ رواج۔ یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً یہ رسمیں کیسی ہیں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ رسموں کی پابندی اسی حد تک کی جائے کہ کسی حرام کام میں مبتلا نہ ہو۔ کچھ لوگ رسموں کی اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز و حرام کاموں کو بھلے ہی کرنا پڑے مگر رسم نہ چھوٹنے پائے۔

پاک و ہند میں عام طور پر بہت سی رسموں کی پابندی کی جاتی ہیں۔ جیسے رت جگا' ہلدی کھیلنے کی رسم' نہاری' شادی کے پہلے یا بعد میں جوا کھیلنا' ڈھول باجے' ناچنا گانا' گانے باجوں اور پٹاخوں کے ساتھ بارات نکالنا' ویڈیو ریکارڈنگ' وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ ان رسموں میں بے پردگی' چھچھوراپن' عیاشی اور حرام کاموں کا وجود ہوتا ہے۔ جوان لڑکے اور لڑکیاں ہلدی ہندوؤں کے تہوار' ہولی کی طرح کھیلتے ہیں۔ ناچنا گانا بیہودہ ہنسی مذاق اور طرح طرح کی تہذیب سے گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں۔ اگر ان تمام رسموں کی پابندی کیلئے روپے نہ ہوں تو سود پر روپے قرض لینے سے بھی نہیں چوکتے۔

یہاں ممکن نہیں کہ ہر رسم پر الگ الگ عنوان قائم کر کے تفصیلی بحث کی جائے۔ لہٰذا ہم یہاں مختصر چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ انصاف پسند کیلئے اسی قدر کافی اور

ہٹ دھرم جاہل کیلئے قرآن واحادیث کے خزانے بھی نہ کافی۔

فرمان خداوندی

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔ (سورۃ اسرائیل ۲۷)

ترجمہ اور فضول نہ اڑا' بیشک (فضول) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔ (کنز الایمان)

فرمان نبوی ﷺ

سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بیشک سود کا ایک روپیہ لینا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بڑھ کر ہے۔ بیشک سود لینا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔ حدیث میں ہے۔ الربوا سبعون حوبا ایسرھا ینکح الرجل امه۔ (بحوالہ فتاویٰ مصطفویہ ج اص ۷۶)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس نے جوا کھیلا گویا اس نے خنزیر (سوٗر) کے گوشت اور خون میں ہاتھ دھویا''۔ (مسلم' ابوداؤد' مکاشفۃ القلوب باب ۹۹)

''فتاویٰ مصطفویہ'' میں ہے۔

''جوئے کا حرام ہونا زنا کے حرام ہونے کی طرح ہے کہ زنا بھی حرام قطعی اور جوا بھی حرام قطعی''۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج اص ۷۷)

گانا سننا' گانا گانا حرام ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

""سب سے پہلے گانا ابلیس مردود نے گایا""۔

(قرع الاسماع باختلاف المشائخ واخوالہم فی السماع' از حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

""گانے باجے شیطان کی آوازیں ہیں۔ جس نے انہیں سنا گویا اس نے شیطان کی آواز سنی""۔

(ھادی الناس فی رسوم الاعراس' از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شفیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ""گیت گانے' ڈھول باجے دل میں یوں نفاق اگاتے ہیں جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے""۔

(تنبیہ الغافلین)

ڈھول بجانا حرام ہے

سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات ""فوائد الفواد"" میں ارشاد فرماتے ہیں۔

""مزامیر حرام است"" یعنی ڈھول باجے حرام ہیں۔

(فوائد الفواد شریف پانچویں مجلس)

""حضرت مخدوم شرف الملۃ والدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے ڈھول باجوں کو مثل زنا کے حرام فرمایا ہے""۔

(بحوالہ احکام شریعت ج ۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ابٹن ملنا جائز ہے اور دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کو ابٹن بدن پر ملنا بھی گناہ نہیں۔ ہاں بالغ کے بدن پر نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی۔ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور عورت مرد کے درمیان شریعت نے کوئی منہ بولا رشتہ نہ رکھا یہ شیطانی و ہندوانی رسم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف آخر ص ۱۷۰)

شادی پر دف بجانا جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اعلنوا هذا النكاح وجعلوه في المساجد واضربوا عليه ابالدفوف۔

(ترمذی' الافصاح فی احادیث النکاح علامہ ابن حجر)

ترجمہ اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اس کو مساجد میں منعقد کیا کرو اور اس پر دف بجایا کرو۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فصل مابين الحرام والحلال ضرب الاف والصوت في النكاح

(نسائی کتاب النکاح باب اعلان النکاح بالصوت' ابن ماجہ کتاب النکاح باب اعلان النکاح برقم ۱۸۹۶)

ترجمہ دف بجانا اور نکاح میں آواز بلند ہونا حرام اور حلال کے درمیان فرق ہے۔

فائدہ

کیونکہ حرام میں نہ آواز بلند کی جاتی ہے اور نہ اس کی تشہیر کی جاتی ہے نہ گواہ مقرر کئے جاتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک طبل کی آواز سنی تو فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کی نکاح ہو رہا ہے تو فرمایا نکاح کی خبر کو پھیلاؤ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

زخوا ابنتي يعني رقية ودخوابين يديها

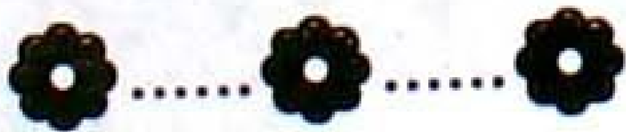
(مسند الفردوس بحوالہ الافصاح فی احادیث النکاح ابن حجر)

ترجمہ میری بیٹی یعنی رقیہ کو شوہر کے پاس پہنچا دو اور اس کے سامنے دف بجاؤ۔

فائدہ

شادی کے موقعہ پر دف بجانے کی اجازت ہے۔ دف اس طبلے کو کہتے ہیں۔ جس کے ایک طرف چمڑا لگا ہوا ہو۔ آج کل شادی کے موقعہ پر جو ڈھول بجائے جاتے ہیں گانے گائے جاتے ہیں اور عورتوں' مردوں کا رقص ہوتا ہے۔ یہ سب ہندو اور انگریزوں کی تہذیب کا اثر ہے اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

بلکہ یہ مذکورہ چیزیں آج کل گناہ کبیرہ کے زمرہ میں ہیں ان میں محرم اور نامحرم سب تماشا دیکھتے ہیں اور اس میں مغرب کی آزادی نسواں کا فریب بھی ہے۔ دف بجانا مردوں کیلئے بطور نکاح کے اعلان کے ہے اس کا شادی کے گانے باجے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور شادی کے موقعہ پر بینڈ باجے بھی حرام ہیں بے حیائی کی ترقی میں مسلمانوں کی شادیوں میں خوش آواز گلوکاروں کو مردوں اور عورتوں کے سامنے شادی کے موقع پر جدید ترقی یافتہ سازوں کے ساتھ مجمع عام میں بٹھایا جاتا ہے اور حاضرین اس کے عشقیہ گانے سنتے ہیں اور اپنا ایمان برباد کرتے ہیں شیطان کو خوش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ کو ناراض کرتے ہیں اس لئے ان تمام چیزوں کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ سنا گیا ہے کہ بعض لوگ شادیوں پر مسخروں کو بلا کر مزاحیہ ڈرامے دکھاتے ہیں اور بعض لوگ خسرے اور طوائفوں سے رقص کراتے ہیں۔ مسلمانوں چاہیے اس حرام کام سے بچیں اور اپنی ماں' بہن' بیٹی بہو کو اس بیہودہ اور حرام سے بچائیں۔



ویڈیو فلم کی حرام رسم

آج کل شادی بیاہ میں ویڈیو فلم بنانا شادی کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ ادھر قاضی صاحب نکاح کا خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ قال النبی ﷺ النکاح من سنتی۔ لیجئے صاحب ادھر یہ شیطانی آلہ سامنے آ کھڑا ہوا اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اب یہ شیطانی آلہ (یعنی ویڈیو کیمرہ) زنانہ کمرے میں پہنچا اور ہماری ماں بہنوں کو بے پردہ کرنے لگا۔ وہ لوگ جنہوں نے ہماری ماں بہنوں کو کبھی نہیں دیکھا تھا یا جن سے وہ پردہ کرتی تھیں وہ اب ویڈیو کے ذریعے کھلے عام مجلس میں دکھائی دینے لگیں۔ (استغفر اللہ)

بے خبری میں بے حیائی

ایک شادی ہال میں ویڈیو فلم بن رہی تھی جگہ جگہ ٹی وی سیٹ رکھے ہوئے تھے جو منظر کو ڈائریکٹ ٹیلی کاسٹ کر رہے تھے۔ عورتوں کے قیام کی جگہ ویڈیو فلم بنائی جا رہی تھی محفل میں کوئی خاتون گرمی کی وجہ سے اپنے ساڑی کے پلو کو سینے سے ہٹائے ہوا کر رہی تھی کہ ویڈیو کیمرہ نے اس منظر کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔ ایک اور تقریب میں یہ بھی واقعہ پیش آیا کہ ایک خاتون اپنے چھوٹے بچے کو دودھ پلا رہی تھیں اور اس کی توجہ اس بات کی طرف نہ تھی کہ کیمرہ کا رخ اس کی طرف بھی ہے۔ کیمرہ نے اس منظر کو قید کرنے میں کوئی کنجوسی نہ کی۔ غرض کہ بعض اوقات بے خیالی میں ہونے کی وجہ سے

عورتوں کے وہ مناظر بھی ویڈیو فلم کی زینت بن جاتے ہیں جسے بعد میں دیکھنے میں شرم وحیا سے سر نیچا ہو جاتا ہے۔

تصویر بنانا حرام ہے

میرے پیارے آقا و مولیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان اشد الناس عذابا یوم القیمة من قتل نبیا اوقتله نبی والمصورون۔ (امام احمد، طبرانی، ابو نعیم، بیہقی، بحوالہ شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ ص ۳)

ترجمہ بیشک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب اس پر ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا اسے کسی نبی نے قتل فرمایا ہو اور تصویر بنانے والے پر۔

رحمت سے محروم گھر

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاتدخل الملئکة بیتا فیه کلب ولا صورة۔ (بخاری ج ۳، حدیث ۹۰۰)

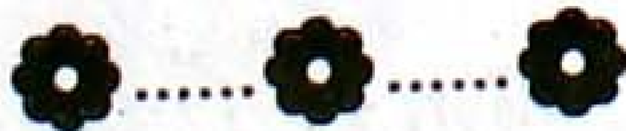
ترجمہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا یا جاندار کی تصویر ہو۔

ایک حدیث پاک میں ہے۔

وبیت لاتدخل فیه الملئکة شر البیوت۔ (عطایا القدیر فی حکم التصویر ص ۲۱)

ترجمہ اور وہ گھر جس میں رحمت کے فرشتے نہ آئے سب گھروں سے بدتر ہے۔

تصویر کھینچنے اور کھنچوانے پر سینکڑوں وعیدیں آئی ہیں۔ وہ سب بیان کر پانا یہاں ممکن نہیں زیادہ تفصیل کیلئے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ'' کا مطالعہ کیجئے جس میں اس کی کافی تفصیل موجود ہے۔



ویڈیو فلم اور بیکار تاویلیں

جب یہ خرابیاں مسلمانوں کو بتائی جاتی ہیں تو ان کے چند بہانے ہوتے ہیں۔
ایک تو یہ کہ کیا کریں صاحب ہماری عورتیں اور لڑکے نہیں مانتے ہم ان کی وجہ سے مجبور ہیں۔ یہ بہانہ محض بیکار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آدھی مرضی خود مردوں کی بھی ہوتی ہے تبھی ان کی عورتیں اور لڑکے اشارہ یا نرمی پا کر ضد کرتے ہیں، ورنہ ممکن نہیں کہ ہمارے گھر میں ہماری مرضی کے بغیر کوئی کام ہو جائے۔ جان لیجئے کہ حق تعالیٰ نیت سے خبردار ہے۔ بعض گھر کے بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ آگے آگے فرزند کی بارات ناچ گانے کے ساتھ جارہی ہے اور پیچھے پیچھے یہ حضرت بھی لاحول پڑھتے ہوئے چلے جارہے ہیں اور کہتے ہیں۔ "کیا کریں بچہ نہیں مانتا"۔ یقیناً یہ لاحول خوشی کی ہی ہے۔ ورنہ جب یہ کام اس قدر برا ہے کہ آپ کو لاحول پڑھنے کی ضرورت پڑ گئی تو آپ اس بارات میں کر کیا رہے ہیں؟ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کہ لاحول گویند شادی کناں

دوسرا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ ہم کو علمائے اہلسنت نے یہ باتیں بتائی ہی نہیں اور نہ اس سے روکا اس لئے ہم لوگ اس سے غافل رہے۔ اب جب کہ یہ رسوم چل پڑیں ہیں لہٰذا ان کا بند ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ یقیناً یہ بہانہ بھی غلط ہے۔ علماء اہلسنت نے ان

رسموں سے ہمیشہ اپنے واعظ و تقاریر میں منع کیا۔ اس کے متعلق کتابیں لکھیں۔ جبکہ مسلمانوں نے ہمیشہ اسے نظر انداز کیا اور اسے قبول نہ کیا۔

چنانچہ امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ بُری رسموں اور بُری بدعتوں کے خلاف رسائل لکھے۔ آپ نے ایک کتاب لکھی۔ ''جلی الصوت لنھی الدعوۃ امام الموت'' جس میں صاف صاف فرمایا کہ میت کے چہلم کا کھانا امیروں کیلئے ناجائز ہے صرف غرباء و مساکین کھائیں۔ ایک کتاب لکھی ''ھادی الناس فی رسوم الاعراس'' جس میں شادی بیاہ کی حرام رسموں کی بُرائیاں اور شرعی احکام و شرعی رسمیں بیان فرمائیں۔ ایک کتاب لکھی ''مروجہ النجا لاخروج النساء'' جس میں یہ ثابت فرمایا کہ سوائے چند موقعوں کے باقی جگہ عورت کو گھر سے نکلنا حرام ہے۔ دو کتابیں لکھی ''شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ'' اور ''عطایا لقدیر فی حکم التصویر'' جس میں تصویر کھنچوانے اور بنانے کو حرام ثابت فرمایا۔ کس کس کتاب کا ذکر کیا جائے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں کتابیں ان عنوانات پر تصنیف فرمائی ہیں۔ آخر میں ایک اور کتاب کا نام سن لیجئے۔ ''اسلامی زندگی'' جو حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص شادی بیاہ کی رسموں کے متعلق لکھی ہے۔ غرض کہ بہت سے علماء نے ان عنوانات پر کتابیں لکھیں۔ ان سب کا نام اور ان کی کتابوں کا ذکر اس کتاب میں ممکن بھی تو نہیں کہ میری کتاب کا عنوان کچھ اور ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کن کن عنوانات پر سینکڑوں تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اس کی تفصیل جاننے کیلئے ناچیز کی کتاب ''امام احمد رضا تحقیق کے آئینہ میں'' کا مطالعہ کریں۔

بہر حال مسلمانوں کا تیسرا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سے عالموں کے یہاں بھی تو یہ سب رسمیں ہوتی ہیں۔ فلاں عالم کے لڑکے کی بارات ڈھول باجوں کے ساتھ گئی

تھی۔فلاں عالم صاحب ویڈیو فلم کو منع نہیں کرتے اور وہ خود نکاح کے وقت ویڈیو فلم کرواتے ہیں۔فلاں بڑے عالم نے ویڈیو کو جائز کہا ہے۔وغیرہ وغیرہ

اس بہانہ کے جواب میں یہ ضرور کہوں گا کہ دراصل اہلسنّت و جماعت کو جس قدر غیروں نے نقصان نہیں پہنچایا ہے اس سے کئی گناہ زیادہ ایسے مذبذب مولویوں نے نقصان پہنچایا ہے۔گویا۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس سے قطعی انکار نہیں کہ ایسے نیم ملا چند روپیوں کی خاطر شریعت کے مسائل کو بھی مذاق بنا دیتے ہیں اور اپنی جھوٹی مولویت کا رعب جھاڑنے کیلئے بے تکے مسئلے بیان کرتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو غلط تاویلوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر بیچارے سیٹھ صاحب کے احسانوں تلے دبے ہیں اس لئے سیٹھ صاحب کے لڑکی کی شادی میں زبان نہیں کھلتی۔

اے عزیزو! یاد رکھو! اسلام کی بنیاد ایسے گمراہ مولویوں پر نہیں کہ ہم ان کے فعال کو دلیل بنائیں۔ہر مسلمان کیلئے قرآن واحادیث' ائمہ دین' بزرگان دین اور علماء معتمدین کے اقوال ہی کافی ہیں۔ہمیں کسی بھی کام کے ناجائز و حرام ہونے کا ثبوت قرآن واحادیث میں اور معتمد علماء دین و بزرگوں کے اقوال سے دیکھنا چاہیے' نہ کہ ان نفس پرور' امیروں کے چاپلوس مولویوں کے افعال سے۔اور یہ بھی یاد رکھئے! بروز محشر آپ کے کاموں کی پوچھ آپ سے ہوگی آپ یہ کہہ کر نہیں بچ جائیں گے کہ فلاں مولوی صاحب ایسا کرتے تھے اس لئے ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔علم دین حاصل کرنا آپ پر بھی تو فرض ہے۔

سنیے! ہمارے رحمت والے آقا ﷺ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں۔

طلب العلم فریضۃ علی کلّ مسلم ومسلمۃ۔ (مشکوٰۃ ج ا' حدیث ۲۰۲)

ترجمہ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور حرام وحلال، جائز وناجائز میں تمیز سیکھے۔

مسلمانوں کا چوتھا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم شادی دھوم دھام سے نہیں کریں گے تو لوگ ہم پر طعنہ کسے گے کہ کنجوسی کی وجہ سے یہ رسمیں نہیں کی اور بعض احباب یہ کہیں گے کہ یہ ماتم کی مجلس ہے۔ یہاں ناچ گانا نہیں گویا نتیجہ پڑھا جارہا ہے۔

یہ بہانہ بھی بیکار ولغو ہے۔ ایک سنت کو زندہ کرنے میں سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ کیا یہ ثواب مفت ہی مل جائے گا۔ لوگوں کے طعنے اور عوام کے مذاق اول اول برداشت کرنے پڑیں گے اور دوستو اب بھی لوگ طعنے دینے سے کب باز آتے ہیں۔ کوئی کھانے میں نقص نکالتا ہے، کوئی جہیز کا مذاق اڑاتا ہے، تو کوئی اور طرح کی شکایت کرتا ہے۔ غرض کہ لوگوں کے طعنے سے کوئی کسی وقت بچ نہیں سکتا۔ لوگوں نے اللہ و رسول کو عیب لگائے انہیں طعنے دیئے۔ تو تم ان کی زبان سے کس طرح بچ سکتے ہو۔ پہلے تو کچھ مشکل پڑے گی مگر بعد میں انشاء اللہ وہ ہی طعنے دینے والے لوگ تم کو دعائیں دیں گے اور غریب وغرباء کی مشکلیں آسان ہو جائیں گے۔

پانچواں بہانہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نوازا ہے۔ ہمارے ارمان ہیں۔ اپنی دولت لٹا رہے ہیں اس میں کسی کے باپ کا کیا جاتا ہے، بھلا شادی بھی کوئی بار بار ہوتی ہے، مولویوں کو تو بس اتنے ہی کام ہیں یہ مت کرو وہ مت کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔

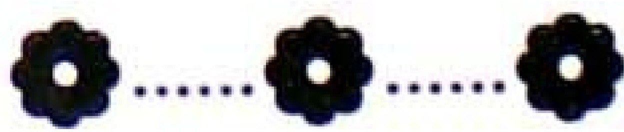
مسلمانوں کے اس بہانے میں غرور وتکبر کی بو آتی ہے۔ اکثر یہ بات دولت مند حضرات کہتے ہیں۔ سب سے بہتر تو یہ ہوتا کہ مسلمان اپنی اولاد کے نکاح کیلئے خاتون جنت شہزادی رسول حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے نکاح پاک کو نمونہ بناتے لیکن آہ افسوس! آج مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مولیٰ علی وحضرت فاطمۃ

الزہرہ رضی اللہ عنہا کی محبت کا دعویٰ تو ضرور کرتے ہیں لیکن عمل ان کے طریقے پر کرنے کیلئے تیار نہیں۔

خدا کی قسم اگر سرکار کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی مبارک ہوتی کہ میری لخت جگر کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو تو دنیا کی ہر نعمت آپ اپنی صاحبزادی کے قدموں میں لا کر رکھ دیتے۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو شادی کے موقع پر دھوم دھام کرنے کا حکم فرما دیتے تو اس کیلئے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خزانہ موجود تھا' جو ایک ایک جنگ کیلئے ہزار ہزار اونٹ اور لاکھوں اشرفیاں حاضر بارگاہ کر دیتے تھے۔ لیکن چونکہ منشا یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کیلئے نمونہ بن جائے اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسم ادا کی گئی۔ لہٰذا ہم گذارش کریں گے کہ اے میرے دینی بھائیو اپنی شادی بیاہ سے ان تمام حرام رسموں کو نکال باہر کرو اور نہایت سادگی سے نکاح کی سنت کو ادا کرو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

''شادی کو اس قدر آسان کردو کہ زنا مشکل ہو جائے۔ آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو''۔



دولہا اور دلہن کو سجانا

شادی کے موقع پر دولہا اور دلہن کو مہندی لگائی جاتی ہے۔ کنگھن باندھا جاتا ہے اور نکاح کے روز سہرا باندھ کر زیورات سے سجایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں چند اہم مسائل بیان کر دینا نہایت ضروری ہیں۔

مسئلہ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے۔ لیکن بلاضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا نہ چاہیے۔ لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا سکتے ہیں۔ جس طرح ان کو زیور پہنا سکتے ہیں۔

(بہار شریعت ج ۱ ح ۱۶)

فائدہ

اس مسئلہ سے پتہ چلا کہ عورتیں اور بڑی لڑکیاں مہندی لگا سکتی ہیں۔ چاہے شادی کے موقع پر لگائیں یا اور کسی موقع پر۔

عورتوں کا مہندی لگانا جائز ہے

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عورتوں کو چاہیے کہ ہاتھ پاؤں پر مہندی لگائیں تا کہ مردوں کے ہاتھ سے

مشابہ نہ ہوں۔اور اگر کسی وقت بے احتیاطی میں کسی غیر مرد کو دکھ جائے تو اسے فوراً پتہ چلے گا کہ عورت کس رنگ کی ہے (یعنی کالی ہے یا گوری۔ کیونکہ ہاتھوں کے رنگ کو دیکھ کر بھی انسان کے چہرہ کے رنگ کا اندازہ ہو جاتا ہے“)

ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔

”زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں“۔(فتاویٰ رضویہ ج۹ نصف آخر ص ۱۴۹)

لہٰذا عورتوں کو مہندی لگانا بیشک جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ یہ ہاتھوں کا پردہ ہے اور اسی طرح ہر قسم کے چاندی و سونے کے زیورات پہننا بھی جائز ہے۔ لیکن مردوں کو مہندی لگانا اور کسی بھی دھات کا زیور پہننا حرام ہے۔ چاہے دولہا ہی کیوں نہ ہو۔

دولہا کو مہندی لگانا جائز نہیں

شاہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ میں ہے کہ آپ سے سوال پوچھا گیا۔

س دولہے کو مہندی لگانا درست ہے یا نہیں؟ دولہا چاندی کے زیورات پہنتا ہے۔ کنگھن باندھتا ہے اس صورت میں نکاح پڑھا دیا تو درست ہے یا نہیں؟

ج (اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا) مرد کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے زیور پہننا گناہ ہے۔ کنگھن ہندوؤں کی رسم ہے۔ یہ سب چیزیں پہلے اتروائے پھر نکاح پڑھائے کہ جتنی دیر نکاح میں ہوگی اتنی دیر وہ دولہا اور گناہ میں رہے گا اور برے کام کو قدرت ہوتے ہوئے نہ روکنا اور دیر کرنا خود گناہ ہے۔ باقی اگر زیور پہنے ہوئے نکاح ہوا تو نکاح ہو جائے گا۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج ۳، ص ۱۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ ''اس نے مہندی کیوں لگائی ہے''؟ لوگوں نے عرض کیا۔ ''یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے''۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اسے شہر بدر کر دو۔ لہٰذا اسے شہر بدر کر دیا گیا''۔

(ابوداؤد ج ۳' حدیث ۱۴۹۴)

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں فرماتے ہیں۔

''ہاتھ پاؤں میں بلکہ ناخنوں میں ہی مہندی لگانا مرد کیلئے حرام ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف آخر ص ۱۴۹)

ایک نیم مولوی صاحب نے ہمارے ایک عزیز سے کہا کہ مرد کو مہندی لگانا حرام ضرور ہے لیکن اگر اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں تھوڑی سی لگالیں تو حرج نہیں۔ (معاذ اللہ) ہمارے اس دوست نے جواب دیا۔ ''تو پھر کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ شراب حرام ضرور ہے مگر تھوڑی سی پی لی جائے تو حرج نہیں''؟

غرض کہ آج کل کے چند نیم مولویوں نے یہ شعار بنا رکھا ہے کہ مسائل کی کتابیں پڑھنے کی بجائے اپنی نفس پرستی میں مجتہد بنے پھرتے ہیں اور اپنی ناقص عقل سے اوٹ پٹانگ نئے نئے مسئلے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ انہیں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ جتنی دیر وہ اپنی ناقص عقل پر زور دیتے ہیں اتنی دیر کوئی مسائل کی کتاب ہی پڑھ لیں اور مسئلہ کو کتاب سے دیکھ کر بتائے' انہیں تو اپنی واہ واہ ہی اور اپنے آپ کو علامہ کہلوانے میں ہی مزہ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ وہ علماء حق کے صحیح معنوں میں پیرو بنیں کہ اسی میں ان کی نجات ہے۔



دولہا کو سہرا پہنانا

سرا پہننا مباح ہے۔ یعنی پہننے تو نہ کوئی ثواب اور اگر نہ پہنے تو نہ کوئی گناہ یہ جو عوام میں مشہور ہیں کہ سہرا پہننا حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ یہ محض باطل اور سراسر جھوٹ ہے۔

مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''سہرا نہ شریعت میں منع ہے نہ شریعت میں ضروری یا مستحب۔ بلکہ ایک دنیاوی رسم ہے۔ کی تو کیا! نہ کی تو کیا! اس کے علاوہ جو کوئی اسے حرام گناہ و بدعت و ذلالت بتائے وہ سخت جھوٹا سراسر مکار ہے۔ اور جو اسے ضروری و لازم سمجھے اور ترک کو بُرا جانے اور سہرا نہ پہننے والوں کا مذاق اڑائے وہ صرف جاہل ہے''۔

(ھادی الناس فی رسوم الاعراس ص ۴۲)

سہرا گلاب کے پھولوں کا ہو

دولہے کا سہرا خالص اصلی پھولوں کا ہونا چاہیے۔ گلاب کے پھول ہوں تو بہت بہتر ہے کہ گلاب کے پھول حضور اکرم ﷺ کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوئے۔ اور اسے آپ ﷺ نے پسند فرمایا جیسا کہ احادیث کی اکثر کتابوں سے ثابت ہے۔

حضرت محدث سیدی امام شیخ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف

''مواھب الدنیہ'' میں اور حضرت محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''مدارج النبوۃ'' میں روایت کرتے ہیں کہ

''شب معراج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے گلاب کا پھول پیدا ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ چنبیلی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوئی''۔

(مواہب الدنیہ، مدارج النبوۃ ج ۱)

حالانکہ محدثین کی اصطلاح میں یہ حدیث صحت کا درجہ نہیں رکھتی لیکن فضائل میں حدیث ضعیف بھی قابل اعتبار ہے۔ جیسا کہ یہی حضرت امام قسطلانی، حضرت ابوالفرح نہروانی رحمۃ اللہ علیہ سے آگے روایت کرتے ہیں کہ

''یہ حدیثیں جن میں ذکر ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے گلاب پیدا ہوا اگرچہ محدثین کو اس میں کلام ہے لیکن ان حدیثوں سے جو کچھ آیا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے فضل وکرم و معجزات میں سے ایک قطرہ ہے اور ان کثرت میں سے بہت تھوڑا ہے جن سے پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مکرم فرمایا۔ محدثین کا ان میں کلام کرنا اسناد کی تحقیق و تصحیح کے لحاظ سے ہے، ناممکن ہونے کی بناء پر نہیں''۔

(مواہب الدنیہ بحوالہ مدارج النبوۃ ج ۱)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

''جو کوئی میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھے''۔ (مدارج النبوۃ ج ۱)

معلوم ہوا کہ گلاب کا وجود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے ہے اور گلاب کا سونگھنا گویا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سونگھنے کے مثل ہے۔ اسی لئے علماء کرام فرماتے ہیں۔

''جب بھی کوئی گلاب کے پھول کو سونگھے تو اسے چاہیے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے''۔

لہٰذا اگر سہرا پہننا ہی ہو تو خالص گلاب یا چنبیلی کے پھولوں کا سہرا پہنے۔ سہرے میں چمک والی پنیاں نہ ہوں کہ یہ زینت ہے اور مرد کو زینت کرنا اور ایسا لباس پہننا جو چمک دار ہو حرام ہے۔ دولہن کے سہرے میں اگر چمک والی پنیاں ہوں تو کوئی حرج نہیں کہ عورتوں کو زینت جائز ہے۔

کچھ لوگ سہرے میں روپے (نوٹ) وغیرہ لگاتے ہیں یہ فضول خرچی اور غرور وتکبر کی نشانی ہے اور تکبر شریعت میں سخت حرام ہے۔ لہٰذا اگر سہرا صرف خوشبودار پھولوں کا ہی ہو اور اس پر زیادہ روپے برباد نہ کئے جائیں کہ شادی ایک دن کی ہوتی ہے دوسرے دن سہرے کو نہ تو پہنا جاتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کام کا ہوتا ہے۔ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ گلے میں ایک گلاب کا ہار ڈال لیا جائے۔ یہی زیادہ مناسب ہے۔



دولہا اور دلہن کو سجاتے وقت کی دعا

دلہن کو جو عورتیں سجائیں انہیں چاہیے کہ وہ دلہن کو دعائیں دیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب میرا نکاح ہوا تو میری والدہ ماجدہ مجھے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت کدہ پر لائی وہاں انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں انہوں نے مجھے سجایا اور یہ دعا دی۔

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ ○

ترجمہ خیر و برکت ہو اور اللہ نے تمہارا نصیبہ اچھا کیا۔

(بخاری ج ۳، باب ۸۷، حدیث ۱۴۲)

لہٰذا ہماری اسلامی بہنوں کو بھی چاہیے کہ جب بھی وہ کسی کی شادی کے موقع پر جائیں تو دلہن سجاتے وقت یا پھر اس سے ملاقات کرتے وقت ان الفاظ میں دعا دیں۔

اسی طرح دولہے کے دوستوں کو بھی چاہیے کہ وہ دولہے کو سہرا باندھتے وقت یہی دعا دیں۔

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ان کی شادی پر اس طرح برکت کی دعا ارشاد فرمائی تھی''۔

نکاح کا بیان

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح محرم کے مہینے میں نہیں کرنا چاہیے' یہ خیال فضول وغلط ہے۔ نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۷۹)

مسئلہ اکثر لوگ ماہ صفر میں شادی بیاہ نہیں کرتے' خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس مانی جاتی ہیں اور ان کو ''تیرہ تیزی'' کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں حدیث پاک میں فرمایا کہ صفر کوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو ''خالی کا مہینہ'' کہتے ہیں اور اس ماہ میں بھی شادی نہیں کرتے یہ بھی جہالت و لغویات ہے۔ غرض کہ شادی ہر ماہ کی ہر تاریخ کو ہو سکتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ح ۱۶' ص ۱۵۹)

لوگوں میں یہ بھی مشہور ہے کہ ہر ماہ کی چاند کی پندرہ تاریخ کے بعد نکاح نہیں کرنا چاہیے جسے وہ اپنی زبان میں اترتا چاند کہتے ہیں اور ان تاریخوں کو مبارک نہیں

جانتے بلکہ چاند کی ایک تاریخ سے پندرہ تاریخ تک کی تاریخوں کو مبارک مانا جاتا ہے اور اسے چڑھتا چاند کہتے ہیں۔ یہ سب جہالت ولغویات ہے اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ شریعت اسلامی کے مطابق کسی مہینے کی کوئی تاریخ منحوس نہیں ہوتی بلکہ ہر دن ہر تاریخ اللہ عزوجل کی بنائی ہوئی ہیں۔ غرض کہ ہر مہینے کی کسی بھی تاریخ کو نکاح کرنا درست ہے۔

نکاح کس دن کیا جائے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والجمعة یوم خطبة النکاح۔ (الافصاح فی احادیث النکاح علامہ ابن حجر)

ترجمہ اور جمعہ خطبہ نکاح کا دن ہے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ''نکاح جمعرات یا جمعہ کو کرنا مستحب ہے۔ صبح کی بجائے شام کے وقت نکاح کرنا بہتر وافضل ہے''۔

(غنیۃ الطالبین باب ۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں نقل فرماتے ہیں کہ ''جمعہ کے دن اگر جمعہ کی اذان ہوگئی ہو تو اس کے بعد جب تک نماز نہ پڑھ لی جائے نکاح کی اجازت نہیں کہ اذان ہوتے ہی جمعہ کی نماز کیلئے جلدی کرنا واجب ہے پھر بھی اگر کوئی اذان کے بعد نکاح کرے گا تو گناہ ہوگا۔ مگر نکاح تو صحیح ہو جائے گا''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۵۸)

دولہا دلہن دونوں کے ماں باپ کا یا پھر کسی ذمہ دار رشتے دار کا فرض ہے کہ نکاح کیلئے صرف اور صرف سنی عالم یا قاضی کو ہی بلوائیں۔ قاضی، وہابی، دیوبندی، مودودی، نیچری، غیر مقلد وغیرہ نہ ہو۔

امام عشق و محبت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "وہابی سے نکاح پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو کہ حرام ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے"۔ (الملفوظ ج ۳، ص ۱۶)

نکاح مساجد میں کیا جائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعلنوا هذا النكاح وجعلوه في المساجد واضربوا عليه بالاخوف وليولم احدكم ولو بشاره واذا اخطب احدكم امراة وهو يخضب بالسواد فليعلمها ولايغرنها (بیہقی بحوالہ الاصفاح فی احادیث النکاح، علامہ ابن حجر)

ترجمہ اس نکاح کی تشہیر کرواور اس کو مساجد میں منعقد کیا کرواور اس پر دف بجایا کرواور چاہے کہ تم میں سے ہر ایک ولیمہ کیا کرے اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی کیوں نہ ہواور جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو نکاح کا پیغام دے جبکہ وہ سیاہ خضاب کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ عورت کو اس کے متعلق بتادے اس کو نہ چھپائے۔

فائدہ

اس حدیث سے سیاہ خضاب کا جواز ثابت نہیں ہوتا کیونکہ حدیث میں "ان من فعله لا يريح رائحة الجنة اى مع الناجين" یعنی جس نے ایسا کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا یعنی نجات یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوگا۔ سیاہ خضاب کی حرمت کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "حک العیب" کا مطالعہ کریں۔

شرائط کا نکاح

نکاح کے شرائط میں یہ ہے کہ دو گواہ حاضر ہوں اور ان دونوں گواہوں کا بھی

سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ایک گواہ سے نکاح نہیں ہوسکتا جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں مسلمہ، سنی عاقلہ بالغہ نہ ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۱۶۳)

مسئلہ سب گواہ ایسے بدمذہب ہیں کہ جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو جیسے وہابی، دیوبندی، رافضی، نیچری، چکڑالوی، قادیانی، غیر مقلد، وغیرہ تو نکاح نہیں ہوگا۔

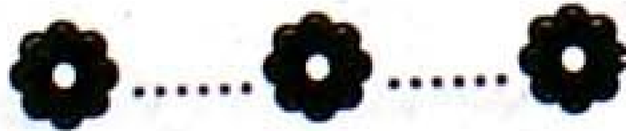
(فتاویٰ افریقہ ص ۶۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ

(ترمذی ج ۱، باب ۱۵۷، حدیث ۱۰۹۵)

ترجمہ گواہوں کے بغیر نکاح کرنے والی عورتیں زانیہ (زناکار) ہیں۔



بعد نکاح شیرینی تقسیم کرنا

نکاح کے بعد مصری و کھجور باٹنا بہتر ہے۔ یہ رواج حضور نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانے میں بھی تھا۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

''حضورِ اکرم ﷺ نے جب حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھایا تو نکاح کے بعد حضور ﷺ نے ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ پر بکھیر کر لٹایا۔ اسی بناء پر فقہاء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ مصری و بادام وغیرہ کا بکھیر کر لٹانا نکاح کی ضیافت میں مستحب ہے''۔ (مدارج النبوۃ ج ۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''(نکاح کے بعد) چھوہارے (کھجور) حدیث میں لٹانے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دارقطنی و بیہقی وطحاوی سے مروی ہے''۔

(الملفوظ ملفوظات اعلیٰ حضرت ج ۳، ص ۱۶)

معلوم ہوا کہ نکاح کے بعد مصری و کھجور لٹانا چاہیے۔ یعنی لوگوں پر بکھیریں۔ لیکن لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور جس قدر ان کے دامن میں گرے وہ اٹھالیں۔ زیادہ حاصل کرنے کیلئے کسی پر نہ گر پڑیں۔ اب موجودہ ترقی کے دور میں لٹانے کی بجائے پیکٹ بنا دیئے گئے ہیں جس میں تقریباً تمام میوہ جات ہوتے ہیں، تقسیم کئے جاتے ہیں۔

دولہا اور دلہن کو مبارک باد

نکاح ہونے کے بعد دولہے کو اس کے دوست احباب اور دلہن کو اس کی سہیلیاں مبارک باد اور برکت کی دعا کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''جب کوئی شخص نکاح کرتا تو حضور نبی کریم ﷺ اس کو مبارک باد دیتے ہوئے اس کیلئے دعا فرماتے۔

بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في خير۔

(ترمذی ج ا باب ۴۴ ے حدیث ۱۰۸۳ ابوداؤد ج ۲ باب ۱۱۴ حدیث ۳۶۳)

ترجمہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھیں۔



جہیز کا بیان

لڑکی کو جہیز دینا سنت ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ان عائشه زوجت يتيمة كانت عندها فجهزها رسول الله ﷺ من عنده۔ (مسند امام اعظم باب ۱۲۲)

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک یتیم بچی کا نکاح کیا جسے آپ نے پالا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاس سے جہیز دیا۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہیز دینا سنت رسول ﷺ ہے۔ مگر ضرورت سے زیادہ دینا اور قرض لے کر دینا درست نہیں۔ جہیز کیلئے بھی کوئی حد ہونی چاہیے کہ جس کی ہر غریب و امیر پابندی کرے۔ امیروں کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو بہت زیادہ جہیز نہ دیں۔ سجا سجا کر دیکھا دیکھا کر جہیز دینا بالکل مناسب نہیں۔ ناموری کی لالچ میں اپنے گھر کو آگ نہ لگائیں۔ یاد رکھئے کہ نام اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں ہے۔

جہیز میں قرآن پاک دینا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیٹی کو جہیز میں دنیا کی ہر چیز دوں گا۔ اور دنیا کی ہر شئے تو بادشاہ بھی نہیں دے سکتا۔ اب میں کیا کروں کہ میری یہ قسم پوری ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی لڑکی کو جہیز میں قرآن کریم دے دے کیونکہ قرآن شریف میں ہر چیز ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

(تفسیر روح البیان پ ۱۱ سورۃ یونس ۱ آیت کی تفسیر)

لڑکے والوں کو چاہیے کہ لڑکی والے اپنی حیثیت کے مطابق جس قدر بھی جہیز دیں اسے خوشی خوشی قبول کر لیں کہ جہیز دراصل تحفہ ہے کسی قسم کی تجارت نہیں۔ لڑکے والوں کا اپنی طرف سے مانگ کرنا کہ یہ چیز دو، وہ چیز دو کسی ہٹ دھرم بھکاری کے بھیک مانگنے سے کسی طرح کم نہیں۔

مسئلہ جہیز کے تمام مال پر خاص عورت کا حق ہے۔ دوسرے کا اس میں کچھ حق نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۲۹)

دولہا کو کیا تحفہ دیا جائے؟

ہمارے ملک میں یہ رواج ہر قوم میں پایا جاتا ہے کہ نکاح کے بعد دولہن والے دولہے کو کچھ تحفے دیتے ہیں جس میں کپڑے کا جوڑا، سونے کی انگوٹھی، اور گھڑی وغیرہ ہوتی ہیں۔ تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس میں چند باتوں کی احتیاط بہت ضروری ہے۔ مثلاً آپ جو انگوٹھی دولہے کو دیں وہ سونے کی نہ ہو۔

مسئلہ مرد کو کسی بھی دھات کا زیور پہننا جائز نہیں۔ عورت کو سونے کی انگوٹھی اور

سونے چاندی کے دوسرے زیور پہننا جائز ہیں۔ مرد صرف چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہن سکتا ہے۔ لیکن اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہیے۔ دوسری دھاتیں جیسے لوہا' پیتل' تانبا' جست وغیرہ ان دھاتوں کی انگوٹھی مرد اور عورت دونوں کو پہننا ناجائز ہے۔ (قانون شریعت ج ۲' ص ۹۶)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا بات ہے کہ تم سے بتوں کی بو آتی ہے"۔ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ فرمایا "کیا بات ہے کہ تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں"۔ عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر کس چیز کی انگوٹھی بناؤں"؟ ارشاد فرمایا۔ "چاندی کی' اور اس کو ساڑھے چار ماشے سے زیادہ نہ کرنا"۔ (ابوداؤد ج ۳' باب ۲۹۲' حدیث ۸۲۱)

مسئلہ مرد کو دو انگوٹھیاں پہننا' چاہے چاندی کی ہی کیوں نہ ہو۔ سخت ناجائز ہے۔ اسی طرح ایک انگوٹھی میں کئی نگ ہو یا ساڑھے چار ماشے سے زیادہ وزن کی ہو تو وہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ (احکام شریعت ج ۲ ص ۱۶۰)

مسئلہ انگوٹھی کا نگینہ (نگ) ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے۔ عقیق' یاقوت' زمرد' فیروزہ وغیرہا سب کا نگینہ جائز ہے۔ (درمختار و ردالمحتار' قانون شریعت ج ۲' ص ۱۹۶)

لہٰذا دولہے کو سونے کی انگوٹھی نہ دے' بلکہ اس کی بجائے اس کی قیمت کے برابر کوئی اور تحفہ یا پھر چاندی کی صرف ایک انگوٹھی ایک نگ والی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہی دیں۔ ورنہ دینے والے اور پہننے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔

ممکن ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ اگر چاندی کی انگوٹھی دیں گے تو کیا لوگ کہیں گے' بہت زیادہ بدنامی ہوگی۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ تو ہوشیار! یہ سب شیطانی

وسوسے ہیں ابلیس مردود اسی طرح بدنامی کا خوف دلا کر لوگوں سے غلط کام کرواتا ہے۔ہم آپ سے ایک سیدھی سی بات پوچھتے ہیں کہ آپ کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی چاہیے یا لوگوں کی واہ! واہ! سوچنے اور اپنے ضمیر سے ہی اس کا جواب طلب کیجئے۔

شادی کے موقع پر اکثر دولہے کو گھڑی دی جاتی ہے۔گھڑی کی زنجیر (چین) کے متعلق چند مسائل یہاں بیان کئے جارہے ہیں اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سرکار سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔"گھڑی کی زنجیر (چین) سونے' چاندی کی مرد کو حرام ہے اور دوسری دھاتوں (جیسے لوہا' پیتل' اسٹیل وغیرہ) کی ممنوع۔ان کو پہن کر نماز پڑھنا اور امامت کرنا مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔ (احکام شریعت ج۲ص۱۷۰)

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"وہ گھڑی جس کی چین سونے یا چاندی یا اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی ہو۔ اس کا استعمال ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا گناہ' اور جو نماز پڑھی واجب الاعادہ ہے (یعنی اس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے ورنہ گنہگار ہوگا)

(بحوالہ ماہنامہ استقامت کانپور' جنور ۱۹۷۸ء)

اس لئے ہمیشہ وہی گھڑی پہنے جس کا پٹہ چمڑے' پلاسٹک یا ریگزین کا کپڑے وغیرہ کا ہو۔اسٹیل یا کسی اور دوسری دھات کا نہ ہو اور شادی کے موقع پر بھی اگر دولہے کو تحفہ میں گھڑی دینا ہو تو صرف چمڑے یا پلاسٹک کے پٹے والی ہی گھڑی دے۔



جہیز سنت مصطفیٰ یا لعنت خدا......؟

مقالہ نگار: صوفی باصفا یادگار اسلاف حضرت علامہ مفتی علی احمد سندھیلوی
(سابق شیخ الحدیث منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور)

۱) وہ نکاح بابرکت ہے جس میں بوجھ و مشقت کم ہو یعنی نہ جہیز دینا پڑے نہ مہر زیادہ ہو۔

۲) کسی عورت سے اس کا مال ہضم کرنے کیلئے شادی کرنے والا مرد کمینہ و بے غیرت ہے۔

۳) جو والدین اپنی بچی کا نکاح جہیز کا تقاضا کرنے والے سے کرتے ہیں وہ ظالم ہیں اور اپنی بچی کو ایسی آگ میں پھینک رہے ہیں جس میں وہ ہمیشہ جلتی رہے گی۔

۴) بہترین جہیز اپنی بچی کو دینی تعلیم دینا ہے۔

۵) لڑکی کو جہیز دے کر وراثت سے محروم کرنا ظلم عظیم اور حکم خداوندی کی خلاف ورزی ہے۔

جہیز کی رسم

اتنی ضروری اور عام ہوگئی ہے کہ لوگ جہیز کے بغیر شادی کو مکمل ہی نہیں سمجھتے۔ یہ ایک معاشرتی بُرائی بن گئی ہے جس کی وجہ سے لوگ معاشی طور پر بہت زیر بار ہو جاتے ہیں۔ قرض لیتے ہیں جائیداد رہن رکھتے ہیں اور عمر بھر قرض اور معاشی پریشانی کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں یہی سبب ہے کہ پاک و ہند کے بہت سے علاقوں میں

لڑکی کی پیدائش کو ایک مصیبت اور بار سمجھا جاتا ہے اور اکثر اس پر رنج و افسوس کرتے ہیں۔ جہیز دینے کی رسم محض روایات پر مبنی ہے اور یہ اس لئے بہت بُری اور نقصان رساں بن گئی ہے کہ اس کو شادی کا سب سے اہم حصہ اور خاندان کی عزت کا مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ لوگ محض مصنوعی عزت کیلئے اپنی حیثیت سے بھی زیادہ جہیز دیتے ہیں اور اس کی وجہ سے مستقل طور پر معاشی مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹیوں کو جہیز دیا تھا؟

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز دیا تھا۔ لہٰذا جہیز دینا سنت ہے لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سرپرست تھے اور شادی کے بعد ان کا الگ گھر بسانے کیلئے چند نہایت ضروری چیزیں اس رقم سے منگوا دیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق مہر کے طور پر دی تھی۔ ورنہ اگر جہیز دینا مقصود ہوتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسری بیٹیوں کو بھی جہیز دیتے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کی دوسری بیٹیاں جن گھروں میں بیاہی گئیں وہاں گھریلو ضرورت کا سامان پہلے سے ہی موجود تھا۔ اس لئے کسی قسم کے سامان کی تیاری کی ضرورت نہ سمجھی گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلے سے اپنا کوئی گھر موجود نہ تھا اور روایات میں ہے کہ ایک صحابی حضرت حارث انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک مکان انہیں پیش کیا۔ جس کیلئے بہرحال تھوڑے بہت گھریلو سامان کی ضرورت تھی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر کی رقم سے تیار کروایا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شادی سے پہلے ادا کی تھی نہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسری بیٹیوں کو جہیز دیا اور نہ امہات المومنین رضی اللہ عنہا جہیز لائیں اگر جہیز دینا سنت رسول ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی اپنی بیٹیوں کو جہیز دیتے لیکن اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو سنت نبوی پر عمل کرنا سب سے زیادہ محبوب و مطلوب تھا۔

اہلسنت اور اہل تشیع کی متفقہ روایات سے ثابت ہے کہ حضور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کا سامان مہر کی رقم سے تیار کیا گیا تھا۔

اہلسنت کی مشہور کتاب شرح زرقانی میں مستقل عنوان ''ذکر تزویج علی بفاطمۃ رضی اللہ عنہا'' قائم کیا گیا ہے اور اس کے تحت مذکورہ جہیز کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔

حتی اتیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلت: تزوجنی فاطمة قال اعندك شئی؟ فقلت فرسی ودرعی۔ قال اما فرسك فلا عبدلك منها واما درعك فبعها۔ فبعتها من عثمان بن عفان باربع مائة وثمانین درهما۔ ثم ان عثمان رد الدرع الی علی فجاء بالدرع والدراهم الی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فدعا لعثمان بدعوات کما فی روایة فجئته بها فوضعتها فی حجره فقبض منها قبضة فقال ای بلال ابتع بها لنا طیبا وفی روایة ابن ابی خیثمه عن علی امر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تجعل ثلث الاربعة مائة وثمانین فی الطیب۔ وامرهم ان یجهزه فجعل لها سریر مشروط ووسادة من ادم حشرها لیف۔

(شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ مطبوعہ بیروت ۳۹۳ ج ۲ ص ۲۰۳، سیرت رسول عربی مولانا نور بخش توکلی ص ۴۱۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مجھ سے بیاہنا پسند فرمائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تیرے پاس کچھ مال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا گھوڑا ہے یا زرہ۔ فرمایا گھوڑے کی تجھے ضرورت رہے گی لیکن زرہ فروخت کر دو چنانچہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اسے ۴۸۰ دینار میں فروخت کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ بھی تحفۃً واپس کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ زرہ اور

اس کی قیمت لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دوبارہ پیش ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی جیسا کہ روایت میں ہے۔ پھر میں نے وہ رقم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کی جو آپ نے اپنی گود میں رکھ لی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس میں سے ایک مٹھی بھر کر فرمایا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) اس رقم کی خوشبو خرید کر ہمارے پاس لاؤ۔

ابن خیثمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبان سے جو روایت بیان کی اس کے الفاظ یوں ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان چار سواسی درہم کی ایک تہائی یعنی ایک سو ساٹھ درہم کی خوشبو خریدی جائے پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو فرمایا کہ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سامان تیار کریں چنانچہ ان کیلئے ایک بنی ہوئی چارپائی اور ایک چرخی تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کئے گئے۔

(شرح زرقانی علی مواہب اللدنیہ مطبوعہ بیروت ۱۳۹۳، مطبع مصر ۱۳۲۵، ج ۲ ص ۳۷۴)

خطیب قرآن میں جہیز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱) تخت خواب ایک عدد
۲) چمڑے کی توشک جس میں کھجور کے پتے بھرے تھے۔ ایک میں اون۔
۳) پانی بھرنے کی چھاگل ایک عدد
۴) مشک ایک عدد
۵) چکی ایک عدد
۶) کوزۂ گلی دو عدد
۷) گھڑا ایک عدد
۸) لوٹا ایک عدد
۹) گرم چادر ایک عدد
۱۰) لکڑی کا پیالہ ایک عدد

(خطیب قرآن نبی آخرالزمان ص ۲۷۵٬۲۷۶ مصنفہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی)

اہل تشیع کی مشہور و معروف کتاب ''جلاالعیون'' ترجمہ ج اوّل ص ۱۷۳٬۱۷۴ میں تفصیل ''شادی جناب فاطمہ'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔ ''جناب امیر نے فرمایا حضرت رسول ﷺ نے مجھ سے ارشاد کیا۔ اے علی اٹھو اور اپنی زرہ بیچ ڈالو۔ یہ سن کر میں گیا اور زرہ فروخت کر کے اس کی قیمت حضرت کی خدمت میں لایا اور روپے حضرت کے دامن میں رکھ دیئے۔ حضرت نے مجھ سے نہ پوچھا کتنے روپے ہیں اور میں نے بھی کچھ نہ کہا۔ بعد اس کے ان میں سے ایک مٹھی روپیہ لیا اور بلال کو بلا کر دیا اور فرمایا۔ فاطمہ کیلئے عطر و خوشبو لے آؤ۔ پھر ان میں سے دو مٹھیاں ابوبکر کو دیں کہ بازار میں جا اور کپڑا وغیرہ جو کچھ ''اثاث البیت'' درکار ہے لے آ۔ پھر عثمان بن یاسر کو اور ایک جماعت صحابہ کو ابوبکر کے پاس بھیجی اور سب بازار میں پہنچے ان میں سے جو شخص چیز لیتا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے لیتا تھا۔ ایک پیراہن سات درہم کو اور ایک مقنعہ چار درہم اور ایک چادر سیاہ خیبری اور ایک کرسی جس کے دونوں پاٹ خرمے کی چھال سے جڑے ہوئے تھے اور دو توشک جامہائے مصری۔ ایک خرمہ کی چھال سے بھرا ہوا اور دوسرا پشم گوسفند سے اور چار تکیئے پوست طائف کے جن کو گیاہ اذخر سے بھرا ہوا تھا اور ایک پردہ پشم اور ایک بوریائے سحری اور چکی اور بادیہ رومی اور ایک ڈھول چمڑے کا اور کاسہ چوبی دودھ کیلئے اور ایک مشک پانی کیلئے اور ایک آفتابہ روغنی اور ایک سبوئے سبز اور کوزہائے سفالیس خرید کئے جب سب اسباب خرید چکے۔ ابوبکر اور دیگر اصحاب مذکورہ سامان لے کر ملاحظہ فرماتے اور کہتے تھے خداوند اس کو میرے اہل بیت پر مبارک کر''۔

روضۃ الصفا فی سیرۃ الانبیاء والملوک والخلفاء۔

بھی اہل تشیع کی مشہور کتاب ہے۔ اس کی ج ۲ ص ۳۷۲ پر شرح زرقانی

سے ملتی جلتی روایت ہے جس کی اصل فارسی عبارت یوں ہے۔

''از عکرمہ روایت است کہ حضرت علی فاطمہ زہرا را خواستگاری نمود۔ حضرت رسول فرمود کہ مہر او را چہ می سازی؟ جواب داد کہ نزد من چیزے نیست۔ حضرت فرمود کہ زرہ حطیم کو کجا است؟ عرض کرد موجود است۔ حضرت فرمود کہ آن را صداق ساز۔ گویند کہ حضرت علی آں زرہ را بچہار صد و ہشتاد درہم بعثمان فروخت و آں زرہے بود فراخ و سنگین و ہیچ شمشیر براد کارنمی کرد عثمان بعد از خریدن بحضرت علی بخشید و مرتضیٰ علی زرہ و بہائے آں کہ چہار صد د ہشتاد درہم بود بخدمت مصطفیٰ آرد حضرت در بارہ عثمان دعا فرمود۔ روایتے آنست کہ دو دانگ وجہ مذکورہ رابیوے خوش صرف کردند۔ چہار دانگ اورا در چہار مصروف داشند داز اں جملہ دو جامۂ برداودو بازو بندن فقرہ ولحاف کتان و یک تہائے ازاں جنس وجمعی دو تہائے گفتہ اند و بعضے از جزئیات دیگر کہ محتاج الیہ بود از اں زر مرتب ساختند۔

مکان

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہی رہتے تھے شادی کے بعد ضرورت ہوئی کہ الگ گھر لیں۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعدد مکانات تھے۔ جن میں سے کئی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نذر کر چکے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ انہی سے کوئی اور مکان دلوا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ کہاں تک؟ اب ان سے کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے سنا تو دوڑے آئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور میرے پاس جو کچھ ہے سب آپ کا ہے۔ خدا کی قسم میرا جو مکان آپ لے لیتے ہیں مجھ کو اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ وہ میرے پاس رہ جائے۔ غرض انہوں نے اپنا ایک مکان خالی کر دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس میں اٹھ گئیں۔ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج ۱ ص ۳۴۳ پوری تفصیل طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۲ اور اصابہ ج ۴ ص ۳۷۷ پر دیکھئے)۔

مولانا نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ادائے رسم کیلئے مکان کرایہ پر لیا پھر حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے دے دیا۔

(سیرت رسول عربی ۶۱۹)

رخصتی کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب نئے گھر جالیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے۔ دروازہ پر کھڑے ہو کر اذن مانگا۔ پھر اندر آئے ایک برتن میں پانی منگوایا۔ دونوں ہاتھ اس میں ڈالے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سینہ اور بازوؤں پر پانی چھڑکا پھر حضرت فاطمہ کو بلایا وہ شرم سے لڑکھڑاتی آئیں ان پر بھی پانی چھڑکا اور فرمایا کہ میں نے اپنے خاندان میں سب سے افضل ترشخص سے تمہارا نکاح کیا ہے۔

(سیرت النبی ج ا ص ۳۲۴ ماخوذ از طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۶۳، ۶۴ مطبوعہ بیروت)

مذکورہ بحث سے واضح ہو گیا کہ جہیز سنت نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چند چیزیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دی تھیں۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اپنی رقم سے تھیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سرپرست ہونے کی حیثیت سے خریداری کا انتظام کر دیا۔

اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ چیزیں اپنی طرف سے خرید کر دیں تو بھی جہیز کا مطلقاً سنت ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی کفالت میں تھے۔ جس طرح باپ بیٹے کو علیحدہ کرتے وقت کچھ سامان کا انتظام کر دیتا ہے اسی طرح آپ نے بھی چند چیزیں عنایت فرما دیں۔ کیونکہ آپ حضرت فاطمہ و علی رضی اللہ عنہما دونوں کے ولی اور کفیل تھے۔ آج بھی اگر کسی لڑکی کا والد اپنی لڑکی کی شادی کسی ایسے لڑکے سے کرے جو اس کی کفالت میں ہو اور لڑکے کے پاس اپنا مال نہ ہو تو لڑکی کا والد ہی ضروری سامان کا انتظام کرے گا تاہم ہماری اس وضاحت سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ اسلام میں لڑکیوں کو کچھ دینا منع ہے۔ والدین پیدائش سے لے کر جوانی تک

اپنی بچیوں کو بہت کچھ دیتے رہتے ہیں اور شادی کے بعد بھی وہ ایسا کرتے رہتے ہیں اور کر سکتے ہیں۔ سوال یہاں ''رسم جہیز'' کے بارے ہے کہ وہ کسی طرح سنت رسول نہیں وگرنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور اپنی بیٹیوں کو جہیز دیتے۔ لیکن آپ نے تو غریب والدین کی سہولت کیلئے امت مسلمہ کیلئے ایک بہترین اور قابل تقلید مثال پیش کی کہ جس پر عمل کرنے سے ہمارے ہاں کی مروجہ رسم جہیز کی بُرائی ختم ہوسکتی ہے اس کے باوجود بھی اگر بعض حضرات رسم جہیز کو سنت رسول قرار دینے پر مصر ہیں تو کم از کم وہ اسی عمل ہی کو سنت رسول قرار دیں کہ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے سلسلے میں کیا کہ اس کے نئے گھر کو بسانے کیلئے تمام ضروریات کی چیزیں مہر کی اس رقم سے خریدی گئیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشگی ادا کر دیا تھا۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر اس سنت رسول پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے عمل کے مطابق عمل کیا جائے تو پھر بھی ہمارے ہاں کی مروجہ ''رسم جہیز'' کی سماجی بُرائی فوری طور پر ختم ہوسکتی ہے۔

نکاح کے مقاصد

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عورت سے نکاح چار وجہوں سے کیا جاتا ہے۔ ولمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۶۷)

اس کے مال پر، خاندان پر، حسن پر، دین پر اور تم دین والی کو اختیار کرو گرد آلود ہوں تمہارے ہاتھ۔ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں، عام طور پر یہ لوگ عورت کے مال، جمال اور خاندان پر نظر رکھتے ہیں ان ہی چیزوں کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں مگر عورت کی شرافت و دینداری تمام چیزوں سے پہلے دیکھو کہ مال و جمال فانی چیزیں ہیں۔ دین لازوال دولت نیز دیندار ماں دیندار بچے جنتی ہے۔ ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب شعر فرمایا۔

بے ادب ماں با ادب اولاد جن سکتی نہیں
معدن زر معدن فولاد بن سکتی نہیں

(مرات ج۵ص۳)

لمبے چوڑے فتنے وفساد

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اذخطب الیکم من ترضون دینه وخلقه فزوجوه ان لاتفعلوه تکن فتنة فی الارض وفساد عریض۔ (مشکوٰۃ ص۲۶۷)

ترجمہ جب تمہیں پیغام نکاح وہ شخص دے جس کی دینداری اور اخلاق تم کو پسند ہیں تو نکاح کردو اگر یہ نہ کرو گے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فساد برپا ہو جائیں گے۔

یعنی جب تمہاری لڑکی کیلئے دیندار عادت واطوار کا درست لڑکا مل جائے تو محض مال کی ہوس میں اور لکھ پتی کے انتظار میں جوان لڑکی کے نکاح میں دیر نہ کرو۔ اس لئے کہ اگر مال دار کے انتظار میں لڑکیوں کے نکاح نہ کئے گئے تو ادھر تو لڑکیاں بہت کنواری بیٹھی رہیں گی اور ادھر لڑکے بہت سے بے شادی رہیں گے۔ جس سے زنا پھیلے گا اور زنا کی وجہ سے لڑکی والوں کو عار وننگ ہوگی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خاندان آپس میں لڑیں گے۔ قتل وغارت ہوں گے۔ جس کا آج کل ظہور ہونے لگا ہے۔

(مراۃ ج۵ص۸)

بابرکت شادی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ان اعظم النکاح برکة ایسره موانة۔ بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ ومشقت کم ہو۔ (مشکوٰۃ ص۲۶۸)

حضرت علامہ مفتی احمد یار نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں یہ کلمہ نہایت جامع ہے یعنی

جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے۔ مہر بھی معمولی ہو' جہیز بھاری نہ ہو اگر دیا جائے۔ کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے۔ کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو۔ اللہ کے توکل پر لڑکی دی جائے۔ وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے۔ ایسی شادی "خانہ آبادی" ہے۔ آج ہم حرام رسموں' بیہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو "خانہ بربادی" بلکہ "خانہا بربادی" بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک پر عمل کی توفیق دے۔ (مرات ج ۵ ص ۱۱)

آداب جہیز

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں لڑکی پیدا ہوتی ہے اس میں رحمت و برکت داخل ہوتی ہے مگر آج کل لڑکیوں کو عام طور پر اس لئے اچھا نہیں سمجھا جاتا کہ انہیں جہیز دینا پڑتا ہے جو بہت گراں گزرتا ہے کہ انسان لڑکی بھی دے اور مال و دولت بھی سمیٹ کر ساتھ دے اور پھر خبر نہیں کہ وہ سسرال کو راس بھی آئے یا نہ۔ وہ اسے آباد کریں گے یا برباد مگر کسی طرف سے عورت کے اصلی جہیز اور سامان زیب و زینت (دینی تعلیم) کی تیاری اور خواہش نہیں کی جاتی۔ بلکہ عارضی اور نمائشی چیزوں کی فراہمی اور فرمائش کی جاتی ہے جس کی وجہ سے گھر کی خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اپنی لڑکی کو خانہ داری کی تربیت اور دین کی تعلیم دے۔ تاکہ اُسے حق اللہ و حق العباد ادا کرے۔ گھر کو سنبھالنے' سسرال کو خوش رکھنے' اولاد کی پرورش اور رشتہ داروں و ہمسایوں سے حسن سلوک کا سلیقہ آجائے اگر عند اللہ سرخروئی مطلوب ہے تو لڑکی کو اسلام کا لباس دے عبادات کا زیور پہنائے۔ دین کی پابندی سکھائے' سنت کا عطر لگائے' صبر و رضا اور توکل و تقویٰ کا سنگھار کرائے۔ حسن اخلاق سے مالا مال کرے۔ علم و عمل کا سرمایہ دے اور شرم و حیاء کا پردہ کرائے۔

ہمت سے زیادہ جہیز دے کر اپنی چادر سے زیادہ پاؤں نہ پھیلائے۔ قرض نہ اٹھائے جائیداد نہ بیچے کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ برادری سے نہ شرمائے بس اپنا فرض ادا

کرنے کی کوشش کرے۔ انگشت نمائی سے نہ ڈرے۔

سسرال والوں کو بھی زر و مال کا حریص نہ ہونا چاہیے کہ یہ کسی سے وفا نہیں کرتا بلکہ عام طور پر فتنہ و عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ وہ خانہ آبادی کو سب سے بڑی نعمت سمجھیں اور اس نعمت کا شکر بجا لانے کیلئے اپنی بہو سے حسن سلوک سے پیش آئیں تا کہ یہ نعمت نکبت کا باعث نہ ہو۔

نوجوانو! باغیرت بنو!

کسی عورت سے محض اس لئے شادی کرنا کہ اس کا مال ہضم کرے انتہائی بے غیرتی اور کمینہ پن ہے عورت کی کمائی پر پلنے اور اس کے مال پر رتجھنے والا ''مرد'' نہیں ''ہیجڑا'' ہے۔ کیونکہ ''مرد'' عورت کو کما کر کھلاتا ہے۔ اس کی کمائی نہیں کھاتا۔ اس کمینے کی مجلس سے بچو اور اس کا بائیکاٹ کر دو اور ہر ایک نوجوان اپنے والدین سے کہہ دے کہ میں باکردار لڑکی سے شادی کروں گا۔ اگرچہ اس کے والدین کو ایک وقت کی روٹی بھی میسر نہ ہو اور جہیز بھی نہیں لوں گا۔

لڑکی کے والدین کو چاہیے کہ ظالم نہ بنیں

لڑکی کے والدین کو بھی چاہیے کہ وہ ہوش سے کام لیں۔ اگر سسرال والے جہیز کا تقاضا کریں تو انہیں لڑکی نہ دیں۔ اگرچہ یہ تقاضا برأت آنے کے وقت ہی کیوں نہ ہو۔ ایسی صورت میں نکاح پڑھائے بغیر برأت واپس کر دیں۔ اس میں شرمندگی محسوس نہ کریں ورنہ اپنے ہاتھوں آپ اپنی بچی کو جہنم میں دھکیل کر خود بھی ہمیشہ کیلئے عذاب میں مبتلا رہو گے اور بچی بھی۔ کیونکہ انہیں بچی کی بجائے آپ کے مال کی زیادہ ضرورت ہے ظاہر ہے قدر اسی چیز کی ہوتی ہے جس کی ضرورت ہو۔

البتہ اگر ہونہار و باکردار بچہ مل جائے خواہ غریب ہی ہو اس سے اپنی بچی کی

شادی کرنے میں تاخیر نہ کریں نہ ہی کسی قسم کی شرم محسوس کریں۔ اگر گنجائش ہو تو اسے کچھ رقم دے کر اپنے زیر نگرانی کوئی کام کرا دیں تا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے۔

لڑکے کو بھی چاہیے کہ وہ رقم قرض کی نیت سے لے اور یہ سمجھے کہ میں نے یہ رقم واپس کرنی ہے اگرچہ بعد میں وہ از خود ہی معاف کیوں نہ کر دیں اور ان کے ڈبل احسان کا شکر گزار ہو۔

غربت دور کرنے کا بہترین طریقہ امیر اور غریب کی شادی

امراء کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی شادیاں ایسے شخصوں سے کریں جو اپنے سے غریب ہوں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ شادی سے پہلے لڑکے یا لڑکی کو اپنے مصارف سے دینی اور اعلیٰ تعلیم دلائی جائے اور ان کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ خود اپنی ضروریات اور افلاس کو دور کر سکیں۔ اس کے بعد جب وہ کمانے کھانے کے لائق ہو جائیں تو پھر ان سے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کر دیں۔ اگر لوگ اس طرح شادیاں کریں تو تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی قسمت بدل سکتے ہیں اور ان کو ذلت کے گڑھے سے نکال سکتے ہیں۔

عذر بیجا

بعض آدمی یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ کیا کریں کچھ دنیا کا دستور ہی ایسا ہو گیا ہے کہ اپنے سے کم حیثیت رکھنے والے خاندانوں میں شادی کرنے سے کنبہ برادری میں عزت کی ناک کٹ جاتی ہے۔ لیکن اس عذر میں کچھ معقولیت نہیں ہے۔ اکثر لالچ کے باعث بے جوڑ شادیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے کنبہ برادری میں عزت کم ہو جاتی ہے اگر کنبہ برادری میں بغیر لالچ کے کسی غریب عزیز کے ہاں شادی کی جائے تو دل سے عزت کریں گے نہ ان کے بے آبروئی یا عزت میں فرق آئے گا۔ اب وہی بڑے گھرانوں میں شادی کرنے سے واہ واہ تو ضرور ہو جاتی ہے مگر شاید ہی ایک وہ شخص

سب سے تحسین و آفرین لینے میں کامیاب ہوئے ہوں گے ورنہ دیکھا تو یہی گیا ہے کہ ایک نے تعریف کی دوسرے نے ایک نہ ایک نقص نکال ہی دیا۔ دعویٰ سے کوئی ایک شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے انتخاب اور کامیابی پر تمام اعزہ واقارب اور اہل خاندان نے سچے دل سے تحسین اور آفرین کیا ہو اکثر ہزار ہا روپیہ کا جہیز دینے اور چڑھاوا چڑھانے کے باوجود بھی لوگوں نے بُرا بھلا کہا ہے اور نقص نکالے ہیں۔ خاص کر ایسی شادیاں جو کسی لالچ کی وجہ سے کسی بڑی جگہ کی جاتی ہے۔ ان کی نسبت تو لوگ خوب باتیں بنایا کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ذات گئی خاک میں کوڑی آئی ہاتھ میں۔ کوئی بولتا ہے قربان جاؤں اس دولت کے اس کے بھی بڑے کرشمے ہیں۔ ''کیسی نیو بنیاد پر کیسی عمارت بن گئی''۔ کوئی بولیں ''اللہ کی شان مٹی کی ہنڈیا شاہی باورچی خانہ''۔

جو لوگ ان شادیوں سے کنبہ برادری میں عزت بڑھانی چاہتے ہیں ان کا حشر تو یہی ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ان بزرگ بھائیوں اور بہنوں سے جن کو خدا تعالیٰ نے دولت دے رکھی ہے۔ یہ گذارش ہے کہ اپنی اولاد کی شادی کرتے وقت دولت کی فکر نہ کریں بلکہ ان غریب اور شریف مسلمانوں کی اعانت کریں جو اس وقت مفلسی کے باعث تباہ ہونے والے ہیں اگر آپ غریب اقربا کو مفلسی کی ذلت سے نجات دلانے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں اپنی رحمتوں سے آپ کو مالا مال کرے گا جو طریقہ عرض کیا گیا ہے اس میں آپ کی دولت آپ ہی کے کام آئے گی اور آپ کو سعادت مند بہوئیں اور اطاعت گزار داماد مل سکیں گے جو آپ کے گھروں کے چشم و چراغ ہوں گے۔

بہترین جہیز تعلیم نسواں ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر علم کی تلاش فرض ہے اور فرمایا حضور ﷺ نے کسی والد نے اپنے ولد (لڑکے یا لڑکی) کو نیک

ادب سے افضل کوئی عطیہ عطا نہیں کیا۔

تعلیم نسواں سے مراد یہ نہیں کہ اپنی بہو بیٹی کو کسی بے دین وضلالت آمیز استانی ولیڈی کی تربیت میں دے دیا جائے کہ وہ ہر روز ہمارے گھر میں یا سکول و کالج میں علم پڑھانے کے بہانے سے اپنی ''پٹی پڑھائے'' اور نہ یہ مراد ہے کہ لڑکی کو تعلیم پانے کیلئے انگریزی انتظام کے گرل سکول میں بھیج کر بے حیائی اور بدچلنی کا دروازہ اس پر کھول دیا جائے اور نہ یہ مقصود ہے کہ اس کو ایسے دوراز کار اور غیر مفید علوم وفنون میں ڈالا جائے جو اس کے فرائض اس کی طاقت اور اس کی مصلحت کے منافی ہیں بلکہ تعلیم نسواں سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ اس کو علم کے زیور سے دیندار ذی شعور گھر بسانے والی اور بچوں کی خوش اسلوبی کے ساتھ تربیت کرنے والی نیک بی بی بنایا جائے اور اس غرض کیلئے اس کی تعلیم گھر میں یا کسی ایسے اسلامی زنانہ مدرسہ میں ہونی چاہیے جو مذہبی حیاوحجاب کیلئے دینداروں کے گھر کا سا حکم رکھتا ہو اور وہ تعلیم دی جائے جو قرآن مجید کے ترجمہ اور حدیث وفقہ کی چند کتابوں پر مشتمل ہو۔ ضرورت کے مطابق حساب اور اُردو لکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ کسی قدر تاریخ وجغرافیہ سے بھی واقف کیا جائے، ساتھ ساتھ اس کے اخلاق واطوار اور خیالات وجذبات کو عملاً دینداری اور فرض شناسی کی راہ پر ڈالا جائے۔ علم الاخلاق خصوصاً حقوق العباد کی تعلیم ضروری سمجھی جائے اور تربیت اطفال اور اصول خانہ داری کی کتابیں کافی طور پر پڑھائی جائیں اور بس۔

تعلیم نسواں پر اعتراضات اور ان کے جواب

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں علم پڑھ کر مغرور ہو جائیں گی اور مردوں کی برابری کا دعویٰ کرنے لگیں گی۔ جس سے شوہروں اور بیویوں میں نااتفاقی اور گھروں میں فتنہ وفساد پیدا ہوں گے ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ انسان میں تکبر وغرور، خود پسندی، حسد بغض اور خود غرضی وغیرہ فساد پیدا کرنے والی برائیاں جس قدر ہوتی

ہیں ان کا سبب ہمیشہ جہالت اور بےعلمی ہوتی ہے اوران برائیوں کا علاج وہی چیز ہے جس سے جہالت دور ہو۔ اور وہ علم کے سوا اور کچھ نہیں۔ علم ہی تمام عیوب ونقائص اور تمام برائیوں کو دور کرنے والا ہے۔ نہ کہ پیدا کرنے والا۔ جو شخص یہ کہے کہ علم پڑھنے سے غرور اور خود پسندی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی یہ بات ایسی تعجب انگیز ہے جس طرح کوئی یہ کہے کہ سورج کے طلوع ہونے سے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ اگر علم پڑھ کر عمل نہ کیا جائے یا بری قسم کی تعلیم حاصل کی جائے تو یہ عیوب پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ خرابی صرف عورتوں کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ اس میں مرد وعورت دونوں یکساں ہیں۔ کیا بعض مرد نہیں دیکھے جاتے کہ جب علم کے ساتھ عمل کی ترغیب ان کو نہ دی جائے یا کوئی خراب قسم کی تعلیم حاصل کریں تو کیا کیا گل کھلاتے ہیں۔ کیا اس خرابی کے اندیشہ سے تمام مردوں کو علم سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ پس جس تعلیم کے ساتھ عمل کی تاکید ہو اور اخلاق وعادات کی نگرانی کی جائے اور طریقہ بھی بالکل اسلامی ہو۔ اس سے ہرگز کسی خرابی کا اندیشہ نہیں۔

جاہل عورت کے سبب سے گھر میں جو جو فتنے فساد اور لڑائی جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ایک علم والی اور سمجھ دار عورت سے کبھی ممکن نہیں۔ عورت علم پڑھے گی تو اس کو معلوم ہوگا کہ خداوند تعالیٰ کس بات سے خوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے کیا کیا ارشاد ہیں۔ خاوند کے حقوق کیا ہیں۔ خانہ داری کے بہترین اصول کون کون سے ہیں۔ اولاد کی مناسب تربیت کے طریقے کیا کیا ہیں۔ خویش وبیگانے لوگ کیا کیا حق رکھتے ہیں اور اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کاموں میں کوتاہی کرنے والا گنہگار ہے اور وہ آخرت میں کس عذاب کا مستحق ہوگا۔

بعض کا یہ اعتراض ہے کہ عورتیں علم پڑھ کر خوش پوش اور مزاج دار بن جائیں گی اور گھر کے کام کاج کرنے چھوڑ دیں گے۔ یہ بھی محض وہم ہے۔ علم ایسی چیز نہیں کہ

اس کو پڑھ کر انسان اپنے ان فرائض کو بھی ترک کر دے جو پہلے بجالاتا تھا۔ بلکہ علم سے آدمی کو معلوم ہوتا ہے کہ میرے ذمہ کیا کیا فرض ہیں اور اس کو ادا نہ کرنے کی صورت میں کیا گناہ لازم آتا ہے لہٰذا عورتیں علم پڑھ کر آرام طلب بننے کی بجائے اپنے فرائض سے واقف ہوں گے اور وہ ان کو بجالانے کیلئے زیادہ مستعد ہو جائیں گی۔ ان کو علم کے ذریعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ گھر کا کام کاج ہر چیز کی نگرانی اولاد کی تربیت خاص انہی کا فرض ہے ان کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ وہ گھر کی سلطنت کی وزیر ہیں جس کے ذمہ تمام انتظام ہوتا ہے۔

بعض کا خیال ہے کہ نوشت وخواند سے عورتوں کے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے اور لکھنا پڑھنا ان کی پیدائشی بے حوصلگی اور ناعاقبت اندیشی کے ساتھ مل کر خراب نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ اگر غور کریں تو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ خیال بھی سراسر غلط ہے۔ علم ایسی چیز نہیں جو اخلاق کو بگاڑ دے۔ بلکہ بے علم نہ خود خدا کے حقوق کو جانتا ہے نہ بندوں کے حقوق سے واقف ہے اور نہ اس کو عملوں کی جزا اور سزا کی خبر ہے اگر اخلاق بگڑ سکتے ہیں تو اس کے بگڑ سکتے ہیں لیکن جس شخص کو علم ہے اور وہ نیکی و بدی کی جزا و سزا سے واقف ہے اس کے اخلاق بگڑنے کا ہرگز اندیشہ نہیں۔

ہاں اگر پڑھانے والی استانی یا ساتھ پڑھنے والی لڑکیاں کوئی ایسا مذہب رکھتی ہوں۔ جس کی وجہ سے ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے مسلمان لڑکیوں کی خصلتوں کے بگڑ جانے کا ڈر ہو یا دین اور اخلاق کا علم پڑھا کر اس پر عمل کرنے کی ترغیب نہ دلائی جائے یا ایسی تعلیم دی جائے جس میں دینی چاشنی نہ ہو یا تعلیم کے ساتھ اخلاق و خصائل کی نگرانی نہ کی جائے تو یہ اندیشہ درست ہو سکتا ہے لیکن اس میں علم کا قصور نہیں طریقہ تعلیم کا قصور ہے۔ اس میں مرد بھی برابر کے شریک ہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اگر انسان ایسی حالت میں علم پڑھنے لگے کہ اس کے اخلاق خراب ہوں تو وہ خواہ کسی علم

کو حاصل کرے اس سے اچھا نتیجہ حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت عائشہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہما عالمہ فاضلہ تھیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علم وفضل کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ حدیث روایت کرنے اور سنت نبوی کی باریکیاں سمجھنے میں آپ بڑے بڑے اہل فضل صحابہ کی ہم رتبہ ہیں اور علم دین کے اعلیٰ ارکان میں ان کا شمار ہے اس کے علاوہ عربی ادبیات اور اشعار میں بھی ان کو بڑی واقفیت تھی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسی اعلیٰ تعلیم پائی تھی کہ آپ کو ملک عرب کے اکثر تعلیم یافتہ مردوں کے برابر قابلیت حاصل تھی۔ اکثر صحن خانہ میں بیٹھ کر وعظ فرماتیں آپ کے خطبے اب بھی تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں جو نہایت مدلل اور پر جوش ہیں۔

ام ہانی علامہ سیف الدین حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ علم نحو، فقہ اور حدیث میں اپنی نظیر نہیں رکھتی تھیں۔ حتیٰ کہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے مدتوں علم حدیث پڑھا۔

لڑکیوں کو وراثت سے محروم کرنا، ظلم عظیم ہے

مروجہ رسم جہیز کا بہانہ بنا کر اکثر لوگ لڑکیوں کو وراثت سے محروم کر دیتے ہیں جو کہ ظلم عظیم اور قرآن پاک کے صریح حکم کی خلاف ورزی ہے اس لئے کہ ہر وارث کو خواہ مرد ہو یا عورت وراثت سے اس کا حصہ دینا ضروری ہے۔ رسماً یا جبراً معاف کرانے اور شرما شرمی معاف کرنے سے معاف نہیں ہوتا۔ ہاں اگر صاحب حق برضا و رغبت اور اپنی خوشی سے معاف کرے تو معاف ہو جائے گا۔ (مرتب)

جہیز کس کی ملکیت ہے؟

جہیز ہمارے بلاد کے عرف عام شائع سے خاص ملک زوجہ ہوتا ہے جس میں

شوہر کا کچھ حق نہیں۔ طلاق ہوئی تو کل لے لے گی اور مر گئی تو اسی کے ورثا پر تقسیم ہو گا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۵۰)

قارئین یہ علمی ادبی مقالہ اہلسنّت کی عظیم شخصیت حضرت مفتی علی احمد سندھیلوی کا تحریر کردہ ہے۔ مسلم معاشرہ کی اصلاح کے لئے کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

(محمد عبدالاحد قادری)



رخصتی کا بیان

رخصتی رات کے وقت کی جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

زفوا عرائسکم لیلا واطنموا ضحی۔ (مسند الفردوس ج ۲ برقم ۳۳۳۸)

ترجمہ اپنی دلہنوں کو رات کے وقت رخصت کرو اور صبح کے وقت (ولیمہ کا) کھانا کھلاؤ۔

فائدہ

دلہن کو رات کے وقت رخصت کرنے کا اس لئے حکم ہے تا کہ شادی میں شریک لوگ اس کو رخصت ہوتے ہوئے نہ دیکھ سکیں جیسا کہ مدینہ منورہ میں آج سے چودہ سو سال قبل کسی قسم کی روشنی کا انتظام نہیں ہوتا تھا سوائے بعض گھروں میں دیا جلانے کے اور اندھیری رات میں جب گھروں میں دیا جل رہا ہو اور دلہن کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں رخصت کیا جائے تو رات اور گلیوں کی تاریکی دلہن کی رخصتی کو چھپا دیتی تھی۔ لیکن آج افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ دلہن کی اس طرح کی مسنون رخصتی کی بجائے شادی والے گھروں میں گلیوں میں بازاروں میں اور شادی ہالوں میں خوب روشنی کی

جاتی ہے اور دلہن کو بلا پردہ سب کے سامنے بٹھایا جاتا ہے اور اس کی ویڈیو فلم بنائی جاتی ہے اور سب محرم اور نامحرم نظارہ کرتے ہیں جو کہ بالکل حرام ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

رخصتی کس ماہ میں کی جائے

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ

تزوجني رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في شوال وبنى بي في شوال۔

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شوال میں شادی کی تھی اور شوال میں ہی میری رخصتی ہوئی تھی۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی کیلئے شوال کا مہینہ بہت مناسب ہے۔

رخصتی کے وقت کی دعا

جب کوئی شخص اپنی لڑکی کی شادی کرے تو رخصتی کے وقت اپنی لڑکی اور داماد (یعنی دولہا دلہن) دونوں کو اپنے پاس بلوائے پھر اس کے بعد ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر یہ دعا پڑھے۔

اللهم اني اعيذهابك وذريتها من الشيطان الرجيم

ترجمہ اے اللہ میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس لڑکی کو اور اس کی (جو ہوگی) اولادوں کو شیطان مردود سے۔

اس دعا کو پڑھنے کے بعد پیالے میں دم کر کے اس کے بعد پہلے اپنی لڑکی (دلہن) کو اپنے سامنے کھڑا کرے اور پھر اس کے سر پر پانی کے چھینٹے مارے پھر سینے اور اس کی پیٹھ پر چھینٹے مارے۔

اس کے بعد اسی طرح داماد کو (دولہے) کو بھی بلوائے اور پیالے میں دوسرا پانی لے کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم انی اعیذہ بك وذریته من الشیطان الرجیم

ترجمہ اے اللہ میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس لڑکے کو اور اس کی (جو ہوگی) اولادیں ان کو شیطان مردود سے۔

پانی پر دم کرنے کے بعد پہلے کی طرح داماد کے سر اور سینے پر پھر پیٹھ پر چھینٹے مارے اور اس کے بعد رخصت کردے۔ (حصن حصین)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

حضرت امام محمد بن محمد بن جزری شافعی رضی اللہ عنہ اپنی مشہور زمانہ کتاب ''حصن حصین'' میں حدیث نقل فرماتے ہیں۔

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولیٰ علی مشکل کشاء کرم اللہ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا سے کردیا تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ نے فرمایا۔ ''تھوڑا سا پانی لاؤ''۔ چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان سے وہ پانی لیا اور ایک گھونٹ پانی دہن مبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور ارشاد فرمایا۔ ''آگے آؤ'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سامنے آ کر کھڑی ہوگئیں تو آپ نے ان کے سر پر اور سینے پر وہ پانی چھڑکا اور یہ دعا فرمائی (وہ دعا جو ہم پہلے لکھ چکے ہیں) اور اس کے بعد فرمایا ''میری طرف پیٹھ کرو'' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ کر کے کھڑی ہوگئیں، تو آپ نے باقی پانی میں بھی یہی دعا پڑھ کر پیٹھ پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب رخ کر کے فرمایا۔ ''پانی لاؤ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا جو آپ چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی پیالہ بھر کر پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا

"آگے آؤ" میں آگے گیا پھر حضور ﷺ نے وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے میں کلی فرما کر میرے سر اور سینے پر پانی کے چھینٹے دیئے اور پھر وہی دعا پڑھ کر میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیئے اس کے بعد فرمایا۔ "اب اپنی دلہن کے پاس جاوء"۔

(حصن حصین ص ۱۶۳)

فائدہ

پانی پر صرف دعا پڑھ کر دم کریں۔ اس میں کلی نہ کریں۔ حضور اکرم ﷺ کا لعاب دہن باعث برکت ہے اور بیماریوں سے شفا اور جہنم کی آگ کے حرام ہونے کا سبب ہے۔



شب زُفاف (سہاگ رات) کے آداب

جب دولہا، دلہن کمرے میں جائیں اور تنہائی ہو تو بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے دلہن، دلہا دونوں وضو کرلیں اور پھر جائے نماز یا کوئی پاک کپڑا اچھا کر دو رکعت نماز نفل شکرانہ پڑھیں اگر دلہن حیض کی حالت میں ہو تو نماز نہ پڑھے لیکن دولہا ضرور پڑھے۔

میاں بیوی کا سب سے پہلا عمل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا تزواج احدکم فلیکن اول ما یجتمعان علیه طاعة الله وان یصلی وتصلی خلفه ویدعو وتومن۔ (رواہ ابن عدی الکامل ج ۲)

ترجمہ جب تم میں سے کوئی شادی کرے تو سب سے پہلا کام جس پر یہ میاں بیوی جمع ہو وہ اللہ کی اطاعت ہے وہ اس طرح سے کہ مرد آگے (نفلی) نماز کی امامت کرائے اور عورت اس کے پیچھے نماز پڑھے اور مرد دعا کرے اور عورت آمین کہے۔

فائدہ

آج کل لوگ شادی کے موقع پر شادی کو عبادت کی بجائے گناہ کا مجموعہ بنا

دیتے ہیں۔ غیر شرعی رسم ورواج‘ ہندوانہ رسمیں‘ مغربی تہذیب‘ مخلوط ماحول‘ ناچ گانا‘ موسیقی وغیرہ اور جو مسلمان اس طرح شادی کا پروگرام نہیں کرتے تو ان پر انگشت نمائی کی جاتی ہے اور بہت کوسا جاتا ہے اور کہتے ہیں یہ شادی نہیں تھی مرگ تھی۔

محبت پیدا کرنے کا عمل

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ میں نے ایک جوان لڑکی سے نکاح کرلیا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں کرے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''محبت والفت اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتی ہے اور نفرت شیطان کی طرف سے‘ جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو سب سے پہلے اس سے کہو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے۔

اللھم بارك لی فی اھلی وبارك لھم فی وارزقنی منھم وارزقھم منی اللھم اجمع بنینا ما جمعت وفرق بیننا اذا فرقت الی خیر۔

ان شاء اللہ تم اسے محبت کرنے والی اور وفا کرنے والی پاؤ گے''۔

(تفسیر درمنثور مترجم ج۱ص۶۹۰‘غنیۃ الطالبین باب ۵)

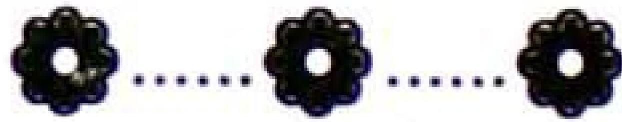
نماز کی نیت

نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل شکرانہ کی‘ واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔

پھر جس طرح دوسری نمازیں پڑھی جاتی ہیں اسی طرح یہ نماز بھی پڑھے (یعنی پہلے الحمد شریف‘ پھر کوئی ایک سورۃ ملائے)

نماز کے بعد اس طرح سے دعا کرے۔

"اے اللہ! تیرا شکر و احسان ہے کہ تو نے ہمیں یہ دن دکھایا اور ہمیں اس خوشی و نعمت سے نوازہ اور ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اے اللہ! ہماری اس خوشی کو ہمیشہ اسی طرح قائم رکھ، ہمیں میل ملاپ، پیار و محبت کے ساتھ اتفاق و اتحاد کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما۔ اے رب قدیر ہمیں نیک، صالح اور فرمانبردار اولاد عطا فرما۔ اے اللہ! مجھے اس سے اور اس کو مجھ سے روزی عطا فرما اور ہم پر اپنی رحمت ہمیشہ قائم رکھ اور ہمیں ایمان کے ساتھ سلامت رکھ۔ آمین۔



شبِ زُفاف کی خاص دُعا

نماز اور دعا پڑھ لینے کے بعد دلہن دولہا سکون واطمینان سے بیٹھ جائیں پھر اس کے بعد دولہا اپنی دلہن کی پیشانی کے تھوڑے سے بال اپنے سیدھے ہاتھ میں نرمی کے ساتھ محبت بھرے انداز میں پکڑے اور یہ دعا پڑھے۔

اللهم انى اسئلك من خيرها وخيرما جبلتها عليه واعوذبك من شرها وشرما جبلتها عليه

ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے اس کی (بیوی کی) بھلائی اور خیر و برکت مانگتا ہوں اور اس کی فطری عادتوں کی بھلائی اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی اور فطری عادتوں کی بُرائی سے۔

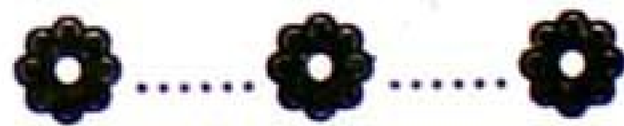
حضرت عمرہ بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

"جب کوئی شخص نکاح کرے اور پہلی رات کو اپنی دلہن کے پاس جائے تو نرمی کے ساتھ اس کی پیشانی کے تھوڑے بال اپنے سیدھے ہاتھ میں لے کر یہ دعا پڑھے۔
(وہی دعا جو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں)

(ابوداؤد ج ۲' باب ۱۲۳' حدیث ۳۹۳' حصن حصین ص ۱۶۴)

شبِ زُفاف کی دعا کی فضیلت

شب زفاف کے روز اس دعا کو پڑھنے کی فضیلت میں علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں۔ ''اللہ رب العزت اس کے پڑھنے کی برکت سے میاں بیوی کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت قائم رکھے گا اور عورت میں اگر بُرائی ہو تو اسے دور فرما کر اس کے ذریعے نیکی پھیلائے گا' اور عورت ہمیشہ شوہر کی خدمت گزار' وفادار اور فرمانبردار رہے گی''۔ اگر ہم اس دعا کے معنوں پر غور کریں تو ہم پائیں گے کہ اس میں ہمارے لئے کتنے امن وسکون کا پیغام ہے۔ یہ دعا ہمیں درس دیتی ہے کہ کسی بھی وقت انسان کو یادِ الٰہی سے غافل نہ ہونا چاہیے بلکہ ہر وقت ہر معاملے میں اللہ کی رحمت کا طلب گار رہے۔ لہٰذا اس دعا کو شادی کی پہلی رات ضرور پڑھے۔



ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جب کسی باکرہ سے پہلی بار مجامعت کی جائے تو اس سے خون کا اخراج ضروری ہے۔ چنانچہ یہ خون کا آنا اس کے باعصمت، پاک دامن ہونے کا ثبوت سمجھا جاتا ہے۔ اگر خون نہ دیکھا گیا تو عورت بدچلن، آوارہ سمجھی جاتی ہے اور عورت کے باعصمت ہونے اور اس کی دوشیزگی پر شبہ کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ شک اس قدر زندگی کو کڑوا اور بدمزہ کر دیتا ہے کہ نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس کا بیان بظاہر طبع گرامی کو فحش معلوم ہو لیکن تجربہ شاہد ہے کہ سینکڑوں زندگیاں اسی شک وشبہ کی بنا پر تباہ ہو چکی ہیں۔ لہٰذا اس مسئلے پر روشنی ڈالنا نہایت ضروری ہے۔ کیا عجب کہ ہمارے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کوئی طلاق نامی دریا میں غوطہ زن ہو کر اپنی خوشیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے بچ جائے۔

کنواری لڑکیوں کے مقام مخصوص میں اندر کی جانب ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے جسے پردہ بکارت یا پردہ عصمت وغیرہ کہتے ہیں۔ اس جھلی میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے جس سے سن بلوغ کے بعد حیض کا خون اپنے مخصوص ایام پر خارج ہوتا رہتا ہے۔ ایسی باکرہ سے پہلی بار جب کوئی مرد مباشرت کرتا ہے تو اس کے آلے کے ٹکرانے سے یہ جھلی پھٹ جاتی ہے جس کے نتیجہ میں تھوڑا سا خون کا اخراج ہوتا ہے اور عورت کو

معمولی سی تکلیف کا احساس ہوتا ہے پھر یہ پردہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتا ہے۔

چونکہ یہ جھلی پتلی اور نازک ہوتی ہے تو بعض اوقات کسی کسی باکرہ کی معمولی سی چوٹ یا کسی حادثے کی وجہ سے یا بعض اوقات کسی کی خود بخود پھٹ جاتی ہے۔ آج کل اکثر لڑکیاں کار' سائیکل وغیرہ چلاتی ہیں کچھ لڑکیاں کھیل کود اور ورزش اور دیگر محنت' مشقت وغیرہ کے کام بھی کرتی ہیں جس کی وجہ سے بھی یہ پردہ بکارت بعض اوقات پھٹ جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے ایسی لڑکیوں کی جب شادی ہوتی ہے تو مرد کچھ نہ پا کر شک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

کسی کسی دوشیزہ کی یہ جھلی ایسی لچک دار ہوتی ہے کہ مباشرت کے بعد بھی نہیں پھٹتی اور جماع میں رکاوٹ کا سبب بھی نہیں بنتی اور نہ ہی خون) کا اخراج واقع ہوتا ہے۔ لاکھوں میں سے کسی ایک کی یہ جھلی اتنی موٹی اور سخت ہوتی ہے کہ پھٹتی ہی نہیں جس کیلئے آپریشن (Opration) کی ضرورت پڑتی ہے۔

لہٰذا اگر کسی شخص کی شادی ایسی باکرہ سے ہو جس سے پہلی مرتبہ قرابت ہونے پر خون کا اثر ظاہر نہ ہو تو ضروری نہیں کہ وہ آوارہ' عیاش و بدچلن رہ چکی ہو۔ اس لئے اس کی عصمت' پاک دامنی پر شک کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ جب تک کہ بدچلن ہونے کا مکمل شرعی ثبوت شرعی گواہوں کے ساتھ نہ ہو۔

فقہ کی مشہور زمانہ کتاب ''تنویر الابصار'' میں ہے۔

من ذالت بكارتها بوثبة اوورود حيض اور جراحة اور كبر بكر حقيقة۔ (تنویر الابصار' فتاویٰ رضویہ ج ۱۲' ص ۳۶)

ترجمہ جس کا پردہ عصمت کودنے' حیض آنے یا زخم یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے پھٹ جائے تو وہ عورت حقیقت میں باکرہ (کنواری' پاک دامن) ہے۔

شبِ زُفاف کی باتیں بتانا منع ہے

کچھ لوگ اپنے دوستوں کو شب زفاف (پہلی رات) میں بیوی کے ساتھ کی ہوئی باتیں مزے لے کر سناتے ہیں۔ دولہا اپنے دوستوں کو بتاتا ہے اور دلہن اپنی سہیلیوں کو بتاتی ہے۔ سنانے والا اور سننے والے اسے بڑی دلچسپی کے ساتھ مزے لے کر سنتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ بہت ہی جاہلانہ طریقہ ہے بھلا اس سے زیادہ بے شرمی اور بے حیائی کی بات اور کیا ہوسکتی ہے۔

یوم قیامت شریر ترین شخص

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان من شرار الناس منزلة عند الله یوم القیامة الرجل یغفی الی امرائة وتقضی الیه ثم یفشی سرھا۔

ترجمہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں میں شریر ترین وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی کے ساتھ سوتا ہے اور وہ اس کے ساتھ سوتی ہے پھر وہ اس کے راز کو پھیلاتا ہے۔

فائدہ

اس حدیث میں تاکید ہے کہ میاں بیوی اپنے مابین کے حالات کسی غیر شخص کو نہ بتائیں۔

شبِ زُفاف کی باتیں بتانے والا

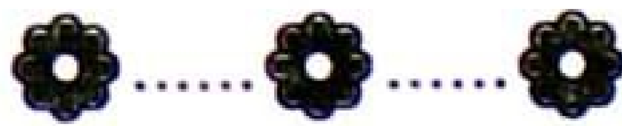
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”زمانے جاہلیت میں لوگ اپنے دوستوں کو اور عورتیں اپنی سہیلیوں کو رات

میں کی ہوئی باتیں اور حرکتیں بتایا کرتے تھے۔ چنانچہ سرکار مدینہ ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی تو آپ نے اسے سخت ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا۔

ذلك مثل شيطانه لقيت شيطانا في السكة فقضى منها حاجته والناس ينظرون اليه۔ (ابوداؤد ج ۲' باب ۱۲۷' حدیث ۴۰۷)

ترجمہ جس کسی نے صحبت کی باتیں لوگوں میں بیان کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان عورت' شیطان مرد سے ملے اور لوگوں کے سامنے ہی کھلے عام صحبت کرنے لگے"۔



ایک مثالی شادی

حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ اسلامی دنیا میں ''سیّد التابعین'' کے لقب سے ملقب ہیں۔ آپ کو پانچ سو جلیل القدر صحابہ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ پچاس برس تک مسجد نبوی میں بیٹھ کر تشنگان علوم نبوی کی پیاس بجھاتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ مشہور ترین ہستی (اَعْلَمُ النَّاسَ بِعِلْمِ رَسُوْلَ اللّٰہِ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد بھی تھے۔ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک لڑکی فاطمہ تھی موصوفہ کو قرآن از بر ہونے کے علاوہ پانچ ہزار احادیث زبانی یاد تھیں اور حسن ظاہری کی یہ حالت تھی کہ ''اجمل النسا فی العرب'' کا مقولہ عفیفہ کے حق میں زبان زد خلائق تھا۔ غرض کہ فاطمہ کا خلق ظاہری اور خلق باطنی میں اپنے عصر میں کوئی شریک و سہیم نہ تھا۔ فاطمہ کا یہ شہرہ سن کر عبدالملک بن مروان نے (جو مراکش سے لے کر افغانستان تک واحد حکمران تھا) چاہا کہ کسی صورت فاطمہ کو اپنے ولی عہد بیٹے ولید بن عبدالملک کے عقد میں دے دے۔ ''ولید'' کی عیاشی' بدعملی' اسلام سے بے خبری شہرہ آفاق تھی۔ ولید اگرچہ ایک فقید المثال تاجدار کا ولی عہد تھا۔ لیکن کردار میں فاطمہ بنت سعید سے سراسر مختلف واقع ہوا تھا۔ عبدالملک نے ایک خاص معتمد' معتبر معزز شاہی کی وساطت سے یہ پیغام حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچایا کہ میرے

لخت جگر ولید کو جو کل میرے بعد تاج وتخت کا وارث ہے۔ دامادی میں منظور کرلیا جائے۔ پیغامبر نے اس حربہ کو بھی اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ استعمال کیا۔ جس سے ایک متزلزل الایمان شخص پر اس کے قلب کو مجروح کرنے کے بعد نہایت آسانی اور سہولت سے ہر طرح کا قبضہ کیا جاسکتا ہے۔ یعنی مبلغ تیس ہزار روپیہ انعام اور ایک بڑے جلیل القدر منصب کا قلم دان آپ کے حوالے کر دینے کا وعدہ سنایا۔

حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت بے باکی اور بے خوفی سے کہا کہ مجھے کوئی انکار نہیں مگر بات یہ ہے کہ ولید شرابی ہے' بداخلاق ہے' عیاش ہے اور قرآن کریم کہتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (سورۃ تحریم)

ترجمہ اپنی جانوں اور اپنے اہل خانہ کو نار جہنم سے بچاؤ۔

ایک بداخلاق' بے دین جاہل شخص کے نکاح میں لڑکی کو دے دینا جرم عظیم ہے۔ جس کی توقع ایک شفیق اور دور اندیش باپ سے ہرگز نہ کرنی چاہیے۔ عبدالملک کو چاہیے کہ وہ کوئی اپنا ہمسر تلاش کرے قاصد نے یہ روکھا اور دوٹوک جواب عبدالملک کو من وعن جا کر کہہ دیا۔ جواب کے سنتے ہی عبدالملک بن مروان نے آگ بگولہ ہو کر کہا کہ اس سعید کے ساتھ وہ سلوک اور معاملہ کیا جائے گا۔ جس سے مجبور ہو کر وہ خود اپنی لڑکی کو شاہی حرم سرا میں لائے گا۔

بغاوت کا جھوٹا الزام

گورنر مدینہ کے نام شاہی حکم صادر ہوا کہ حضرت سعید ابن المسیب (رحمۃ اللہ علیہ) امیر المومنین کے خلاف خفیہ بغاوت کا مرتکب ہوا ہے اور اس کی سزا فی الحال یہ تجویز پائی ہے کہ سو کوڑے لگائے جائیں اور سزا دینے والے دس نوجوان زورآور منتخب کئے جائیں۔ جب ایک آدمی اپنی پوری قوت کے ساتھ دس ضربیں لگائے تو فوراً دوسرا تازہ

دم شروع کر دے۔ ازاں بعد بروفاب میں نمک ملا کر سعید کو غسل کرایا جائے۔ بعد از غسل اون کے کپڑے برفاب میں بھگو کر پہنائے جائیں۔ تین دن رات متواتر میدان میں کڑی نگرانی میں کھڑا رکھا جائے۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا۔ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سزا نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کی۔ سزا بھگتنے کے بعد حسب معمول مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تدریس حدیث میں مشغول ہو گئے۔

کچھ عرصے بعد ایک دن اختتام درس پر جب لوگ واپس جا رہے تھے تو اپنے ایک شاگرد ''ابو وداع'' کو بلا کر فرمایا کہ تین دن تم نظر نہیں آئے۔ شاگرد رشید ''ابو وداع'' نے جواب میں عرض کیا کہ جناب میری بیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ تین روز اس کے سوگ میں مشغول رہا۔ حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دوسری شادی کا ارادہ ہے؟ ''ابو وداع'' نے عرض کیا کہ حضوت مجھے دو دن سے متواتر فاقہ ہے۔ میں نکاح کس طرح کر سکتا ہوں۔ میری ناداری اور افلاس کا یہ حال ہے کہ اگر بالفرض کوئی شخص مجھے رشتہ دے بھی تو میں ایک درہم مہر ادا کرنے کی طاقت اور گنجائش نہیں رکھتا۔ ''ابو وداع'' کی بات سننے کے بعد حضرت سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ اشخاص کے نام گنوائے اور فرمایا کہ ان کو میرے نام پر اسی وقت بلا کر لاؤ چنانچہ حسب ارشاد وہ پانچ اشخاص کو بلا کر لائے۔ جب سب آپ کے پاس بیٹھ گئے تو حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ نے ایک مسنون خطبہ دیا۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ جس کا رشتہ امیر المومنین عبد الملک بن مروان نے اپنے ولی عہد کے واسطے مانگا اور اپنی پوری سلطنت کا زور ایڑی چوٹی تک لگانے کے بعد ناکام اور بے مراد رہا ہے۔ میں اپنی گرہ سے مبلغ دس درہم ''ابو وداع'' کی طرف سے حق مہر ادا کرنے کے بعد اس مفلس اور نادار شخص ''ابو وداع'' سے اس کا نکاح کر رہا ہوں۔

رخصتی

''ابووداع'' کہتے ہیں کہ میں ایجاب وقبول کے بعد اپنی جھونپڑی میں آیا اور مجھے بار بار یہ وہم ستاتا تھا کہ یہ ماجرا اور یہ مسئلہ کہیں خواب کا نہ ہو۔ بھلا یہ کب ہوسکتا ہے کہ جس مقصد اور جس غرض کے حاصل کرنے کے واسطے حکومت وقت خزانے خرچ کرنے اور اپنی قہر ومانی قوت کا پورا مظاہرہ کرنے کے بعد بھی ناکام رہی ہو۔ مجھ جیسا افلاس زدہ شخص اس دولت کو کس طرح پاسکتا ہے۔ میں اسی کشمکش اور ادھیڑ بن میں تھا کہ اے الہ العالمین یہ واقع اور حقیقت ہے یا خواب اور خیال ہے۔ تو باہر سے کسی نے دستک دی میں دوڑتا ہوا دروازے پر پہنچا اور پوچھا کہ کون ہو تو جواب میں آواز آئی کہ ''سعید بن میتب'' ہوں۔ میں نے عرض کیا حضرت خیر باشد! رات کے وقت تشریف آوری کا سبب؟ اگر میرے متعلق کوئی حکم تھا تو مجھے بلالیا ہوتا۔ آپ نے کیوں تکلیف فرمائی۔ فرمایا کوئی کام نہیں کوئی حکم نہیں۔ آج فاطمہ تمہارے نکاح میں آکر تمہاری بیوی ہوچکی ہے میں نے اس کو رات اپنے گھر میں رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔ اسے ساتھ لایا ہوں اس کو اندر جانے دو۔

''ابو وداع'' کہتے ہیں کہ اس فرشتہ سیرت مجسمہ عصمت کو میرے حوالے کر کے خدا حافظ کہا اور حضرت سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے گئے۔

(تحریر حضرت مولانا محمد بخش مسلم رحمۃ اللہ علیہ بی۔ اے خطیب مسلم مسجد بیرون لوہاری گیٹ لاہور)



ایک سعادت مند دلہن

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری شادی، کندہ قبیلے کی ایک عورت سے ہوئی جس کا نام صواب تھا۔ جب میں دلہن کے پاس جانے لگا تو دروازے پر رک گیا اور اس کا نام لے کر پکارا مگر افسوس اس نے جواب نہ دیا میں نے پھر پکارا اے فلانی کیا تو گونگی ہے (کہ جواب نہیں دے رہی) یا بہری کہ سنتی نہیں؟

تو اس نے جواب دیا اے صحابی رسول میں نہ تو گونگی ہوں اور نہ بہری نئی نویلی دلہنیں بولنے سے حیا کرتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ گھر میں پردے لگے ہوئے ہیں۔ قیمتی سامان سجا ہوا ہے اور ریشمی کپڑے موجود نہیں یہ دیکھ کر میں نے کہا اے فلانی کیا تیرے گھر کو بخار آ گیا ہے تو نے اس اتنے کپڑے اوڑھا رکھے ہیں یا پھر خانہ کعبہ کندہ قبیلے میں آ گیا؟ تو اس نے جواب دیا ایسی بات نہیں بلکہ دلہنیں اپنے گھر کو سجاتی ہیں۔

آپ فرماتے ہیں پھر میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو خادم کھانا لئے سامنے کھڑے تھے میں نے کہا میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو نرم و ملائم بستر پر سوئے اور لباس شہرت پہنے اور عالی شان سواری پر سوار ہو اور من پسند کھانے کھائے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ آپ فرماتے ہیں (یہ سن کر) پر زوجہ کہنے لگے۔ اے

صحابی رسول ﷺ میں آپ کو گواہ بناتی ہوں کہ اس گھر میں جو کچھ ہے سب راہ خدا میں صدقہ ہے اور میرے تمام غلام راہ خدا میں آزاد ہیں۔ آپ مجھے تھوڑی سی گندم لا دیجئے۔ میں گھر کے کام کاج بھی خود کرلیا کروں گی مگر آپ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور تیری مدد کرے۔

(بحرالدموع مترجم از علامہ ابن جوزی، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ لاہور)

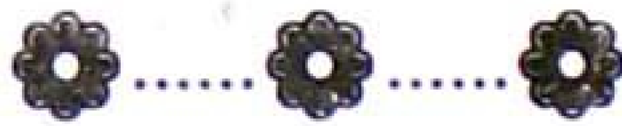


ایک متوکل دلہن

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود عظیم المرتبت بزرگ ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ شاہ کرمان نے آپ کی صاحبزادی کے ساتھ نکاح کرنے کا پیغام بھیجا تو آپ نے تین دن کی مہلت مانگی اور تین دن مسجد کے اطراف اس نیت سے چکر کاٹتے رہے کہ کوئی درویش کامل مل جائے تو میں اس سے نکاح کردوں۔ چنانچہ تیسرے دن ایک بزرگ خلوص قلب کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے مل گئے تو آپ نے دریافت کیا کہ کہا تم نکاح کے خواہش مند ہو۔ انہوں نے کہا میں تو بہت مفلوک الحال ہوں مجھ سے کون اپنی لڑکی کا نکاح کرسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دیتا ہوں۔ چنانچہ باہمی رضامندی سے نکاح ہوگیا اور جب صاحبزادی اپنے شوہر کے پاس پہنچی تو دیکھا ایک کوزے میں پانی اور ایک ٹکڑا سوکھی ہوئی روٹی کا رکھا ہوا ہے اور جب شوہر سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا آدھا پانی اور آدھی روٹی کل کھالی تھی اور آدھی آج کیلئے بچا رکھی تھی۔ یہ سن کر بیوی نے اپنے والدین کے ہاں جانے کی خواہش کی تو شوہر نے کہا کہ میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ شاہی خاندان کی لڑکی فقیر کے ساتھ گزارا نہیں کرسکتی۔ لیکن بیوی نے جواب دیا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ میں تو اپنے والد سے یہ شکایت کرنا چاہتی ہوں

کہ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تیرا نکاح ایک متقی شخص سے کر رہا ہوں مگر اب معلوم ہوا ہے کہ میرا نکاح تو ایسے شخص سے کر دیا گیا ہے جس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل نہیں ہے اور دوسرے دن کیلئے کھانا بچا کر رکھتا ہے جو توکل کے بالکل منافی ہے لہٰذا اس گھر میں یا تو میں رہوں گی یا یہ روٹی رہے گی۔

(تذکرۃ الاولیاء مترجم ص ۲۹۹ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)



دعوت ولیمہ

''ولیمہ کرنا سنت مؤکدہ ہے''۔ (جان بوجھ کر ولیمہ نہ کرنے والا سخت گنہگار ہے)

(کیمیائے سعادت)

''ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست' احباب' عزیز و اقارب اور محلہ کے لوگوں کو حسب استطاعت (حیثیت کے مطابق) دعوت کرے۔ دعوت کرنے والوں کا مقصد سنت پر عمل کرنا ہو۔ نہ یہ کہ میری واہ واہ ہوگی''۔

(بہار شریعت ج ۲' ح ۱۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اولم ولو شاة

(بخاری ج ۳' باب ۹۷' مسلم ج ۱' ص ۴۵۸' موطا امام مالک ج ۲' کتاب النکاح)

ترجمہ ولیمہ کرو چاہے ایک ہی بکری ذبح کرو۔

استطاعت ہو تو ولیمہ میں کم از کم ایک بکری یا ایک بکرے کا گوشت ضرور ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند فرمایا۔ لیکن اگر حیثیت نہ ہو تو پھر اپنی حیثیت کے مطابق کسی بھی قسم کا کھانا کھلا سکتے ہیں کہ اس سے بھی ولیمہ ادا ہو جائے گا۔

ولیمہ سنت ہے

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اولم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر۔ (بخاری ج ۳ باب ۱۰۰ حدیث ۱۵۸)

ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کا ولیمہ دو سیر جو کے ساتھ کیا تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر ولیمہ

روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ جب آپ نے انہیں رخصتی کر کے اپنے گھر لے جانا چاہا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ جا رہے ہیں آپ پہلے ایک دو اونٹ وغیرہ ذبح کریں اور لوگوں کو کھانا کھلائیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور لوگوں کو کھانا کھلایا یہ پہلا ولیمہ تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کے موقع پر کیا۔ (السمط الثمین فی مناقب امہات المؤمنین، علامہ محب طبری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر ولیمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم میری شادی پر نہ اونٹ ذبح ہوئے اور نہ بکری ذبح کی گئی البتہ ایک پیالہ تھا جس میں کچھ تھوڑا بہت کھانے پینے کو تھا اور وہ بھی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ بھیجا تھا اور میں یہ اچھی طرح جانتی ہوں کہ یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ہی بھیجا تھا۔

(السمط الثمین فی مناقب امہات المؤمنین)

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی پر ولیمہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی پر ایسا شاندار ولیمہ کیا کہ ہم نے کسی دوسری زوجہ کی شادی پر نہ دیکھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو پوچھا اس ولیمہ میں کیا پیش کیا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ولیمہ میں کھانا اور گوشت پیش کیا تھا اور اس کثرت سے تھا کہ لوگ باقی چھوڑ کر چلے گئے۔

(بخاری، مسلم، مسند احمد بحوالہ السمط الثمین)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی شادی پر ولیمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا حق مہر آزاد کرنا ہی تھا اور انہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے تیار کیا اور رات کو بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیج دیا اور شب زفاف گذارنے کے بعد صبح کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس کھانے پینے کو کچھ ہے وہ اس دستر خوان پر لا کر رکھ دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی پنیر لے کر آیا کوئی کھجوریں لایا کوئی گھی وغیرہ لایا اس سے ایک حلوہ سا تیار کیا گیا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

(السمط الثمین فی مناقب امہات المومنین)

ولیمہ میں تاخیر جائز نہیں

سیدنا امام غزالی رضی اللہ عنہ ''کیمیائے سعادت'' میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''ولیمہ میں تاخیر کرنا ٹھیک نہیں اگر کسی شرعی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر ولیمہ کر لینا چاہیے۔ اس سے زیادہ دن گزرنے نہ پائے''۔

(کیمیائے سعادت)

مسئلہ دعوت ولیمہ صرف پہلے دن یا اس کے بعد دوسرے دن کریں یعنی دو ہی دن

تک یہ دعوت ہو سکتی ہے اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔ (بہار شریعت ج ۲' ح ۱۶۲)

ولیمہ کب کیا جائے؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی وسنة وطعام یوم الثالث سمعة ومن سمع سمع الله به۔ (ترمذی ج ۱' حدیث ۱۰۸۹' ابوداؤد ج ۳' حدیث ۳۴۹)

ترجمہ پہلے دن کا کھانا (یعنی شب زفاف کے دوسرے روز ولیمہ کرنا) حق ہے۔ (اسے کرنا ہی چاہیے) دوسرے دن کا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سنانے اور شہرت کیلئے ہے اور جو کوئی سنانے کیلئے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سنائے گا۔ (یعنی اس کی سزا ملے گی)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو ولیمہ میں پہلے روز بلایا گیا تو دعوت منظور فرمائی۔ دوسرے روز دعوت دی گئی تب بھی قبول فرمائی اور تیسرے روز بلایا گیا تو دعوت منظور نہ کی' بلانے والے کو کنکریاں ماریں اور فرمایا کہ

''یہ شیخی بگھارنے والے اور دکھاوا کرنے والے ہیں''۔

(ابوداؤد ج ۳ حدیث ۳۴۹)

دعوت قبول کرنا سنت ہے

دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ بعض علماء کے نزدیک دعوت قبول کرنا واجب ہے۔ دونوں قول بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجابت سنت مؤکدہ ہے۔ ولیمہ کے سوا دوسری دعوتوں میں بھی جانا افضل ہے۔ (بہار شریعت ج ۲' ح ۱۶۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ

اذا دعی احدکم الی الولیمة فلیاتها

(بخاری ج ۳' حدیث ۱۵۹' مسلم ج ۱' موطا امام مالک ج ۲)

ترجمہ جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کیلئے بلایا جائے تو وہ ضرور جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله۔

(بخاری ج ۳' حدیث ۱۶۳' مسلم ج ۱)

ترجمہ جو دعوت قبول کر کے نہ جائے اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن حمیری رضی اللہ عنہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

"جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا گھر تمہارے گھر سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی دعوت قبول کرو"۔

(امام احمد' ابوداؤد ج ۳' حدیث ۳۵۷)

بغیر دعوت کہ نہ جانا

دعوت میں بغیر بلائے نہیں جانا چاہیے۔ آج کل عام طور پر کئی لوگ دعوتوں میں بن بلائے ہی چلے جاتے ہیں اور انہیں نہ ہی شرم آتی ہے اور نہ ہی اپنی عزت کا کچھ خیال ہوتا ہے۔ گویا۔

ع مان نہ مان میں تیرا مہمان

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دعوت میں جاؤ جب کہ بلائے جاؤ"......اور......فرمایا:

ومن دخل غیر دعوۃ دخل سارقا وخرج مغیرا۔

(ابوداؤد ج ۳ حدیث ۳۴۲)

ترجمہ جو بغیر بلائے دعوت میں گیا وہ چور ہو کر داخل ہوا اور غارت گیری کر کے لٹیرے کی صورت میں باہر نکلا۔ (یعنی گناہوں کو ساتھ لے کر نکلا)

بُرا ولیمہ

حدیث پاک میں اس ولیمہ کو بہت بُرا بتایا گیا ہے جس میں امیروں کو تو بلایا جائے اور غرباء و مساکین کو فراموش کر دیا جائے۔ ایسی دعوت یقیناً بہت بُری ہے جس میں امیروں کی خاطر تواضع خوب بڑھ چڑھ کر کی جائے اور غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے یا انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شر الطعام طعام الولیمۃ یدعی لها الاغنیاء ویترك الفقرآء

(بخاری ج ۳ حدیث ۱۶۳، مسلم ج ۱ ابوداؤد ج ۳ حدیث ۳۴۳، مؤطا امام مالک ج ۲)

ترجمہ سب سے برا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو تو بلایا جائے اور غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔

آج کل مسلمانوں میں ایک اور نئی جدت پیدا ہو چکی ہے وہ کہ دعوت میں دو قسم کے کھانے ہوتے ہیں۔ سادہ اور کم لاگت والا کھانا مسلمانوں کیلئے اور بہترین قسم کے پکوان غیر مسلم دوستوں کیلئے رکھے جاتے ہیں۔ غیر مسلم دعوتیوں کی خاطر تواضع میں اس قدر غلو کیا جاتا ہے کہ پوچھئے مت۔ ہمارے ملک پاکستان میں حکومتی پابندی کے باوجود ولیمہ پر اس قدر کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کا وافر مقدار میں کھانا ہوتا ہے اگر ایک کھانا پکایا جائے تو لوگ انگلیاں اٹھاتے ہیں اس لئے غریب بیچارہ قرض یا سود پر پیسے لے کر ولیمہ کرتا ہے یہ لوگ کھا کر چلے جاتے ہیں بعد میں وہ غریب

قرض وسود کے بوجھ میں دبا رہتا ہے جو کہ بالکل غلط ہے۔

فرمان خداوندی

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ۔ (سورۃ توبہ ۳)

ترجمہ اللہ بیزار ہے مشرکوں سے، اور (بیزار ہے) اس کا رسول۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا اللہ تبارک وتعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ۔ (سورۃ التوبہ ۲۸)

ترجمہ اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں۔ (کنزالایمان)

اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

"جو کافروں کی تعظیم وتوقیر کرے یقیناً اس نے دین اسلام کو ڈھانے میں مدد کی"۔ (ابن عدی، ابن عساکر، طبرانی، بیہقی، ابونعیم فی الحلیۃ)

بتایئے جن لوگوں کے متعلق اللہ عزوجل ورسول ﷺ کے یہ احکام ہے۔ ان کی خاطر تواضع میں اس قدر مبالغہ کرنا اور مسلمانوں کو ان سے کم درجہ میں شمار کرنا کہاں تک صحیح ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ "صاحب! ہم ہندوستان میں رہتے ہیں دن رات ان کے بیچ اٹھنا بیٹھنا ہے ہمارے کاروباری تعلقات ہیں، اسلیئے یہ سب کچھ کرنا ضروری ہے"۔ اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ "اے میرے بھائی! ذرا یہ تو بتاؤ کہ عموماً یہ غیر مسلم بھی اپنی شادی بیاہ کے موقع پر مسلمانوں کیلیئے الگ ان کا پسندیدہ کھانا رکھتے ہیں؟ جی نہیں! تو پھر ہم کیوں کفاروں سے مصلحت (Compermoise) کریں" یقیناً ایسی دعوت اور ایسے ولیمہ کا کوئی ثواب نہیں ملتا جس میں مسلمانوں سے زیادہ کفاروں کو اہمیت دی جائے۔

ٹیبل، کرسی پر کھانا

آج کل ٹیبل کرسی پر جوتے پہنے ہوئے کھانا، کھانے کا فیشن ہو چکا ہے۔ جس دعوت میں ٹیبل کرسی کا انتظام نہ ہو وہ دعوت گھٹیا قسم کی دعوت سمجھی جاتی ہے۔

یاد رکھئے! ہماری شریعت میں ٹیبل کرسی پر کھانا ممنوع ہے۔ کھلانے والے اور کھانے والے دونوں گنہگار رہے۔ اس لئے یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے اور عموماً ٹیبل کرسی پر کھانا ہو تو لوگ جوتے پہنے ہوئے کھانا کھاتے ہیں۔

نیچے بیٹھ کر کھانا سنت ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا کلتم الطعام فاخلعوا نعالکم فانه اروح لا قدامکم وانها سنة جمیله۔ (طبرانی، مشکوٰۃ ج ۲، حدیث ۴۰۵۴)

ترجمہ جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے، اور یہ اچھی سنت ہے۔

ٹیبل کرسی پر کھانے کے متعلق مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"ٹیبل کرسی پر جوتے پہنے ہوئے کھانا، کھانا عیسائیوں کی نقل ہے اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم فهو منهم۔ یعنی جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اسے روایت کیا امام احمد، ابوداؤد، ابو یعلیٰ، والطبرانی نے صحیح سند کے ساتھ۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۵۳)

یہ تو ٹیبل کسی پر کھانے کے متعلق حکم تھا مگر موجودہ دور میں تو اتنی ترقی ہوگئی ہے کہ اکثر جگہ کھڑے کھڑے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ اس میں ایسے مسلمان زیادہ

شریک ہیں جن کے سر پر سوسائٹی میں موڈرن کہلانے کا بھوت سوار ہے اور حیرت بالائے حیرت کہ اس بھکاری طرز کی دعوت کو اسٹینڈر کا نام دے دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا' اور اسے کھانے پینے' سونے جاگنے' چلنے پھرنے' اٹھنے بیٹھنے غرض کے ہر معاملے میں جانوروں سے الگ منفرد امتیازی خصوصیات سے نوازا ہے۔ لیکن تعجب! آج کا انسان جانوروں کے طریقوں کو اپنانے میں ہی اپنی ترقی سمجھ رہا ہے اور اس پر پھولے نہیں سما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جانوروں کی طرح کھڑے ہو کر کھانے پینے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسئلہ بھوک سے کم کھانا سنت ہے' بھوک بھر کر کھانا مباح ہے (یعنی نہ ثواب نہ ہی گناہ) اور بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے۔ زیادہ کھانے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا کھایا جس سے پیٹ خراب ہونے (یعنی بدہضمی ہونے) کا گمان ہے۔

(قانون شریعت ج ۲' ص ۱۷۸)

شادی بیاہ' دیگر تقریبات پر مرد و عورتوں کا مل کر کھانا منع ہے

آج کل مسلمانوں میں ایک نئی چیز اور رائج ہو گئی ہے۔ وہ یہ کہ خواتین میں مرد اور نوجوان لڑکے کھانا کھاتے ہیں۔ کھانے کے دوران بیہودہ گندہ مذاق' لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ اور بدتمیزی کی ہر حد کو پار کر لیا جاتا ہے۔ کیا اس کے حرام و گناہ ہونے میں کسی کو کوئی شک ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لعن الله الناظر والمنظور اليه۔

(بیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ج ۲' حدیث ۲۹۹۱)

ترجمہ اللہ کی لعنت بدنگاہی کرنے والے پر اور جس کی طرف بدنگاہی کی جائے۔

"جو شخص کسی عورت کو بدنگاہی سے دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں

پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا''۔

اس بُرے طریقے پر پابندی لگانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ خاص کر ہمارے گھر کے بزرگوں پر خاص ذمہ داری ہے کہ وہ شادی بیاہ کے موقعہ پر عورتوں میں مردوں کو جانے اور کھانا کھلانے سے روکے' ورنہ یاد رکھئے! محشر کے دن سخت پوچھ ہوگی اور آپ سے پوچھا جائے گا۔ ''تم قوم میں بزرگ تھے تم نے اپنی جوان نسلوں کو حرام کاموں سے کیوں نہ روکا تھا' اس بے حیائی کے خلاف تم نے کیوں اقدام نہ کیا''۔ بتایئے اس وقت آپ کے پاس کیا جواب ہوگا۔

اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الساکت عن الحق شیطان اخرس۔ (الحدیث)

ترجمہ برُائی دیکھ کر حق بات کہنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔



آدابِ مباشرت

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۸)

ترجمہ۔ تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔ (کنزالایمان)

اپنی بیوی سے قربت کرنا صدقہ ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کسی کا اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ ﷺ! کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرے گا اور اسے اجر بھی ملے گا''؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! اگر وہ حرام مباشرت کرتا تو کیا وہ گنہگار نہ ہوتا! اسی طرح وہ جائز مباشرت کرنے پر اجر کا مستحق ہے''۔

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھے کہ جب بھی مباشرت کا ارادہ ہو تو یہ معلوم کرلے کہ کہیں عورت حیض سے تو نہیں ہے۔ چنانچہ عورت سے صاف صاف پوچھ لے اور عورت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو تو بے جھجک اپنے شوہر کو اس سے آگاہ کرے۔ اگر عورت حالت حیض میں ہو تو ہرگز ہرگز مباشرت نہ کرے کہ ان ایام میں

مباشرت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔اس مسئلہ کا مفصل بیان ان شاء اللہ آگے آئے گا۔

اکثر عورتیں شادی کی پہلی رات حالت حیض میں ہونے کے باوجود شرم کی وجہ سے بتاتی نہیں ہیں، یا اگر کہہ بھی دے تو بہت کم مرد ہوتے ہیں جو صبر سے کام لیتے ہیں۔ پھر اس جلد بازی کی سزا عمر بھر ڈاکٹروں اور حکیموں کی فیس کی شکل میں بھگتتے پھرتے ہیں۔لہٰذا مرد اور عورت دونوں کو ایسے موقعوں پر صبر وتحمل سے کام لینا چاہیے۔ کچھ مرد مطلب پرست ہوتے ہیں انہیں صرف اپنے مطلب سے ہی لینا ہوتا ہے۔وہ دوسروں کی خوشی کی کوئی اہمیت نہیں دیتے اور یہی اصول وہ اپنی بیوی کے ساتھ بھی روا رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب ان کے دل میں خواہش جماع ہوتی ہے تو یہ نہیں دیکھتے کہ عورت اس کیلئے تیار ہے یا نہیں، وہ کہیں کسی دکھ درد یا بیماری میں مبتلا تو نہیں ہے۔ان سب باتوں سے انہیں کوئی مطلب نہیں ہوتا وہ بے صبری کے ساتھ عورت سے اپنی خواہش کی تکمیل کر لیتے ہیں۔اس حرکت سے عورت کی نگاہ میں مرد کی عزت کم ہو جاتی ہے اور وہ مرد کو مطلب پرست سمجھنے لگتی ہے۔ ساتھ ہی مباشرت کا وہ لطف بھی حاصل نہیں ہو پاتا جو دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔ کا منظر پیش کر سکے۔

صحبت باپردہ کرے

حضرت عتبہ بن السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا اتی احدکم اھلہ فلیستتر ولا یتجرد تجرد الحمیرین۔

(ابن ماجہ ج ۱، باب ۶۱۶، حدیث ۱۹۹۰)

ترجمہ تم میں جو کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو پردہ کرلے اور گدھوں کی طرح نہ شروع ہو جائے۔

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مرد کو چاہیے کہ اپنی عورت پر جانوروں کی طرح نہ کرے۔ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے۔ صحابہؓ کرام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ قاصد کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ بوس کنار اور محبت آمیز گفتگو وغیرہ ہیں''۔ (کیمیائے سعادت)

محبت آمیز گفتگو کرنا اور دل بہلانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو مرد اپنی بیوی کا ہاتھ اس کو بہلانے کیلئے پکڑتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ جب مرد محبت سے عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالتا ہے اس کے حق میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب عورت سے جماع کرتا ہے تو دینا ومافیہا سے بہتر ہو جاتا ہے''۔ (غنیۃ الطالبین باب ۵)

بیوی سکون کا باعث ہے

حضرت نافع بن الارزق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ''ھن لباس لکم '' کا کیا مطلب ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ (عورتیں) تمہارے لئے سکون ہیں۔ تم ان کی طرف سے رات اور دن کو سکون لیتے ہو۔ ابن الارزق نے کہا کیا عرب یہ معنی جانتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں کیا تو نے نابغہ بن زبیان کا یہ قول نہیں سنا۔

اذا ما الضجیع ثنی عطفھا تثنت علیہ فکانت لباسا

ترجمہ جب عورت کے پہلو میں اس کا خاوند سوتا ہے تو وہ اس پر لوٹتا ہے اور وہ اس پر لوٹتی ہے تو وہ اس کیلئے سکون کا باعث ہوتی ہے۔ (تفسیر درمنثور مترجم ج ۱ ص ۵۱۸)

صحبت کی دعا

صحبت سے پہلے خود بے چین نہ ہو جائے اپنے آپ پر پورا اطمینان رکھے جلد

بازی نہ کرے۔ پہلے بیوی سے پیار و محبت بھری گفتگو کرے پھر بوس و کنار کے ذریعے اسے مباشرت کیلئے آمادہ کرے اور اس دوران دل ہی دل میں کہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ترجمہ اللہ کے نام سے جو بزرگ و برتر عظمت والا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

اس کے بعد جب مرد، عورت صحبت کا ارادہ کرلیں تو برہنہ ہونے سے قبل ایک مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ○ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

سورۃ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا۔

(بخاری ج ۳، مسلم ج ۱، احیاء العلوم ج ۲، حصن حصین)

ترجمہ اللہ کے نام سے۔ اے اللہ دور کر ہم سے شیطان مردود کو اور دور کر شیطان مردود کو اس اولاد سے جو تو ہمیں عطا کرے۔

نیک اولاد کا حصول کیسے؟

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قد ربینھا فی ذلك اوقضی ولد لم یضرہ شیطان ابدا۔

(بخاری ج ۳، حدیث ۱۵۰، مسلم ج ۱، ترمذی ج ۱، حدیث ۱۰۸۷)

ترجمہ جو شخص اس دعا کو صحبت کے وقت پڑھے گا (وہی دعا جو اوپر لکھی گئی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس پڑھنے کو اگر اولاد عطا فرمائے تو اس اولاد کو شیطان کبھی بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

دعا نہ پڑھنے کا وبال

اس حدیث کی شرح میں حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں۔ حضرت محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ'' میں۔ اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی شخص صحبت کے وقت دعا نہ پڑھے (یعنی شیطان مردود سے اللہ کی پناہ نہ مانگے) تو اس شخص کی شرم گاہ سے شیطان لپٹ جاتا ہے اور اس مرد کے ساتھ شیطان بھی اس کی بیوی سے صحبت کرنے لگتا ہے اور اس جماع سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ نافرمان' بُری خصلتوں والی' بے غیرت' اور بددین گمراہ ہوتی ہے۔ شیطان کی اس دخل اندازی کے سبب اولاد میں تباہ کاری آجاتی ہے''۔ (والعیاذ باللہ)

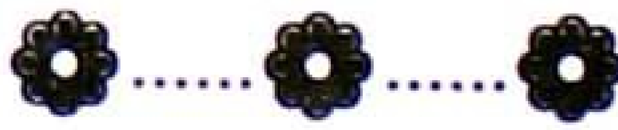
(غنیۃ الطالبین' باب ۵' اشعۃ اللمعات' فتاویٰ رضویہ ج ۹' نصف اول' ص ۴۶)

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
''اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کر دوں۔ ان کی اس بات کو سن کر لوگوں نے تعجب کیا۔ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! تمہیں سعد کی اس بات پر تعجب آتا ہے حالانکہ میں تو ان سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے''۔ (بخاری ج ۳' باب ۱۳۷)

کیا آپ گوارا کریں گے کہ آپ کی بیوی کے ساتھ کوئی اور مرد مباشرت کرے۔ یقیناً اگر آپ میں غیرت کا تھوڑا سا بھی حصہ موجود ہے تو آپ یہ ہرگز گوارا نہیں کریں گے۔ پھر بتایئے آپ یہ کیسے گوارا کر لیتے ہیں کہ آپ کی بیوی کے ساتھ شیطان مردود بھی صحبت کرے۔ (والعیاذ باللہ) لہٰذا اس مصیبت سے بچنے کیلئے جب بھی صحبت کرے تو یاد کر کے دعا پڑھ لے یا کم از کم اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ضرور پڑھ لیا کریں۔

غالباً آج کل بہت سے ہمارے بھائی ایسے ہوں گے جو صحبت کے وقت دعا نہیں پڑھتے۔شاید یہی وجہ ہے کہ نسلیں بے غیرت' نافرمان' اور دین سے دور نظر آ رہی ہیں۔ ہمارا اور آپ کا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ اولاد سے باپ کہتا ہے کہ بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہونا چاہیے۔ بیٹا بزرگوں کے مزاروں پر جانے کو زنا اور قتل سے بدتر سمجھتا ہے۔ باپ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے آقا و مولیٰ ہیں۔ بیٹا رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا بشر اور بڑے بھائی سے زیادہ سمجھنے کو تیار نہیں۔ (معاذ اللہ) غرض کہ اس طرح کی سینکڑوں مثالیں ہیں کہ دنیاوی معاملہ ہو یا پھر دینی' اولاد اپنے ماں باپ اور بزرگوں سے باغی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے۔



جماع کا صحیح مقام

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ۔

(سورۃ البقرہ ۲۲۳)

ترجمہ تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو۔ (کنزالایمان)

شان نزول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''یہ آیت کریمہ مباشرت کے متعلق نازل ہوئی''۔ (بخاری ج ۲ حدیث ۱۶۶۰)

امام وکیع' ابن ابی شیبہ' عبد بن حمید' بخاری' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' ابن جریر' ابونعیم حلیہ میں اور بیہقی (رحمۃ اللہ علیہم) سنن میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہودی کہتے تھے کہ جب مرد عورت کے پیچھے کی طرف سے فرج میں وطی کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب وطی فرج میں ہو تو آگے کی طرف سے

یا پیچھے کی طرف ہو دونوں طرح جائز ہے۔ (تفسیر درمنثور مترجم ج ۱ ص ۶۷۵)

اللہ کے پیارے حبیب سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''صحبت صرف عورت کی فرج میں ہی ہونی چاہیے۔ چاہے آگے سے کرے یا پیچھے سے' دائیں کروٹ سے ہو یا بائیں کروٹ سے' جس طرح کوئی شخص اپنے کھیت میں جس طرف سے آنا چاہے آتا ہے اسی طرح اس کی بیوی اس کیلئے کھیت کی مانند ہے اس سے وطی کسی بھی سمت سے کی جا سکتی ہے لیکن وطی صرف فرج میں ہی ہونی چاہیے۔ (احیاء العلوم)

فائدہ

خیال رہے اپنی بیوی سے صحبت آگے کے مقام میں کرے دُبر میں نہ کرے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ دبر میں وطی کرنے والا ملعون ہے۔ یعنی وطی سیدھا کر کے کرے الٹی لیکن اگلے مقام کی طرف۔

نسائی اور ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو کسی مرد سے بدفعلی کرتا ہے یا عورت کی دُبر میں وطی کرتا ہے۔

انزال کے وقت کی دعا

جس وقت انزال ہو یعنی مرد کی منی اس کے آلے سے نکل کر عورت کی فرج میں داخل ہونے لگے اس وقت دل ہی دل میں یہ دعا پڑھیں۔

اللھم لاتجعل للشیطان فیما رزقتنی نصیباً

(حصن حصین' فتاویٰ رضویہ ج ۹' نصف آخر ص ۱۶۱)

ترجمہ اے اللہ شیطان کیلئے حصہ نہ بنا اس میں جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے۔

اس دعا کی تعلیم دینا اس بات کی شہادت ہے کہ اسلام ایک مکمل دین ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اپنا حکم نافذ کرتا ہے تاکہ مسلمان کسی بھی معاملے میں کسی دوسرے دھرم و قانون کا محتاج نہ رہے اور اس دعا میں دوسری حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان کسی بھی حال میں یادِ الٰہی سے غافل نہ رہے بلکہ ہر حال میں اللہ کی رحمت کا امیدوار رہے۔

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ آنے والی اولاد کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا تو کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے لیکن جب اولاد پیدا ہو جائے اور اسے شیطانی کاموں سے نہ روکے، اسے بُری باتوں سے منع نہ کرے اور اچھی باتوں کا حکم نہ دے تو بڑی عجیب و تعجب خیز بات ہو گی۔ اس لئے آگاہ ہو جائیے کہ یہ دعا ہمیں آئندہ کیلئے بھی عمل خیر کرنے کی دعوت فکر دیتی ہے۔

انزال کے فوراً بعد الگ نہ ہو

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''مرد میں یہ کمزوری کی نشانی ہے کہ جب مباشرت کا ارادہ کرے تو بوس و کنار سے پہلے جماع کرنے لگے اور جب انزال ہو جائے تو صبر نہ کرے اور فوراً الگ ہو جائے کہ عورت کی حاجت پوری نہیں ہوتی''۔
(کیمیائے سعادت)

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''انزال ہونے کے فوراً بعد عورت سے جدا نہ ہوں یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری ہو۔ حدیث پاک میں اس کا بھی حکم ہے۔ اللہ عزوجل کی بیشمار درودیں اس نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہم کو ہر باب میں تعلیم خیر دی اور ہماری دنیاوی و دینی حاجتوں کی کشتی کو بغیر کسی دوسرے کے سہارے نہ چھوڑا''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، نصف آخر ص ۱۶۱)

چنانچہ مرد کو انزال ہو بھی جائے تو فوراً عورت سے الگ نہ ہو جائے بلکہ اسی طرح کچھ دیر اور ٹھہرے رہے تاکہ عورت کا بھی مطلب پورا ہو جائے۔ کیونکہ عورت کو دیر میں انزال ہوتا ہے۔

بعد مباشرت عضو مخصوص کی صفائی

صحبت کے بعد مرد اور عورت الگ ہو جائیں پھر کسی صاف کپڑے سے پہلے دونوں اپنے اپنے مقام مخصوص کو صاف کریں تاکہ بستر پر گندگی نہ لگنے پائے۔ صفائی کے بعد پیشاب کر لیں کہ اس کے بہت سے فائدے اطباء نے بیان کئے ہیں۔ جن میں سے چند یہاں ذکر کئے جاتے ہیں۔

1) اگر مرد کے آلے میں کچھ منی باقی رہ گئی ہو تو پیشاب کے ذریعے نکل جاتی ہے۔ کیونکہ اگر تھوڑی سی منی عضو میں اوپر رہ جائے تو بعد میں پیشاب میں جلن اور کھجلی کی بیماری ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

2) پیشاب جراثیم کش ہوتا ہے (کیونکہ پیشاب میں جراثیم کو ختم کرنے والے اجزاء پائے جاتے ہیں) اس لئے پیشاب کے وہاں سے گزرنے سے اس جگہ کی ساری گندگی ختم ہو جاتی ہے اور اس جگہ کے جراثیم ختم ہو جاتے ہیں اور شرم گاہ کی نالی صاف ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے اور بھی کئی فائدے ہیں جن کی تفصیل یہاں طوالت کا سبب ہیں۔

فائدہ

پیشاب کے عضو تناسل سے جدا ہونے کے بعد اور ٹھنڈے ہونے پر خود پیشاب کے کروڑہا جراثیم بڑھ کر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلامی شریعت میں پیشاب کا کسی طرح کا بھی استعمال حرام ہے۔

پیشاب کر لینے کے بعد شرم گاہ اور اس کے اطراف کے حصہ کو اچھی طرح سے دھولیں اس سے بدن تندرست رہتا ہے اور کھجلی کی بیماری سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رکھئے! مباشرت کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی سے نہ دھوئے کہ اس سے بخار ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ صحبت کے بعد جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ اور جسم میں گرمی آ جاتی ہے اگر گرم جسم پر ٹھنڈا پانی ڈالا جائے گا تو بخار جلد ہونے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا صحبت کرنے کے بعد تقریباً پانچ' دس منٹ بیٹھ جائے یا لیٹ جائے تاکہ بدن کی حرارت اعتدال پر آ جائے پھر اس کے بعد پانی کا استعمال کرے اگر جلدی ہو تو ہلکے گرم پانی سے شرم گاہ دھونے میں کوئی نقصان نہیں۔

چند مزید آداب

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ مذہب اسلام ہماری ہر جگہ ہر حال میں رہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کے آپسی تعلقات میں بھی ایک بہترین دوست و رہنما بن کر ابھرتا ہے اور ہماری بھرپور رہنمائی کرتا ہے۔

یہاں ہم شرعی روشنی میں مباشرت کے چند مزید آداب بیان کر رہے ہیں۔ جنہیں یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا ہر شادی شدہ مسلمان مرد و عورت پر ضروری ہے۔

صحبت تنہائی میں کریں

آپ نے سڑکوں پر سینما ہال میں اور باغوں میں کھلے عام کچھ پڑھے لکھے کہلانے والے موڈرن انسان دیکھے ہوں گے جو انسانی شکل میں جانور نظر آتے ہیں کیونکہ وہ سڑکوں و باغوں میں ہی وہ سب کچھ کر لیتے ہیں جو انہیں نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن الحمدللہ! ہم مسلمان ہیں اور اشرف المخلوقات' اس لئے ہم پر ضروری ہے کہ ہم اسلام کا حکم مانیں اور موڈرن جانور نما انسانوں کی نقل سے بچیں۔ لہٰذا یاد رکھئے صحبت ہمیشہ

تنہائی میں کرے اور ایسی جگہ کرے جہاں کسی کے اچانک آنے کا خطرہ نہ ہو اور اس وقت کمرہ میں اندھیرا کر لیں روشنی ہرگز نہ ہو۔

مسئلہ بیوی کا ہاتھ پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کر لیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ وطی (مباشرت) کرنے کیلئے ایسا کیا ہے تو یہ مکروہ ہے۔

مسئلہ جہاں قرآن کریم کی کوئی آیت کریمہ کسی چیز پر لکھی ہو۔ اگرچہ اوپر شیشہ (کانچ) ہو۔ جب تک اس پر کپڑے کا غلاف نہ ڈال لے وہاں صحبت کرنا یا برہنہ ہونا بے ادبی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف آخر ص ۲۵۸)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ "غنیۃ الطالبین" میں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات "الملفوظ" میں فرماتے ہیں۔

جو بچہ سمجھتا ہے اور دوسروں کے سامنے بیان کر سکتا ہے اس کے سامنے صحبت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ (یعنی شریعت میں ناپسندیدہ و ناجائز ہے)"۔

(غنیۃ الطالبین باب ۲، الملفوظ ج ۳، ص ۱۳)

مسئلہ کسی کی دو بیویاں ہوں تو ایک بیوی سے دوسری بیوی کے سامنے صحبت کرنا جائز نہیں۔ مرد کو اپنی بیوی سے تو حجاب نہیں لیکن ایک بیوی کو دوسری بیوی سے تو پردہ فرض ہے اور شرم و حیاء ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف اول، ص ۲۰۷)

مباشرت سے پہلے وضو

مباشرت سے پہلے وضو کر لینا چاہیے کہ اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ جن میں سے چند ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔

1) وضو کرنا ثواب اور باعث برکت ہے۔

2) مباشرت سے پہلے وضو کرنے کی حکمت ایک یہ بھی ہے کہ مرد و عورت دونوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ صحبت ہم صرف اپنی خواہشات نفسانی کی تکمیل کیلئے

نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ نیک صالح اولاد پیدا کرنا مقصود ہے اور دوسری حکمت یہ ہے کہ کسی بھی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

3) مرد باہر کے کاموں سے اور عورت گھر کے کاموں کی وجہ سے دن بھر کے تھکے اوندھے ہوتے ہیں۔ تھکا جسم دوسرے کیلئے فائدہ بخش ثابت نہیں ہوتا۔ لہٰذا وضو کر لینا چستی، قوت، اور خود اعتمادی کا سبب بنتا ہے۔

4) دن بھر کی بھاگ دوڑ میں جسم و چہرہ پر دھول مٹی اور جراثیم موجود رہتے ہیں۔ جب مرد و عورت بوس و کنار کرتے ہیں تو یہ جراثیم منہ اور سانسوں کے ذریعے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں جس سے آگے مختلف امراض کے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسے سینکڑوں فائدے ہیں جو وضو کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

نشے کی حالت میں مباشرت کرنا منع ہے

شریعت اسلامی میں ہر قسم کا نشہ حرام ہے اور اسلام میں شراب کو تو ام الخبائث (یعنی تمام برائیوں کی ماں) تک بنایا گیا ہے۔

دو حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ

''جس نے شراب پی گویا اس نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا''۔

(بحوالہ فتاویٰ مصطفویہ ج ا ص ۷٦)

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

الا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن۔

(بخاری ج ۳، باب ۹٦۸، حدیث ۱۷۱۴)

ترجمہ شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

اور فرماتے ہیں پیارے آقا ﷺ

مدمن الخمران مات لقی اللہ کعابد وثن۔

(امام احمد، ابن حبان، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۸)

ترجمہ شرابی اگر بغیر توبہ کیے مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے بتوں کی پوجا کرنے والا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من زنی اوشرب الخمر نزع اللہ منه الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسه۔ (حاکم، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۷)

ترجمہ جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان ایسے کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے (آسانی کے ساتھ) کرتہ کھینچ لیتا ہے۔

حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''خدا کی قسم! شراب اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ اور اگر کسی کے دل میں ایمان ہو اور وہ شراب پیئے تو شراب اس کے ایمان کو ختم کر دیتی ہے۔ (اس لئے کہ شرابی آدمی نشے میں ہوتا ہے تو اس کی زبان سے کلمہ کفر جاری ہو جاتے ہیں)

(تنبیہ الغافلین)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

''ایک دفعہ شراب (کا ایک گھونٹ) پینے سے چالیس روز تک شرابی کی نماز، روزہ اور دیگر اعمال قبول نہیں ہوتے دوسری دفعہ پینے سے اسی روز تک، تیسری دفعہ پینے سے ایک سو بیس روز تک۔ (تنبیہ الغافلین)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قسم میری عزت کی، جو کوئی میرا بندہ شراب کا ایک گھونٹ

بھی پئے گا میں اسے اتنا ہی پیپ پلاؤں گا"۔ (امام احمد، بحوالہ بہار شریعت ج ا، ح ۹)

اسی طرح وسکی، بی یر، تاڑی، گانجہ، براون شوگر وغیرہ۔ جتنی بھی ایسی چیزیں ہیں جن سے نشہ آتا ہو وہ شریعت میں حرام ہے۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔

نھی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر۔

(امام احمد، ابوداؤد، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۹)

ترجمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز جو نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے حرام ہے۔

حکیموں اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ

"نشے کی حالت میں مباشرت کرنے سے رہو میٹک پین نامی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اولاد اپاہج (لنگڑی لولی) پیدا ہوتی ہے"۔

خوشبو کا استعمال کرنا

مباشرت سے پہلے خوشبو لگانا بہتر ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو بہت پسند تھی۔ آپ ہمیشہ خوشبو کا استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ ہم غلام بھی سنت پر عمل کرنے کی نیت سے خوشبو لگایا کریں۔ ورنہ اس بات میں کسی کو کوئی شک وشبہ نہیں کہ آپ کا وجود مبارک خود ہی مہکتا رہتا اور آپ کا مبارک پسینہ خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔ مباشرت سے قبل خوشبو کا استعمال کرنا سنت ہے۔ خوشبو سے دل ودماغ کو تازگی اور سکون ملتا ہے اور جماع میں دلچسپی بڑھتی ہے۔

حافظ الحدیث حضرت امام قاضی فضیل عیاض اندلسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف "کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی۔ رہا آپ کا خوشبو استعمال

کرنا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کی بارگاہ میں ملائکہ حاضر ہوتے تھے۔اور دوسری وجہ یہ تھی کہ خوشبو جماع اور اسباب اجماع میں معین و مددگار ہے۔خوشبو آپ کو بالذات محبوب نہیں تھی بلکہ بالواسطہ یعنی شہوت کا زور کم کرنے کی غرض سے محبوب تھی ورنہ حقیقت محبت تو آپ کو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص تھی"۔

(شفاء شریف ج ۱ باب ۲)

لیکن یاد رہے کہ صرف عطر کا ہی استعمال کرے۔افسوس کہ آج کل خالص عطر کا ملنا بھی دشوار ہوگیا ہے اب عموماً جو عطریات بازاروں میں ملتے ہیں ان میں کیمیکلز ہوتے ہیں ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے۔اسپرے میں اسپرٹ کی ملاوٹ ہوتی ہے جو کہ شراب کے حکم میں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

"الکوہل (شراب) والے عطر (یا اسپرے) کا استعمال گناہ ہے۔ بلکہ ایسے عطر کی خوشبو سونگھنا بھی ناجائز ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۸۸)

اس لئے صرف ایسے عطر کا استعمال کرے جس میں اسپرٹ (الکوہل) نہ ہو۔ الکوہل والے سینٹ یا عطر کی پہچان یہ ہے کہ اسے اگر ہتھیلی پر لگایا جائے تو ٹھنڈک محسوس ہوگی اور فوراً اڑ بھی جائے گا۔

عورتیں ایسے عطر کا استعمال کریں جس کی خوشبو ہلکی ہو۔ایسی نہ ہو کہ جس کی خوشبو اڑ کر مردوں تک پہنچ جائے۔آج کل اکثر عورتیں ایسے اسپرے' عطر یا پھر پوڈر' کریم وغیرہ کا استعمال کرتی ہے کہ جس گلی سے گزر جائے ساری گلی مہک اٹھتی ہے اور من چلے لڑکے ہائے ہائے پکارنے لگتے ہیں اور سیٹیاں بجا بجا کر بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں۔ایسی عورتیں اس حدیث کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایما امراۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجد وامن ریحھا فھی زانیۃ

(ابوداؤد ج ۳' حدیث ۷۱ ے نسائی ج ۳' باب کتاب الزینۃ)

ترجمہ جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تاکہ انہیں خوشبو پہنچے تو وہ عورت زانیہ ہے یعنی زنا کروانے والی۔

مباشرت کھڑے کھڑے نہ کریں

مباشرت کھڑے کھڑے نہ کریں کہ یہ جانوروں کا طریقہ ہے۔ اور نہ ہی بیٹھے بیٹھے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ اس طریقے سے مباشرت کرنے سے بدن لاغر اور خاص کر مرد کا عضو تناسل جڑ سے کمزور ہو جاتا ہے اور اگر حمل قرار پا جائے تو بچہ کمزور' اپنگ (ہاتھ پاؤں سے اپاہج) پیدا ہوتا ہے یا پھر جسم کا کوئی حصہ ادھورا ہوگا۔

بعض معتمد علماء دین نے فرمایا ہے کہ

''کھڑے کھڑے مباشرت کرنے سے اگر عورت کو حمل قرار پا جائے تو اولاد بد دماغ' اور بیوقوف ہوگی یا پیدائشی طور پر نیم پاگل پیدا ہوگی''۔

حکیموں کی اس متعلق تحقیق یہ ہے کہ

''کھڑے رہ کر مباشرت کرنے سے رعشہ (بدن ہلنے) کی بیماری ہو جاتی ہے۔ (والعیاذ باللہ)

مباشرت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بستر پر لیٹے لیٹے اور اور عورت نیچے کی جانب اور مرد اوپر کی جانب ہو جیسا کہ قرآن کریم میں بھی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا (سورۃ الاعراف ۱۱۶)

ترجمہ پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا۔(کنزالایمان)

اس آیت کریمہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جماع کے وقت عورت چت لیٹے اور مرد اس پر (الٹا) لیٹے کہ اس طریقہ سے مرد کے جسم سے عورت کا جسم ڈھک بھی جائے گا۔ جیسا کہ آیت کریمہ میں ان جملوں کے ساتھ کہ "پھر مرد اس پر (یعنی عورت پر) چھایا" سے اشارہ کیا گیا ہے اور اس طریقہ سے مباشرت قانون فطرت کے مطابق ہے۔ اب اگر اس کے خلاف ورزی کی گئی تو بہر حال نقصان تو ضرور ہوگا۔ دیکھا جائے تو اس طریقے میں زیادہ راحت و آسانی ہے۔ عورت کو اس سے مشقت نہیں ہوتی اور مرد کی منی کا آسانی سے خروج ہو کر عورت کے فرج میں دخول ہوتا ہے اور استقرار حمل جلد قرار پاتا ہے۔

حکیم بوعلی سینا جو اپنے زمانے کا ایک مشہور و معروف حکیم گزرا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ

"اگر عورت اوپر اور مرد نیچے ہو تو اس صورت میں مرد کی کچھ منی اس کے عضو میں باقی رہ کر تعفن پیدا کرے گی اور پھر بعد میں تکلیف و اذیت کا باعث بنے گی"۔

قبلہ کی طرف رخ نہ ہو

حضور سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"صحبت کرنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ صحبت کے وقت منہ قبلہ کی طرف سے پھیر لیں"۔ (کیمیائے سعادت)

حضور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"صحبت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔ جیسا کہ درمختار میں اس کا بیان ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف آخر ص ۱۴۰)

جماع کے وقت قبلہ کی طرف سے رخ پھیرنے کیلئے غالباً اس لئے کہا گیا ہے

کہ قبلہ کی تعظیم ہر مسلمان پر ضروری ہے۔اس کی طرف رخ کر کے بندہ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے' اور قبلہ کی طرف تھوکنے' پیشاب پاخانہ کرنے اور برہنہ اس کی طرف رخ کرنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

ان احدکم اذ اقام فی صلاته فانه یناجی ربه او ان ربه بینه وبین القبلة۔ (بخاری ج۱' باب۴' ۲۷' حدیث ۳۹۳)

ترجمہ جب بندہ نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے یا اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔(یعنی قبلہ کی جانب اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہوتی ہے)

اب چونکہ جماع کے وقت مرد وعورت برہنگی کی حالت میں ہوتے ہیں تو بھلا اس حالت میں قبلہ کی طرف رخ کیسے کیا جاسکتا ہے۔لہٰذا ادباً مباشرت کے وقت قبلہ کی طرف جانب رخ کرنے سے منع فرمایا گیا۔

برہنہ صحبت کرنا منع ہے

مباشرت کے دوران مرد اور عورت کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لیں' جانوروں کی طرح برہنہ صحبت نہ کریں۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

''جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے تو پردہ کرلے' بے پردہ ہوگا تو فرشتے حیا کی وجہ سے باہر نکل جائیں گے اور شیطان آجائے گا۔اب کوئی بچہ ہوا تو شیطان کی اس میں شرکت ہوگی''۔ (غنیۃ الطالبین باب ۵)

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"صحبت کے وقت اگر کپڑا اوڑھے ہے بدن چھپا ہوا ہے تو کچھ حرج نہیں اگر برہنہ ہے تو ایک تو برہنہ صحبت کرنا خود مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحبت کے وقت مرد و عورت کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا۔ ولا یتجردان تجرد العیر۔ یعنی گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف اول ص ۱۴۰)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں۔

"برہنہ رہ کر صحبت کرنے سے اولاد کے بے شرم و حیا ہونے کا خطرہ ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف اول ص ۴۶)

سوچئے انسان کی ذرا سی لاپرواہی کہاں تک نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ غالباً زمانے میں جو شرم و حیا کا جنازہ نکلتا جا رہا ہے اس کی سینکڑوں وجوہات میں سے یہ بھی ایک وجہ رہی ہے کہ مباشرت برہنہ ہو کر کی گئی اور یہ اثر نسل میں آیا، نتیجہ یہ کہ شرم و حیا کو موجودہ نسل نے زندہ در گور کر دیا۔

دوران جماع شرم گاہ دیکھنے کا وبال

مسئلہ میاں بیوی کا صحبت کے وقت ایک دوسرے کی شرم گاہ کو مس کرنا بے شک جائز ہے بلکہ نیک نیت سے ہو تو مستحب و ثواب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۷۵ اور ج ۹ ص ۷۲)

مسئلہ مرد اپنی بیوی کے ہر عضو کو چھو سکتا ہے اور عورت بھی اپنے شوہر کے ہر عضو کو چھو سکتی ہے خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت۔ یہاں تک کہ ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کو چھو بھی سکتے ہیں، مگر بغیر ضرورت کے شرم گاہ کا دیکھنا اور چھونا خلاف اولیٰ و مکروہ ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۷، بہار شریعت ج ۲، ح ۱۶، ص ۵۷)

دوران صحبت مرد اور عورت ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔ اس کے بہت سے نقصانات ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا لیکن نہ کبھی آپ نے میرا ستر دیکھا اور نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ستر دیکھا''۔ (ابن ماجہ ج ۱' باب ۶۱۶' حدیث ۱۹۹۱)

بسند ضعیف ابن ماجہ اور خطیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ آپ اپنے سر مبارک کو چھپا لیتے تھے اور اپنی آواز کو پست کر لیتے اور بیوی سے فرماتے تم سکون اختیار کرو۔ (الافصاح فی احادیث النکاح ابن حجر)

حضرت ابن عدی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی سے مباشرت کرے تو اس کی فرج (شرم گاہ) کو نہ دیکھے کہ اس سے آنکھوں کی بینائی ختم ہو جاتی ہے''۔ (حاشیہ مسند امام اعظم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

''جماع کے وقت شرم گاہ دیکھنے سے حدیث میں ممانعت فرمائی اور فرمایا: فانہ یورث العمی۔ یعنی وہ اندھے ہونے کا سبب ہے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ

''اس سے اندھے ہونے کا سبب یا وہ اولاد اندھی ہو گی جو اس جماع سے پیدا ہوئی۔ یا معاذ اللہ! دل کا اندھا ہوتا ہے کہ یہ سب سے بدتر ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵' ص ۵۷۰)

''قانون شریعت'' میں ہے۔

''(دوران صحبت) عورت کی شرم گاہ کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ اس سے نسیان (بھولنے کی بیماری) پیدا ہوتی ہے اور نظر بھی کمزور ہوتی ہے''۔

(قانون شریعت ج ۲)

پستان چومنا

مباشرت کے وقت عورت کے پستان چومنے یا چوسنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن خیال رہے کہ دودھ حلق میں نہ جائے، اگر حلق میں دودھ آ گیا تو فوراً تھوک دے، جان بوجھ کر دودھ پینا ناجائز و حرام ہے۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں نقل فرماتے ہیں کہ

''صحبت کے وقت اپنی بیوی کے پستان منہ میں لینا جائز ہے بلکہ اچھی نیت سے ہو تو ثواب کی امید ہے جیسا کہ ہمارے امام، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرم گاہ کو مس کرنے کے بارے میں فرمایا۔ ''ارجو انھا یوجران علیہ'' یعنی میں امید کرتا ہوں کہ وہ دونوں اس پر اجر (ثواب) دیئے جائیں گے۔ ہاں اگر عورت دودھ والی ہو تو ایسا چوسنا نہ چاہیے جس سے دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آ جائے اور حلق میں نہ جانے دے تو حرج نہیں کہ عورت کا دودھ حرام ہے نجس نہیں۔ البتہ روزے میں اس خاص صورت سے پرہیز کرنا چاہیے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، نصف آخر، ص ۷۲)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

کچھ لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ دوران جماع اگر عورت کا دودھ مرد کے منہ میں چلا گیا تو عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور خود بخود طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بات غلط ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

فقہ کی مشہور کتاب ''درمختار'' میں ہے۔

''مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی خرابی نہ آنی چاہیے دودھ

منہ میں آ گیا ہو، بلکہ حلق سے اتر گیا ہو تب بھی نکاح نہ ٹوٹے گا۔ لیکن حلق میں جان بوجھ کر لینا جائز نہیں۔

(درمختار، بحوالہ قانون شریعت ج ۲، ص ۵۲)

اسی طرح بہار شریعت میں صدر الشریعہ رحمۃ اللہ نے بھی نقل فرمایا ہے غرض کہ عوام کا یہ خیال محض غلط ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم، ثم رسول اعلم)

جماع کے دوران گفتگو کرنا منع ہے

جماع کے دوران بات چیت نہ کرے خاموش رہے۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''مباشرت کے دوران بات چیت کرنا مکروہ ہے، بلکہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے خطرہ ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹، نصف اول، ص ۴۶)

دوران مباشرت کسی اور کا خیال آنا حرام ہے

صحبت کے دوران مرد کسی دوسری عورت کا اور عورت کسی دوسرے مرد کا خیال نہ لائے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ مرد جماع تو اپنی بیوی سے کرے اور تصور کرے کہ فلاں عورت سے جماع کر رہا ہوں۔ اسی طرح عورت کسی اور مرد کا تصور کرے، تو یہ سخت گناہ ہے۔

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اپنی مشہور تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں نقل فرماتے ہیں۔

''مباشرت کے دوران مرد اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کا خیال لائے تو سخت گناہ ہے اور ایک طرح کا چھوٹی قسم کا زنا ہے''۔

(غنیۃ الطالبین از حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

مباشرت کے بعد پانی نہ پیئے

اس سے قبل بیان کیا جاچکا ہے کہ مباشرت کے بعد جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اس لئے اس وقت پیاس بھی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔لیکن خبردار مباشرت کے فوراً بعد پانی ہرگز نہ پیئے۔

حکیموں نے لکھا ہے کہ

''صحبت کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیے کیونکہ اس سے دمہ (سانس) کی بیماری ہونے کا خطرہ ہے''۔

دوبارہ صحبت کرنا ہوتو؟

ایک رات میں مباشرت کے بعد اسی رات میں دوسری مرتبہ صحبت کا ارادہ ہوتو مرد اور عورت دونوں وضو کرلیں کہ یہ فائدے مند ہے' اور اگر صحبت نہ بھی کرنا ہوتو وضو کر کے سوجائیں۔

حضرت عمر ابن خطاب و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا اتی احدکم اھلہ ثم از ادان یعود فلیتوضا بینھما وضوء۔

(ترمذی ج۱' حدیث ۱۳۳' ابن ماجہ ج۱' حدیث ۶۲۹')

ترجمہ جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک مرتبہ صحبت کے بعد دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وھو قول عمر ابن خطاب وقال بہ غیر واحد من اھل العلم۔ (ترمذی ج۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے اور متعدد علماء اسی کے قائل ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''ایک بار صحبت کر چکے، اور دوبارہ کا ارادہ ہو تو چاہیے کہ اپنا بدن دھو ڈالے (وضو کر لے) اور اگر ناپاک آدمی کوئی چیز کھانا چاہے تو چاہیے کہ پہلے وضو کر لے پھر کھائے اور سونے کا ارادہ ہو تو بھی وضو کر کے سوئے۔ حالانکہ (وضو کرنے کے بعد بھی) ناپاک ہی رہے گا (جب تک غسل نہ کر لے) لیکن سنت یہی ہے''۔ (کیمیائے سعادت)

وضو کر کے سوئے

مباشرت کے بعد سونے کا ارادہ ہو تو مرد اور عورت دونوں پہلے اپنے مقام مخصوص کو دھولیں اور وضو کر لیں پھر اس کے بعد سو جائیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام وھو جنب غسل فرجہ وتوضا للصلوۃ

(بخاری ج ۱ حدیث ۲۸۱ ترمذی ج ۱ حدیث ۱۱۲)

ترجمہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت (مباشرت کے بعد) سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرم گاہ کو دھو کر نماز جیسا وضو کر لیتے تھے۔ (پھر آپ سو جاتے)

بیماری میں مباشرت

عورت اگر کسی دکھ، پریشانی یا بیماری میں مبتلا ہو تو اس کی صحت کا خیال کئے بغیر ہرگز مباشرت نہ کرے۔ ویسے انسانیت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دکھی یا بیمار انسان کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ اسے آرام اور سکون فراہم کرے۔

ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں۔

''حضور اکرم ﷺ کی کسی اہلیہ کی اگر آنکھیں دکھ رہی ہوتی تو حضور اکرم ﷺ ان سے مباشرت نہ فرماتے' جب تک وہ تندرست نہ ہو جاتیں''۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کسی بیماری یا تکلیف میں ہو تو اس کی صحت کا خیال کیے بغیر مجامعت کرنا مناسب نہیں۔

طب کی بعض کتابوں میں نقل ہے کہ

''بخار کی حالت میں مباشرت نہ کرے کہ بدن میں حرارت بس جاتی ہے اور پھیپھڑوں کے خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے''۔

صحبت محض مزہ کیلئے نہ ہو

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ اپنی ''وصایا'' میں اور حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''کیمیائے سعادت'' میں فرماتے ہیں۔

''جب کبھی مباشرت کرے تو نیت صرف مزہ لینے یا شہوت کی آگ بجھانے کی نہ ہو' بلکہ نیت یہ رکھے کہ زنا سے بچوں گا اور اولاد صالح و نیک سیرت پیدا ہوگی۔ اگر اس نیت سے مباشرت کرے گا تو ثواب پائے گا''۔

(وصایا شریف' کیمیائے سعادت)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''میں نکاح صرف اس لئے کرتا ہوں کہ صالح اولاد حاصل کروں''۔

(حیاء العلوم ج ۲)

زیادہ صحبت نقصان دہ ہے

مسئلہ بیوی سے زندگی میں ایک مرتبہ صحبت کرنا قضا واجب ہے اور حکم یہ ہے کہ

عورت سے صحبت کبھی کبھی کرتا رہے اس کیلئے کوئی حد مقرر نہیں۔ مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اٹھے' اور اتنا زیادہ بھی جائز نہیں کہ عورت کو نقصان پہنچے۔

(قانون شریعت ج ۲)

حد سے زیادہ مباشرت کرنے سے مرد اور عورت دونوں کیلئے نقصان ہے۔ بالخصوص زیادہ صحبت سے مرد کی صحت پر زیادہ اثر پڑتا ہے۔ صحت کی کمزوری پھر طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ اکثر شہوت پرست عورتوں کے شوہر مسلسل مباشرت کی وجہ سے اپنی صحت کھو بیٹھتے ہیں اور صحت کی کمزوری کی وجہ سے جب وہ عورت کی پہلے کی طرح خواہش کی تکمیل نہیں کر پاتے' اور عورت کو جب عادت کے مطابق تسلی نہیں ہو پاتی ہے تو وہ پھر پڑوس اور باہر وہ چیز تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے اور پھر ایک نئی برائی کا جنم ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قدرت کی اس انمول چیز (صحت وقوت) کا استعمال بے دردی سے نہ کیا جائے۔

حکایت

حکیموں نے لکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہفتہ میں دو مرتبہ مباشرت کی جائے۔ حکیم بقراط جو ایک بہت بڑا حکیم تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ساڑھے چار سو سال پہلے گزرا ہے۔ اس سے کسی نے پوچھا۔ "مباشرت ہفتہ میں کتنی مرتبہ کرنی چاہے"؟ اس نے جواب دیا۔ "صرف ایک مرتبہ"۔ پوچھنے والے نے پھر پوچھا۔ "ایک مرتبہ کیوں' اس سے زیادہ کیوں نہیں؟" بقراط نے جھلا کر جواب دیا۔ "تمہاری زندگی ہے تم جانو مجھ سے کیا پوچھتے ہو"! گویا یہ اشارہ تھا کہ زیادہ صحبت کرو گے تو کمزور ہو جاؤ گے اور پھر بیمار ہو جاؤ گے اور زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

غالباً حکیم رازی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ

"زیادہ صحبت موٹوں کو دبلا' اور دبلوں کو مردہ' جوانوں کو بوڑھا اور بوڑھوں کو

موت کی طرف دھکیل دیتی ہے''۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کی صحت اچھی ہو اور زیادہ دنوں تک قائم رہے تو اسے چاہیے کہ وہ کم کھایا کرے اور عورت سے کم مباشرت کیا کرے''۔

(بستان العارفین)

آج کل اس فیشن اور ننگائی کے دور میں جذبات بہت جلد بے قابو ہو جاتے ہیں اس لئے دھیان رکھیں کہ اگر بیوی کی خواہش ہو تو انکار بھی نہ کرے ورنہ ذہن بھٹکنے کا اندیشہ ہے۔

ہفتہ میں کتنی مرتبہ قربت کرے

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''احیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں۔

''مرد چار دنوں میں ایک بار عورت سے جماع کر سکتا ہے' نیز عورت کی ضرورت پورا کرنے اور اس کی پرہیز گاری کے اعتبار سے اس حد سے کم و بیش بھی مباشرت کر سکتا ہے' کیونکہ عورت کو پاک دامن رکھنا مرد پر واجب ہے''۔ (احیاء العلوم ج ۲)

تنبیہ

کچھ لوگ شادی کے بعد شروع شروع میں عورت پر اپنی مردانگی و قوت کا رعب ڈالنے کیلئے دواؤں کا یا کسی اسپرے یا پھر تیل وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ جس سے عورت اور وہ خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں اس کا الٹا اثر ہوتا

ہے، مرد و عورت اس چیز کے عادی ہو جاتے ہیں۔ پھر بعد میں اگر مرد وہ اسپرے یا دوا استعمال نہ کرے تو عورت کو تسلی نہیں ہوتی اور وہ اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے مرد کو اس کا استعمال کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ دواؤں کے مسلسل استعمال سے مرد کی صحت پر اثر پڑنے لگتا ہے اور وہ دواؤں کا عادی بن کر جلد ہی طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مرد اگر یہ دوائیں استعمال نہ کرے تو عورت کو پہلے کی طرح اطمینان نہیں ہوتا جس کی وہ عادی ہو چکی ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں عورت کے بدچلن ہونے کا خطرہ ہے۔ بعض حکماء نے لکھا ہے کہ ''ایسی حالت میں عورت کے دماغی مریض ہونے کا بھی خطرہ ہے''۔

لہٰذا قوت مردانہ کو بڑھانے اور اسے برقرار رکھنے کیلئے مصنوعی دواؤں، اسپرے، تیل وغیرہ کی بجائے طاقت ور غذاؤں کا استعمال کرے۔ غذا کے ذریعے بڑھائی ہوئی طاقت ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا کوئی نقصان ہوتا ہے۔ (طاقت بخش غذاؤں کا بیان انشاء اللہ آگے آئے گا)



مباشرت کے اوقات

شریعت اسلامی میں مباشرت کیلئے کوئی خاص وقت نہیں بتایا گیا ہے۔ شریعت میں (علاوہ نماز کے اوقات کے) دن ورات کے ہر حصہ میں صحبت کرنا جائز ہے' لیکن بزرگوں نے کچھ ایسے اوقات بتائے ہیں جن میں صحبت کرنا صحت کیلئے فائدے مند ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ "احیاء العلوم" میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں (تقریباً ۲ بجے سے لے کر فجر کی اذان سے پہلے) جب وتر کی نماز پڑھ چکے ہوتے تو اگر آپ کو اپنی کسی بیوی کی حاجت ہوتی تو ان سے مباشرت فرماتے"۔ (احیاء العلوم)

حدیثوں میں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھتے اور صرف عشاء کی وتر نہیں پڑھتے' پھر آپ کچھ گھنٹے آرام فرماتے اور پھر اٹھ بیٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھتے اور کچھ نفل نمازیں ادا فرماتے اور آخر میں عشاء کی وتر پڑھتے' اس کے بعد اگر آپ کو اپنی کسی بیوی کی حاجت ہوتی تو ان سے مباشرت فرماتے یا اگر حاجت نہ ہوتی

تو آپ آرام فرماتے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز فجر کیلئے اذان کے وقت آپ کو اطلاع دیتے۔

اس حدیث کے تحت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''رات کے پہلے حصہ (تقریباً ۹ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان) میں صحبت کرنا مکروہ ہے کہ صحبت کے بعد پوری رات ناپاکی کی حالت میں سونا پڑے گا''۔

(احیاء العلوم ج ۲)

مباشرت کیلئے بہتر وقت

حضرت امام فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''بستان العارفین'' میں نقل فرماتے ہیں کہ

''مباشرت کیلئے سب سے بہتر وقت رات کا آخری حصہ ہے (یعنی تقریباً رات ۲ بجے سے ۴ بجے کے درمیان) کیونکہ رات کے پہلے حصہ میں پیٹ غذا سے بھرا ہوتا ہے اور بھرے پیٹ مباشرت کرنے سے صحت کو نقصان ہے' جب کہ رات کے آخری حصہ میں صحبت کرنے سے فائدے ہیں۔ (جیسے آدمی دن بھر کا تھکا ہوا ہوتا ہے' اور رات کے پہلے حصہ میں اس کی نیند ہو جاتی ہے جس سے اس کی دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ) رات کے آخری حصہ تک کھانا اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے''۔

(بستان العارفین)

اطباء کی تحقیق

اطباء کی تحقیق کے مطابق پیٹ بھرا ہونے کی حالت میں مباشرت نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے اولاد کند ذہن پیدا ہوتی ہے۔

ناچیز راقم الحروف نے ایک غیر مسلم ڈاکٹر کی کتاب میں یہ لکھا دیکھا کہ ''پیٹ بھرا ہونے کی حالت میں اگر مباشرت کی جائے تو انزال جلد ہوتا ہے۔

معدہ کمزور' ہاضمہ کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور جگر پر ورم اور شوگر وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں"۔

یہ تمام باتیں حکمت کے مطابق ہیں۔شرع میں مباشرت کیلئے کوئی خاص وقت متعین نہیں کہ اسی متعین وقت پر کی جائے اور دیگر اوقات میں کرنا ناجائز یا گناہ ہو! شریعت کے مطابق ہر وقت صحبت کی اجازت ہے۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات سے دن اور رات کے دیگر وقتوں میں مباشرت کرنا ثابت ہے۔ہاں! کچھ دنوں کی فضیلت احادیث میں وارد ہے جیسا کہ

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

"بعض علماء نے شب جمعہ اور دن جمعہ کو مباشرت کرنا مستحب کہا ہے"۔

(احیاء العلوم ج ۲) (واللہ تعالیٰ اعلم وثم رسول اللہ اعلم)

کن راتوں میں مباشرت منع ہے

امیر المومنین حضرت علی' حضرت ابو ہریرہ' اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ

"(ہر مہینے کی) چاند رات' اور چاند کی پندرہویں شب' اور چاند کے مہینے کی آخری شب' مباشرت کرنا مکروہ ہے کہ ان راتوں میں جماع کے وقت شیطان موجود ہوتے ہیں"۔ (کیمیائے سعادت)

تحقیق یہ ہے کہ ان راتوں میں مباشرت جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ مباشرت کرنے سے ان راتوں میں پرہیز کرے۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

اذان ونماز کے اوقات میں بھی مباشرت نہیں کرنا چاہیے۔

بزرگان دین فرماتے ہیں۔

"اذان ونماز کے وقت مباشرت کرنے سے اولاد نافرمان' مذہب سے بے گانہ پیدا ہوتی ہے"۔(واللہ تعالیٰ اعلم وثم رسول اللہ اعلم)

ماہِ رمضان میں مباشرت

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۷)

ترجمہ روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔ (کنزالایمان)

شان نزول

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے نزول سے پہلے مسلمان جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو ان پر کھانا' پینا اور عورتیں حرام ہو جاتی تھیں حتیٰ کہ دوسرے دن شام کو روزہ افطار کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز کے بعد اپنی زوجہ سے حقوق زوجیت ادا کئے اور حضرت صرمہ بن قیس رضی اللہ عنہ پر نیند غالب آ گئی جب آپ مغرب کی نماز پڑھ چکے تھے آپ نے افطار کا کھانا نہیں کھایا تھا آپ بیدار نہ ہوئے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ اس وقت اٹھے اور کھانا کھایا اور پانی پیا صبح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور شام کے بعد فجر کے طلوع ہونے تک کھانے پینے اور جماع کرنے کی اجازت فرمائی۔

ابوداؤد اور بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ لیتے تھے تو ان پر کھانا' پینا اور حقوق زوجیت ادا کرنا حرام ہو جاتا تھا اور وہ آئندہ رات تک روزہ رکھتے تھے۔ پس ایک شخص نے اپنی بیوی سے خیانت کی اور اپنی بیوی سے مجامعت کر دی جب کہ وہ عشاء کی نماز پڑھ چکا تھا اور اس نے افطار نہیں کیا تھا اللہ تعالیٰ نے باقی لوگوں کو آسانی' رخصت اور منفعت دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ آیت کریمہ نازل فرما کر رخصت عطا فرما دی اور آسانی کر دی۔ (تفسیر در منثور مترجم ج ۱ ص ۵۱۵)

اہم مسائل

ماہ رمضان کے مہینے میں رات کو صحبت کر سکتے ہیں۔ ناپاکی کی حالت میں اگر سحری کی تو جائز ہے اور روزہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔

مسئلہ روزے کی حالت میں مرد اور عورت نے مباشرت کی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ مرد نے عورت کا بوسہ لیا' یا چھوا یا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا موٹا ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو وہ روزہ نہ ٹوٹا اگرچہ مرد کو انزال ہو گیا ہو اور اگر عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ (بہار شریعت ج ۱' ح ۵)

مسئلہ روزے کی حالت میں مرد اور عورت نے مباشرت کی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ مرد نے عورت کا بوسہ لیا یا چھوا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا موٹا ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو روزہ نہ ٹوٹا اگرچہ مرد کو انزال ہو گیا ہو اور اگر عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ (بہار شریعت ج ۱' ح ۵)

مسئلہ کسی نے مرد کو یا عورت کو روزے کی حالت میں مجبور کیا کہ جماع کرے

اور قتل کر دینے یا عضو کاٹ ڈالنے کی یا کسی اور طرح کے جانی نقصان پہنچانے کی دھمکی دی اور روزہ دار کو یہ یقین ہے کہ اگر میں اس کا کہنا نہ مانوں گا تو جو کہتا ہے کر گزرے گا' لہٰذا اس نے جماع کیا تو روزہ ٹوٹ گیا' لیکن کفارہ لازم نہ ہوا' صرف قضا روزہ رکھنا ہوگا۔

(بہار شریعت ج ۱' ح ۵)

مسئلہ عورت نے مرد کو جماع کرنے پر مجبور کیا تو مرد اور عورت کا رزہ ٹوٹ گیا' لیکن عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں بلکہ وہ صرف قضا روزہ رکھے گا۔

(بہار شریعت ج ۱' ح ۵)

مسئلہ جان بوجھ کر مرد نے روزے کی حالت میں عورت سے جماع کیا چاہے انزال ہو یا نہ ہو (یعنی منی نکلے یا نہ نکلے) روزہ ٹوٹ گیا اور کفارہ بھی لازم ہو گیا۔

(بہار شریعت ج ۱' ح ۵)

کفارہ کفارہ یہ کہ ایک غلام آزاد کرے (اور موجودہ دور میں یہ پاک و ہند ہی نہیں دنیا کے کسی بھی ملک میں ممکن نہیں) دوسری صورت یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر ساٹھ مسکینوں (غریبوں محتاجوں) کو پیٹ بھر کر دونوں وقتوں کا کھانا کھلائے اور روزے رکھنے کی صورت میں اگر بیچ میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے ساٹھ روزے رکھنے ہوں گے۔ پہلے رکھے ہوئے روزوں کو گنا نہیں جائے گا۔ مثلاً انسٹھ رکھ چکا تھا اور ساٹھواں نہیں رکھ سکا تو پھر سے روزے رکھیں۔ پہلے کے انسٹھ بیکار گئے۔ لیکن اگر عورت کو روزے رکھنے کے دوران حیض شروع ہو جائے تو روزے رکھنا چھوڑ دے پھر حیض سے پاک ہو جانے کے بعد بچے ہوئے روزے پورے کر لے۔ یعنی حیض سے پہلے کے روزے اور حیض کے بعد کے روزے دونوں ملا کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا اگر کفارہ ادا نہ کیا تو سخت گنہگار رہو گا اور بروز محشر سخت عذاب میں ہو گا۔ (بہار شریعت ج ۱' ح ۵)

حیض (ماہواری) کا بیان

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی۔ (سورۃ البقرۃ ۲۲۲)

ترجمہ اور (اے محبوب) تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔

(کنزالایمان)

حیض کا لغوی اور اصطلاحی معنی

علامہ راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

جو خون رحم سے وقت مخصوص میں وصف مخصوص کے ساتھ خارج ہو اس کو حیض کہتے ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

لغت میں حیض کا معنی کیا ہے؟ سیلان (بہنا) جب کوئی وادی بہنے لگے تو کہتے ہیں ''حاض الوادی'' اوقات مخصوص میں خون بہنے کی وجہ سے اس خون کو حیض کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں حیض اس صفت شرعیہ کو کہتے ہیں جو ان کاموں کے کرنے سے مانع ہو جن کیلئے حیض سے پاک ہونا شرط ہے، مثلاً نماز پڑھنا، قرآن مجید چھونا، روزہ رکھنا، مسجد میں داخل ہونا، اور عمل زوجیت کرنا۔

حیض کا سبب

حیض کا سبب یہ ہے کہ حضرت حوا علیہا السلام نے شجر ممنوع کھالیا تھا تو اللہ تعالیٰ ان کو حیض میں مبتلا کر دیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض کے متعلق فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر اس کو مقدر کر دیا ہے۔ (تفسیر تبیان القرآن ج ا ص ۷۸۶)

بالغہ عورت کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آتا ہے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ بن جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کی جان پر بن جائے' یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا۔ جس زمانہ میں حمل نہ ہو اور نہ دودھ پلانا اگر وہ خون بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

بالغہ لڑکی کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے مطابق نکلتا ہے اسے حیض (ماہواری) کہتے ہیں۔ لڑکی کو جس عمر سے یہ خون آنا شروع ہو جائے شرعی رو سے وہ اس وقت سے بالغ سمجھی جائے گی۔

مسئلہ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں ہے' یعنی پورے بہتر گھنٹے۔ ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔

(بہار شریعت ج ا ح ۲' قانون شریعت ج ا)

مسئلہ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے' بلکہ اگر کچھ کچھ وقت آئے جب بھی حیض ہے۔ (بہار شریعت ج ا ح ۲)

مسئلہ حیض میں جو خون آتا ہے اس کے چھ رنگ ہیں۔ کالا' لال' ہرا' پیلا' گدلا (کیچڑ کے رنگ جیسا) اور مٹیلا (مٹی کے رنگ جیسا) ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ

کا خون آئے تو حیض ہے، سفید رنگ کی رطوبت (گیلا پن) حیض نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱، ح ۲، قانون شریعت ج ۱)

مسئلہ حیض اور نفاس (نفاس کا بیان آگے تفصیل سے آئے گا) کی حالت میں قرآن کریم چھونا، دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، نماز پڑھنا، دینی کتابوں کو چھونا، یہ سب حرام ہے۔ لیکن درود شریف، کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱، ح ۲)

مسئلہ حالت حیض میں عورت کو نماز معاف ہے اور اس کی قضا بھی نہیں، یعنی پاک ہونے کے بعد چھٹی ہوئی نمازیں پڑھنا بھی نہیں ہے۔ رمضان شریف کے روزے حالت حیض میں نہ رکھے لیکن حیض سے فراغت کے بعد جتنے روزے چھوٹے تھے وہ سب قضا رکھنے ہوں گے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج ۳، قانون شریعت ج ۱)



حالت حیض میں مباشرت کرنا حرام ہے

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ (سورۃ البقرہ ۲۲۲)

ترجمہ تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہو لیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ (کنزالایمان)

شان نزول

امام احمد، عبد بن حمید، دارمی، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، النحاس (الناسخ میں) ابن حبان اور بیہقی نے سنن میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ یہودی عورتیں حائضہ ہوتیں تو وہ انہیں گھر سے نکال دیتے اور گھروں میں نہ ان کے ساتھ کھاتے اور نہ اکٹھے رہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ مذکورہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ساتھ گھروں میں رہو۔ اس کے ساتھ سوائے جماع کے سارے معاملات کرو۔ یہودیوں کو یہ بات پہنچی تو کہنے لگے یہ شخص ہر معاملہ میں

ہماری مخالفت ہی کرنا چاہتا ہے۔ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہم آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ۔ یہودی یہ کہہ رہے ہیں کیا ہم اپنی بیویوں کے ساتھ نہ رہا کریں۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس (یہ سن کر) متغیر ہو گیا حتیٰ کہ ہم نے سوچا کہ آپ ﷺ ہم پر ناراض ہو گئے ہیں۔ ہم دونوں چلے گئے تو انہیں راستہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں آنے والا دودھ کا ہدیہ لانے والا ملا رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی کو بھیج کر انہیں بلایا پھر انہیں دودھ پلایا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ ان پر ناراض نہیں ہیں۔ (تفسیر درمنثور مترجم ج اص ۶۶۶)

ترمذی، ابن ماجہ نسائی وغیرہ میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حائضہ عورت سے جماع کیا یا کسی عورت کی سرین (دبر) میں دخول کیا یا کسی شخص نے کاہن کے قول کی تصدیق کی تو اس (سیدنا) محمد (ﷺ) پر نازل شدہ دین کے ساتھ کفر کیا۔ (جامع ترمذی کتاب الطہارۃ ج ۱)

جب عورت حائضہ (حیض کی حالت میں) ہو تو اس سے جماع کرنا سخت گناہ کبیرہ، ناجائز و سخت حرام...... حرام...... حرام ہے۔ اس بات کا خیال ہمیشہ رکھیں کہ جب کبھی صحبت کا ارادہ ہو تو پہلے عورت سے دریافت کر لے، اور عورت پر لازم ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو تو مرد کو اس بات سے آگاہ کر دے اور مباشرت سے باز رکھے۔

حضرت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ میں ہے کہ

''عورت پر واجب ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو تو اپنی حالت سے شوہر کو واقف کر دے تاکہ شوہر مباشرت نہ کرے ورنہ عورت سخت گنہگار ہو گی''۔

اکثر مرد شادی کی پہلی رات بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور باوجود اس کے کہ عورت حائضہ ہوتی ہے جماع کر بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھئے! اگر عورت حائضہ ہو تو

اس سے کسی بھی طرح مباشرت کرنا جائز نہیں چاہے شادی کی پہلی ہی رات کیوں نہ ہو۔ اس لئے مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ شادی کی پہلی ہی رات سے اپنی بیوی کو ان مسائل سے آگاہ کرے۔

عورت کو طہارت کے مسائل سیکھنا فرض ہیں

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

''علم دین جو نماز طہارت وغیرہ میں کام آتا ہے عورت کو سکھانے اگر نہ سکھائے گا تو عورت کو باہر جا کر عالم دین سے پوچھنا واجب اور فرض ہے۔ اگر شوہر نے سکھا دیا ہے تو اس کی بے اجازت باہر جانا اور کسی سے پوچھنا عورت کو درست نہیں' اگر دین سکھانے میں قصور کرے گا تو خود گنہگار ہو گا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا' قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَاراً'' اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ''۔

(کیمیائے سعادت)

حالت حیض میں عورت سے صحبت کرنا سخت حرام ہے جو کہ نص سے ثابت ہے۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے جو حائضہ عورت سے وطی کرتا ہے۔

دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے لاتعلق شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من اتی کاھنا فصدقه ...... امراته حائضا اواتی امراۃ فقد بری مما انزال علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ابوداؤد ج ۳' باب ۲۰۳' حدیث ۵۰۷)

ترجمہ جو کاہن (جادوگر) کے پاس گیا یا اپنی حائضہ عورت سے صحبت کی وہ اس چیز سے لاتعلق ہو گیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے (یعنی اس نے اللہ کی کتاب قرآن

کریم کا انکار کیا)

حالت حیض میں زوجیت ادا کرنے کا کفارہ

امام ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں جب مرد عورت سے خون کی حالت میں حقوق زوجیت ادا کرے تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون ختم ہو جائے تو نصف دینار صدقہ کرے۔

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خون سرخ آ رہا ہو اور وطی کرے تو ایک دینار صدقہ کرے اور جب خون زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

امام طبرانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے حقوق زوجیت ادا کئے ہیں جبکہ وہ حائضہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا اس وقت غلام کی قیمت ایک دینار تھی۔ (تفسیر در منثور مترجم ج ا ص ۶۷۲)



حیض میں مباشرت کے نقصانات

امام ابوالعباس السراج رحمۃ اللہ علیہ نے مسند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں آتا ہے پھر اس کا بچہ جذام کے مریض میں مبتلا پیدا ہو تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

(تفسیر درمنثور مترجم ج ا ص ۶۶۸)

حکیموں نے لکھا ہے کہ عورت سے حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے مرد اور عورت کو جذام (کوڑھ) کی بیماری ہو جاتی ہے اور کچھ حکماء کا کہنا ہے کہ حیض کی حالت میں صحبت کیا اور اگر حمل ٹھہر گیا تو اولاد ناقص (ادھوری) یا پھر جذامی پیدا ہو گی۔

(احیاء العلوم ج ۲)

حالت حیض میں صحبت کرنے سے عورت کو سخت نقصان ہے کیونکہ عورت کی فرج سے لگاتار گندہ خون خارج ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ مقام انتہائی نرم و نازک ہو جاتا ہے اور اگر اب ایسی حالت میں جماع کیا گیا تو اس مقام میں رگڑ کی وجہ سے وہاں زخم بن جاتا ہے اور پھر مزید یہ کہ زخم میں گرمی کی وجہ سے پیپ بھر جاتا ہے اور بعد میں مختلف بیماریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

اطباء کے مطابق حالت حیض میں مباشرت کرنے سے سوزش رحم، سوزاک و

آتشک وغیرہ جیسے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔اس لئے حالت حیض میں جنسی اختلاط مضر صحت ہے۔

مسئلہ عورت حیض کی حالت میں ہے اور مرد کو شہوت کا زور ہے اور ڈر یہ ہے کہ کہیں زنا میں نہ پھنس جاؤں۔تو ایسی حالت میں عورت کے پیٹ پر اپنے آلے کو مس کر کے انزال کر سکتا ہے۔جو جائز ہے لیکن ران پر نا جائز ہے کہ حالت حیض میں ناف کے نیچے سے گھٹنے تک اپنی عورت کے بدن سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

یاد رہے یہ مسئلہ ایسے شخص کیلئے ہے جسے زنا ہو جانے کا غالب گمان ہو تو وہ اس طرح سے فراغت حاصل کر سکتا ہے' لیکن صبر کرنا اور ان دنوں مباشرت سے پرہیز کرنا ہی افضل ہے۔ (بہار شریعت ج ا' ح ۲)

حالت حیض میں عورت تمام کام کر سکتی ہے

کچھ لوگ عورت کو حالت حیض میں ایسا ناپاک اور اچھوت سمجھ لیتے ہیں کہ اس کے ہاتھ کا کھانا' اس کے ہاتھ کا چھوا پانی' وغیرہ کھانے پینے سے اعتراض کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ بیٹھنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔(جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے کہ حائضہ عورت سے یہودی نفرت کرتے تھے) یہ عام خیال ہے کہ جس کمرہ میں حائضہ عورت ہو وہ کمرہ ناپاک ہے اور اگر ایسے مواقع پر کسی بزرگ کی فاتحہ آجائے تو اس گھر میں فاتحہ نہیں ہوتی' یا اگر فاتحہ دی بھی جائے تو یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ ایسی عورت کا ہاتھ بھی ان چیزوں کو نہیں لگنا چاہیے جو فاتحہ کیلئے رکھی جاتی ہیں۔غرض کے حائضہ عورت کے متعلق کئی طرح کی جاہلانہ باتیں آج قوم مسلم میں دیکھی جاسکتی ہیں۔یہ سب لغو وفضول و جہالت ہیں۔یاد رکھئے حائضہ عورت فاتحہ کا کھانا پکا سکتی ہے۔اس میں کوئی قباحت نہیں۔ہاں فاتحہ نہیں دلا سکتی کہ اس میں قرآن کریم کی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔

ایسے لوگ جو حالت حیض میں عورت کو اچھوت سمجھتے ہیں ان کے متعلق شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ناجائز و گناہ کا کام کرتے ہیں اور مشرکین، یہود اور مجوس کی رسم مردود کی پیروی کرتے ہیں۔ حالت حیض میں صرف صحبت ناجائز ہے بس اس سے پرہیز ضروری ہے۔ مشرکین و یہود اور مجوس کی طرح حیض والی عورت کو بھنگن (مہتر) سے بھی بدتر سمجھنا بہت ناپاک خیال نرا ظلم، عظیم وبال ہے یہ ان کی من گھڑت ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج ۳، ص ۱۳)

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''اے عائشہ! ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلیٰ اٹھا کر دو''۔ میں نے عرض کیا۔ ''میں حیض سے ہوں''۔ فرمایا۔ ''تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں''۔ (صحیح مسلم ج ۱، کتاب الحیض)

حالت حیض میں بوس و کنار جائز ہے

حالت حیض میں صحبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، حرام و ناجائز ہے۔ لیکن عورت کا بوسہ لے سکتے ہیں۔ خبردار بات بوس و کنار تک ہی رہے اس سے آگے مباشرت تک نہ پہنچ جائے۔ اسی طرح ایک ہی پلیٹ میں ساتھ کھانے پینے یہاں تک کہ حائضہ عورت کا جوٹھا کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ غرض کہ عورت سے ویسا ہی سلوک رکھے جیسا عام دنوں میں رہتا ہے۔ (ملخص، ترمذی ج ۱)

حالت حیض میں میاں بیوی کا اکٹھے کھانا جائز ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ

''زمانہ حیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی تو جس جگہ

میرے لب لگے ہوتے حضور ﷺ وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حیض میں، میں ہڈی سے گوشت منہ سے توڑ کر کھاتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو حضور ﷺ اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا"۔

(صحیح مسلم ج ا' کتاب الحیض)

مسئلہ حالت حیض میں عورت کے ساتھ شوہر کا سونا جائز ہے اور اگر ساتھ سونے میں شہوت کا غلبہ اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا شبہ ہو تو ساتھ نہ سوئے۔ اور اگر خود پر اعتماد و پکا یقین ہو تو ساتھ سونا گناہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ج ا' ح ۲)

حیض کے بعد صحبت کب جائز ہے

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جب عورت کو حیض کا خون دس دنوں کے بعد آنا بند ہو جائے تو غسل سے پہلے بھی مباشرت کرنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ عورت غسل کر کے اس کے بعد ہی مباشرت کی جائے۔

حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت سلیمان بن یاسر رضی اللہ عنہما سے حیض والی عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ

"کیا اس کا شوہر اسے پاک دیکھے تو غسل سے پہلے صحبت کر سکتا ہے یا نہیں"؟

دونوں نے جواب دیا۔ "نہ کرے یہاں تک کہ وہ غسل کر لے"۔

(موطا امام مالک ج ا' باب ۲۶' حدیث ۹۰)

مسئلہ دس دن سے کم میں خون آنا بند ہو گیا ہو جب تک عورت غسل نہ کرے صحبت جائز نہیں۔ (بہار شریعت ج ا' ح ۲)

مسئلہ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض کا خون آنا بند ہو گیا تو اگرچہ عورت غسل کر لے صحبت جائز نہیں۔ مثلاً کسی عورت کو حیض کی عادت چار دن و چار رات تھی اور اس مرتبہ آیا تین دن اور تین رات تو چار دن و چار رات جب تک پورے

نہ ہو جائیں صحبت جائز نہیں۔
(بہار شریعت ج ۱ ح ۲)

حیض سے پاک ہونے کا طریقہ

مسئلہ عورت کو جب حیض بند ہو جائے تو اسے غسل کرنا فرض ہے۔

(قانون شریعت ج ۱)

حیض سے فراغت کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے۔ بلا کسی عذر شرعی کے غسل میں تاخیر کرنا سخت حرام ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

ان امراة سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غسلھ من الحیض فامرھا کیف تغتسل قال خذی فرصة من مسك فتطھری بھا قالت کیف اتطھر بھا؟ قال تطھری بھذ قالت کیف؟ قال سبحان اللہ تطھری فاجتذبتھا الی فقلت تتبعی بھا اثر الدم۔
(بخاری ج ۱ باب ۲۱۵ حدیث ۳۰۵)

ترجمہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اسے بتایا۔ ''یوں غسل کرے''۔ اور پھر فرمایا ''مشک میں بسا ہوا روئی کا پھایا لے اور اس سے طہارت حاصل کر''۔ وہ عورت سمجھ نہ سکی اور عرض کیا۔ ''کس طرح سے طہارت کروں''؟ فرمایا۔ ''سبحان اللہ! اس سے طہارت کرو'' (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) ''میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے بتایا کہ اسے خون کے مقام پر پھرے''۔

فائدہ

اس زمانے میں مشک ملنا دشوار ہے اس لئے اس کی جگہ گلاب پانی، عطر وغیرہ میں بسا ہوا پھایا لے۔

اسی حدیث کے تحت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں نقل فرماتے ہیں۔

''زن (عورت) حائضہ کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کرلے''۔

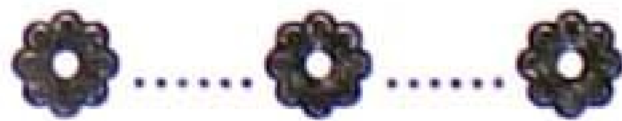
(فتاویٰ رضویہ ج ۱ کتاب الطہارت باب الوضوء ص ۵۴)

آگے مزید ''ردالمحتار، فتاویٰ شامی، اور فتاویٰ تارخانیہ'' وغیرہ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

''غسل میں عورت کو مستحب ہے کہ فرج داخل کے اندر انگلی ڈال کر دھولے ہاں واجب نہیں بغیر اس کے بھی غسل اتر جائے گا''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱ کتاب الطہارت باب الوضوء ص ۵۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض جب بند ہو جائے تو عورت جب غسل کرنے بیٹھے تو پہلے روئی (کپاس) کو عطر وغیرہ کی خوشبو میں بسالے پھر اسے خون کے مقام پر اچھی طرح پھیرے تاکہ وہاں کی گندگی اچھی طرح سے صاف ہو جائے، پھر اس کے بعد غسل کرے۔ (غسل کا طریقہ ہم آگے تفصیل سے بیان کریں گے)



لواطت وبال

کچھ کم عقل جاہل، حالت حیض میں عورت سے اس کے دُبر (پیچھے کے مقام) میں مباشرت کر بیٹھتے ہیں اور دین و دنیا دونوں اپنے ہاتھوں برباد کرڈالتے ہیں۔ ہوش میں آیئے یہ کوئی معمولی سا گناہ نہیں ہے بلکہ شریعت میں سخت حرام......حرام......حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اور کچھ حدیثوں میں تو اسے کفر تک بتایا گیا ہے۔ (اللہ کی پناہ)

لواطت حرام ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایتان النسآء نحو الجاش حرام۔ (مسند امام اعظم باب ۱۲۹)

ترجمہ پیچھے کے مقام میں عورت سے وطی کرنا حرام ہے۔

لواطت کفر ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من اتی شیئا من النساء اولرجال فی ادبارھن فقد کفر۔

(نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد ج ۳، باب ۲۰۳، حدیث ۵۰۷)

ترجمہ جس نے عورت یا مرد سے اس کے پیچھے کے مقام میں صحبت کی اس نے

یقیناً کفر کیا۔

رحمت سے محروم

صحاح ستہ (یعنی احادیث کی چھ مستند کتابوں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لاینظر الله یوم القیامة الی رجل اتی امراة فی دبرها۔

(بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جس نے اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں صحبت کی۔

ملعون شخص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ملعون من اتی امراة فی دبرها۔ (ابوداؤد ج ۲، باب ۱۲۳، حدیث ۳۹۵)

ترجمہ دُبر میں جماع کرنے والا ملعون ہے۔

امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے حیاء کرو جیسے حیاء کرنے کا حق ہے اپنی عورتوں سے دبر میں وطی نہ کرو۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، نسائی اور بیہقی شعب میں طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا جو بیوی کی دبر میں وطی کرتا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شخص مجھ سے کفر کے متعلق پوچھتا ہے۔

امام بیہقی شعب الایمان میں بسند ضعیف حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ کچھ چیزیں قرب قیامت کے وقت اس امت میں پائی جائیں گی ان میں ایک یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی یا لونڈی کی دبر میں لواطت کریں گے یہ ان

چیزوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ اس کا رسول ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں ایک یہ کہ عورت عورت سے وطی کرے گی اور یہ بھی اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ ان لوگوں کی نماز ہی نہیں جب تک کہ اس عمل پر قائم رہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خالص توبہ نہ کرلیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا توبہ نصوح کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا توبہ نصوح یہ ہے کہ جب تجھ سے غلطی ہو جائے تو گناہ پر شرمندہ ہو اور اپنی ندامت کے ساتھ اپنی بُرائی کو چھوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے پھر کبھی اس گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ (تفسیر درمنثور مترجم ج ا ص ۶۸۳)

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

''عورت کے دبر میں جماع درست نہیں اس لئے کہ اس کا حرام ہونا ایسا ہی ہے جیسے حالت حیض میں جماع حرام ہے۔ علاوہ ازیں دبر میں جماع سے عورت کو اذیت پہنچتی ہے چنانچہ اس کا جرام و ناجائز ہونا بہ نسبت حیض کی حرمت سے زیادہ سخت تر ہے''۔ (احیاء العلوم ج ۲)

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ شروع سے بھی یہ کام نہایت ہی گندہ مکروہ ناپسندیدہ ہے۔ ہر مزاج سلیم اور طبع مستقیم اس سے خود بہ خود گھن کھاتی ہے اور اس کو ایک کریہہ بدمزہ کام جانتی ہے۔ علماء کرام نے عورت سے اس کی دبر میں وطی کرنے سے ہونے والے جو نقصانات پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔ ان میں سے صرف چند ایک یہاں بغرض فائدہ بیان کئے جاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ یہ فعل کس قدر قبیح ہے۔

۱) یہ غلاظت و گندگی کے خارج ہونے کا مقام ہے۔ وطی کی لذت و لطف

اندوزی کو اس گندگی و غلاظت کی جگہ سے کیا علاقہ! بلکہ ایسے موقعہ پر تو انسان لطافت و پاکیزگی کا متلاشی ہوتا ہے۔

۲) دوسرا یہ کہ وطی عورت کا مرد پر ایک حق ہے، اور وہ حق اس شکل میں تباہ ہوتا ہے۔

۳) یہ کہ قدرت نے اس مقام کو اس برے، بیہودہ فعل کیلئے نہیں بنایا ہے تو گویا اس فعل کا ارتکاب قدرت کے بنائے ہوئے اصول سے بغاوت ہے۔

۴) یہ کہ مرد کیلئے وطی کی یہ شکل نہایت ہی مضر صحت ہے، کیونکہ عورت کی فرج میں جذبیت (کھینچنے) کی تاثیر ہوتی ہے جو مادہ منویہ کو ذکر سے پورا جذب کر لیتی ہے جب کہ پاخانے کے مقام میں اخراج (پھینکنے) کی قوت ہے جذب کی نہیں، لہٰذا منی کا کچھ حصہ مرد کی منی کے راستے میں ہی رہ جاتا ہے جو بعد میں کئی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔

۵) یہ کہ اس صورت میں رگوں پر خلاف فطری زور پڑتا ہے جو رگوں کیلئے مضر ہے۔ اس طرح کے دیگر سینکڑوں معائب ہیں۔ لہٰذا انہیں نقائص کے پیش نظر شریعت نے سخت امتناعی احکام سے اس فعل بد کا انسداد کیا۔



استحاضہ کا بیان

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض و نفاس کا نہ ہو وہ استحاضہ ہے۔ استحاضہ کا خون بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔

مسئلہ حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں اور کم سے کم تین دن اور تین راتیں ہیں۔ اگر خون دس دن، دس رات سے کچھ زیادہ آیا۔ یا۔ تین دن، تین رات سے کچھ بھی کم آیا تو وہ خون حیض کا نہیں استحاضہ ہے۔ اگر کسی عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا ہے تو دس دن رات حیض ہے اور بعد کا استحاضہ ہے اور اگر پہلے اسے حیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن دس رات سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھئے کہ کسی عورت کو پانچ دن پانچ رات کی عادت تھی (یعنی اسے ہمیشہ حیض پانچ دن و رات آتا پھر بند ہو جاتا تھا) لیکن اگر بارہ دن آیا تو پانچ دن و رات (جو عادت کے تھے) حیض کے ہیں باقی سات دن و سات راتیں استحاضہ کے ہیں اور اگر حالت مقرر نہ تھی بلکہ حیض کبھی چار دن، کبھی پانچ دن اور کبھی چھ دن وغیرہ آتا تھا تو پچھلی مرتبہ جتنے دن آیا اتنے دن حیض کے سمجھے جائیں گے اور باقی استحاضہ کے۔ (بہار شریعت ج۱، ح۲، قانون شریعت ج۱)

مسئلہ استحاضہ میں نماز معاف نہیں (بلکہ نماز کا چھوڑنا گناہ ہے) نہ ہی رمضان

شریف کے روزے معاف ہیں اور اس حالت میں عورت سے وطی بھی حرام نہیں۔

مسئلہ اگر استحاضہ کا خون اس قدر آیا ہو کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو ایک وضو سے اس ایک وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے' خون آنے سے بھی اس پورے وقت کے اندر وضو نہ جائے گا۔ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر نماز پڑھنے تک خون روک سکتی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔ (قانون شریعت ج ۱)

طہارت کا بیان

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (سورۃ البقرہ ۲۲۲)

ترجمہ بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے ستھروں کو (کنز الایمان)

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

الطہور شطر الایمان۔ یعنی پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

اور فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ

بنی الدین علی النظافۃ۔ یعنی دین کی بنیاد پاکیزگی پر ہے۔

(کیمیائے سعادت)

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

غسل پانچ چیزوں سے فرض ہوتا ہے۔ یعنی ان پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک بھی صورت پائی جائے تو غسل فرض ہے۔ اب ہم آپ کو ہر ایک کے بارے میں قدر تفصیل سے بتاتے ہیں۔

منی نکلنے سے

مرد نے عورت کو چھوا یا دیکھا یا صرف عورت کے تصور سے ہی مزے کے ساتھ منی اپنے مقام سے نکلی تو غسل فرض ہو گیا۔ چاہے سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ اسی طرح عورت نے مرد کو چھوا یا دیکھا یا اس کا خیال لائی اور لذت کے ساتھ منی نکلی تو عورت پر بھی غسل فرض ہو گیا۔ ان تمام باتوں کا حاصل یہ ہے کہ اگر مزے کے ساتھ منی اپنے مقام سے نکلے چاہے عورت سے ہو یا مرد سے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔

احتلام سے

یعنی سوتے میں منی کا نکلنا جسے نائٹ فال بھی کہتے ہیں اس سے بھی غسل فرض ہو جاتا ہے۔ یہ مرد اور عورت دونوں کو ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے میں نہیں شرماتا جب عورت کو احتلام ہو جائے یعنی وہ مرد کو خواب میں دیکھے تو اس کیلئے بھی غسل ضروری ہے''؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''ہاں! اگر وہ تری (گیلا پن) دیکھے تو غسل کرے''۔

(بخاری ج ۱ حدیث ۲۷۵ ترمذی ج ۱ حدیث ۱۱۴)

مسئلہ روزے کی حالت میں تھا اور احتلام ہو گیا تو روزہ نہ ٹوٹا اور نہ ہی روزے میں کوئی خرابی آئی لیکن غسل فرض ہو گیا۔ (بہار شریعت و قانون شریعت و کتب کثیرہ)

مباشرت کرنے سے

مرد نے عورت سے جماع کیا اور اپنے آلے کو عورت کے آگے کے مقام یا پیچھے کے مقام میں حشفہ تک داخل کیا چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت۔ انزال ہو یا نہ ہو (صرف مرد کا اپنے ذکر کو عورت کی فرج میں حشفہ تک داخل کر دینے سے ہی)

مرد اور عورت دونوں پر غسل فرض ہو گیا۔ (بخاری ج ا، باب ۲۰۱، حدیث ۲۸۴)

حیض کے بعد

عورت کو حیض کا خون آنا جب بند ہو جائے تو اسکے بعد اسے غسل کرنا فرض ہے۔

نفاس کے بعد

عورت کو بچہ جنے کے بعد جو خون فرج سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اس خون کے بند ہو جانے کے بعد عورت کو غسل کرنا فرض ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ عورت بچہ جننے کے چالیس دن بعد پاک ہوتی ہے۔ غلط ہے۔ (اس کی تفصیل اور نفاس کا مفصل بیان آگے آئے گا) (قانون شریعت ج ا)

ان پانچ چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اب اس کے علاوہ چند اور ضروری مسائل ہیں جن کا ہر مسلمان کو جاننا اور یاد رکھنا ضروری ہے۔

منی

منی وہ ہے جو شہوت کے ساتھ نکلتی ہے۔

مذی

مذی وہ ہے جو بغیر مزہ کے ایسے ہی عضوء تناسل پر چپ چپا سا مادہ نکلتا ہے۔ کھوپرے کے تیل کی طرح کا مادہ کبھی قبض سے کبھی ہاضمہ کی خرابی سے بھی نکلتا ہے۔

ودی

گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں، جو غالباً دیکھنے میں گاڑھے دودھ کی طرح کا مادہ ہوتا ہے۔ منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔ جب کہ مذی و ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا لیکن وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ اگر منی اتنی پتلی پڑگئی کہ پیشاب کے ساتھ یا ویسے ہی کچھ قطرے بغیر شہوت (بغیر مزے) کے نکل جائیں تو غسل فرض نہ ہوا لیکن وضو ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

(قانون شریعت ج ۱)

بیماری سے منی نکلنا

کسی نے بوجھ اٹھایا یا اونچائی سے نیچے گرا' یا بیماری کی وجہ سے بغیر کسی مزے کے منی نکل گئی تو غسل فرض نہ ہوا' البتہ وضو ٹوٹ گیا۔ (قانون شریعت ج ۱)

پیشاب کے ساتھ منی نکلنا

اگر کسی نے پیشاب کیا اور منی نکلی تو دیکھا جائے کہ اس وقت عضوء تناسل میں تناؤ تھا یا نہیں اگر تناؤ تھا تو غسل فرض ہو گیا' اور اگر تناؤ نہ تھا اور بغیر کسی مزے کے پیشاب کے ساتھ منی نکل گئی تھی تو غسل فرض نہ ہوا۔ (فتاویٰ عالمگیری' بہار شریعت وکتب کثیرہ)

کس پر غسل فرض ہوا؟

مرد اور عورت ایک بستر پر سوئے لیکن مباشرت نہ کی' صبح بیدار ہونے کے بعد بستر پر منی کے دھبے کا نشان پایا۔ مرد اور عورت دونوں کو یاد نہیں کہ دونوں میں سے کسے احتلام ہوا ہے' تو اب اس دھبے کو دیکھیں اگر وہ دھبہ لمبا سفید رنگ کا اور گندہ سا ہے تو مرد پر غسل فرض ہوا (یعنی مرد کو احتلام ہوا ہے) اور اگر وہ دھبہ گول پتلا اور پیلے رنگ کا ہے تو عورت پر غسل فرض ہوا۔ (واللہ اعلم)

مسئلہ مرد و عورت ایک بستر پر سوئے' بیداری کے بعد بستر پر منی کا نشان پایا گیا اور ان میں سے کسی کو احتلام یاد نہیں تو احتیاط یہ ہے کہ دونوں غسل کریں۔ یہی صحیح ہے۔

(بہار شریعت ج ۱' ح ۲)

مباشرت کے بعد منی نکلنا

کسی عورت نے اپنے شوہر سے مباشرت کی۔ مباشرت کے بعد غسل کیا۔ پھر اس کی شرم گاہ سے اس کے شوہر کی منی نکلی تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا لیکن وضو جاتا رہے گا۔ (بہار شریعت ج ۱ ح ۲)

ناپاک کیلئے کون سی باتیں حرام ہیں

جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، کعبہ کا طواف کرنا، قرآن کریم کو چھونا، بے دیکھے یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا، یا ایسی انگوٹھی پہننا یا چھونا جس پر قرآن کی کوئی آیت یا عدد یا حروف مقطعات لکھے ہوئے ہو، دینی کتابیں جیسے حدیث، تفسیر اور فقہ وغیرہ کی کتابیں چھونا، یہ سب حرام ہے، اگر قرآن کریم جزدان میں ہو یا رومال و کپڑے میں لپٹا ہو تو اس پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ اگر قرآن کی کوئی آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھی صرف تبرک کیلئے بسم اللہ، الحمد للہ یا سورۃ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی کوئی آیت پڑھی تو کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح درود شریف اور کلمہ شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (قانون شریعت ج ۱)

ناپاک کا جھوٹا

ناپاک مرد و عورت کا اور حیض و نفاس والی عورت کا جوٹھا پاک ہے۔ اسی طرح ان کا پسینہ یا تھوک کسی کپڑے یا جسم سے لگ جائے تو ناپاک نہیں ہوگا۔

(بخاری ج ۱، ص ۱۹۳، قانون شریعت ج ۱)

ناپاک کا نماز پڑھنا

رات میں صحبت کی ہو تو نماز فجر سے پہلے، اور اگر دن میں صحبت کی ہو تو اگلی نماز

سے پہلے غسل کرلیں تاکہ نماز قضا نہ ہو جائے اور زیادہ وقت تک ناپاکی کی حالت میں رہنا نہ پڑے کہ ناپاک شخص سے رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں۔ غسل کی حاجت ہے اور وقت تنگ ہے کہ اگر غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا اور نماز قضا ہو جائے گی ایسی حالت میں تیمّم کر کے گھر پر ہی نماز پڑھ لے' پھر اس کے بعد غسل کر کے اسی نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (اس طرح سے ادا نماز پڑھنے کا ہی ثواب ملے گا)

(احکام شریعت ج ۲)

جس گھر میں ناپاک ہو

اکثر مرد اور عورتیں شرم وحیا سے غسل نہیں کرتے اور ناپاکی کی حالت میں کئی کئی دن گزار دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی بڑی نحوست کی بات اور جاہلانہ طریقہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے جس گھر میں ناپاک مرد یا عورت ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے' اس گھر میں نحوست و بے برکتی آ جاتی ہے۔ کاروبار و رزق سے برکت دور ہو جاتی ہے اور مفلسی' غربت تنگ دستی کا بسیرا ہو جاتا ہے۔

غسل سے پہلے بال کاٹنا

غسل کرنے سے پہلے ناپاکی کی حالت میں زیر ناف بال' بغل کے بال' سر کے بال' ناک کے بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹیں کہ یہ مکروہ ہے اور اس سے سخت بری لاعلاج بیماریوں کے ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔

(کیمیائے سعادت' بہار شریعت ج ۲' ح ۱۶)

احیاء العلوم میں ہے کہ

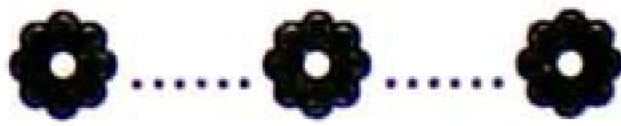
''ناپاک حالت میں زیر ناف بال' ناخن' سر کے بال وغیرہ کاٹنا منع ہے کیونکہ آخرت میں تمام اجزاء اس کے پاس واپس آئیں گے تو ناپاک اجزاء کا ملنا اچھا نہیں۔

یہ بھی مذکور ہے کہ ہر بال انسان سے اپنی ناپا کی کا مطالبہ کرے گا''۔(احیاء العلوم ج ۲)

ایک اہم مسئلہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں نقل فرماتے ہیں کہ ''بدھ کے دن ناخن کتروانے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔''بدھ کے دن ناخن نہ کترایا کرو کہ اس سے کوڑھ ہونے کا خطرہ ہے''۔(کوڑھ ایک خطرناک بیماری ہے جس میں جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں)

(فتاویٰ رضویہ ج ۹' نصف اول' ص ۳۷)



نجاستوں کے پاک کرنے کا طریقہ

غسل سے پہلے کپڑوں کو پاک کرنا ضروری ہے۔ وہ کپڑا جس پر نجاست (گندگی) لگی ہو اس پر پہلے صاف پانی بہا کر خوب اچھی طرح ملیں پھر کپڑے کو اچھی طرح نچوڑ لیں۔ پھر دوسرا صاف پانی لیں اور کپڑے پر بہائیں پھر صابن یا سرف سے اچھی طرح دھوئے پھر اس کپڑے کو نچوڑ لیں۔ اب تیسری مرتبہ صاف نیا پانی لے کر کپڑے پر بہائیں اور پھر نچوڑ لیں۔ اب آپ کا کپڑا شرعی رو سے پاک ہو گیا۔ یعنی تین مرتبہ نیا پانی لینا اور تین مرتبہ اچھی طرح کپڑے پر بہانا اور پھر اچھی طرح نچوڑ لینا ضروری ہے۔

مسئلہ نجاست اگر پتلی ہے تو کپڑا تین مرتبہ دھونے اور تین بار اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ کپڑے کو اچھی طرح نچوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر بار اپنی پوری قوت سے اس طرح نچوڑے کہ پانی کے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو کپڑا شریعت کے مطابق پاک نہیں سمجھا جائے گا۔

مسئلہ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر بار خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچورنے سے پانی کے قطرے ٹپکے گے نہیں پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے۔

مسئلہ اگر ایک شخص نے ناپاک کپڑے دھو کر اچھی طرح نچوڑ لیا' مگر ایک دوسرا شخص ایسا ہے جو اس پہلے شخص سے زیادہ طاقتور ہے اگر وہ کپڑا نچورے تو ایک دو بوند

اور ٹپک سکتی تھیں تو وہ کپڑا پہلے والے شخص کیلئے پاک ہے اور اس دوسرے طاقتور شخص کیلئے ناپاک ہے' کیونکہ دوسرا شخص پہلے شخص سے طاقت میں زیادہ ہے اگر یہ خود دھوتا اور نچوڑتا تو وہ کپڑا اس کیلئے اور پہلے شخص کیلئے بھی پاک ہوتا۔

اس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ مرد کو اپنے ناپاک کپڑے خود ہی دھونے چاہیے۔ بیوی سے نہ دھلوائے' کیونکہ عام طور پر عورت کی طاقت مرد کی طاقت سے کم ہوتی ہے اگر مرد خود نچوڑے تو ایک دو بوندیں کپڑے اور نکال سکتا ہے اس لئے مرد کے حق میں کپڑے ناپاک ہی ہوں گے۔ لیکن کسی کی بیوی اس سے زیادہ طاقتور ہو اور اس نے اچھی طرح سے نچوڑا ہے تو مرد کیلئے کپڑے پاک ہیں۔ ایسے مرد جن کی بیوی ان سے زیادہ طاقتور ہے اس کے ہاتھوں دھلے کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ کپڑے کو پہلی مرتبہ دھونے' نچوڑنے کے بعد ہاتھ دوسرے نئے پانی سے اچھی طرح دھوئے' پھر دوسری مرتبہ کپڑا دھونے اور نچوڑنے کے بعد ہاتھ دوسرے پانی سے پھر اچھی طرح دھوئے۔ تیسری مرتبہ کپڑا دھونے اور نچوڑنے سے کپڑا اور ہاتھ دونوں پاک ہو گئے۔

مسئلہ ایسی چیزیں جنہیں نچوڑا نہیں جا سکتا' جیسے روئی کا گدا' دری' چٹائی' کارپیٹ' شطرنجی وغیرہ تو انہیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان پر پہلے اتنا پانی بہائے کہ وہ پوری طرح بھیگ جائے اور پانی بہنے لگے اس کے بعد ہاتھ سے اچھی طرح ملیں اور اسے اس وقت تک چھوڑ دیئے جب تک کہ پانی گدے' چٹائی وغیرہ سے ٹپکنا بند نہ ہو جائے۔ پھر دوسری مرتبہ پانی بہائے پھر چھوڑ دے جب پانی کو بوندیں ٹپکنا بند ہو جائیں تو اب تیسری مرتبہ اس پر پانی بہائے اور سوکھنے کیلئے چھوڑ دے۔ اب وہ گدا' یا چٹائی پاک ہو گئی۔ تین مرتبہ نیا پانی اس چیز پر بہانا اور ہر مرتبہ پانی ٹپکنے تک انتظار کرنا ضروری ہے۔ (احکام شریعت ج ۳' قانون شریعت ج ۱)

غسل کا بیان

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا

(سورۃ مائدہ ۶)

ترجمہ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو۔ (کنز الایمان)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''جب مرد مباشرت کے بعد غسل کرتا ہے تو بدن کے جس بال پر سے پانی گزرتا ہے اس کے ہر بال کے بدلے اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ ایک گناہ کم کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ اونچا کر دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر فخر فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ''میرے اس بندے کی طرف دیکھو کہ اس سرد رات میں غسل جنابت کیلئے اٹھا ہے' اسے میرے پروردگار ہونے کا یقین ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا''۔

(غنیۃ الطالبین باب ۵)

غسل میں تین فرض ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی ایک بھی فرض چھوٹ گیا تو چاہے سمندر میں بھی نہا لیں تو بھی غسل نہ ہوگا اور اسلامی شریعت کے مطابق ناپاک ہی رہے گا غسل کے تین فرض یہ ہیں۔

غرارہ کرنا

منہ بھر کر غرارہ کرنا۔ اس طرح کہ حلق کا آخری حصہ، دانتوں کی کھڑکیاں، مسوڑے وغیرہ سب سے پانی بہہ جائے۔ دانتوں میں اگر کوئی چیز اٹکی ہوئی ہو تو اسے نکالنا ضروری ہے اگر وہاں پانی نہ لگا تو غسل نہ ہوگا۔ اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کرے صرف کلی کرے کہ اگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ کوئی شخص پان کتھا وغیرہ کھاتا ہے اور چونا و کتھا دانتوں کی جڑوں میں ایسا جم گیا کہ اس کا چھڑانا بہت زیادہ نقصان کا سبب ہے تو معاف ہے اور اگر بغیر کسی نقصان کے چھڑا سکتا ہے تو چھڑانا واجب ہے بغیر اس کے چھڑائے غسل نہ ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲، کتاب الطہارۃ، باب الغسل)

ناک میں پانی ڈالنا

ناک کے آخری نرم حصہ تک پانی پہنچانا فرض ہے ناک کی گندگی کو انگلی سے اچھی طرح سے نکالے، پانی ناک کی ہڈی تک لگنا چاہیے اور ناک میں پانی محسوس ہونے لگے۔

تمام بدن پر پانی بہانا

تمام بدن پر پانی بہانا کہ بال برابر بھی بدن کا کوئی حصہ سوکھا نہ رہے، بغل، ناف، کان کے سوراخ وغیرہ تک پانی بہانا ضروری ہے۔

(بہار شریعت ج ۱، ح ۲، قانون شریعت ج ۱)

غسل کرنے کا طریقہ

غسل میں نیت کرنا سنت ہے اگر نہ بھی کی تب بھی غسل ہو جائے گا۔ غسل کی

نیت یہ ہے کہ ''میں پاک ہونے اور نماز کے جائز ہونے کے واسطے غسل کر رہا ہوں/ رہا کر رہی ہوں۔

نیت کے بعد پہلے دونوں ہاتھ گٹوں (کلائی) سمیت تین مرتبہ اچھی طرح دھوئے' پھر شرم گاہ اور اس کے اطراف کے حصوں کو دھوئے چاہے وہاں گندگی لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ پھر بدن پر جہاں جہاں گندگی ہو ان جگہوں کو دھوئے۔ اس کے بعد غرارہ کرے کہ پانی حلق کے آخری حصے' دانتوں کی کھینڈوں' مسوڑوں وغیرہ میں بہہ جائے' کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہو تو لکڑی وغیرہ سے اسے نکال لے' پھر ناک میں پانی ڈالے اس طرح کہ پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک' پھر تین مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھوں پر پانی بہائے پھر سر کا مسح کرے جس طرح وضو میں کرتے ہیں۔ اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی ملیں۔ پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیں پھر تین مرتبہ سیدھے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر لوٹے یا مگ وغیرہ سے پانی ڈالے اور جسم کو ملتے بھی جائیں اس طرح کہ بدن کا کوئی حصہ سوکھا نہ رہے۔ سر کے بالوں کی جڑوں بغل میں شرم گاہ اور اس کے آس پاس کے حصوں پر سب جگہ پانی پہنچ جائے۔ اسی طرح عورت اپنے کان کی بالی' ناک کی نتھنی وغیرہ کو گھما گھما کر وہاں پانی پہنچائے۔ سر کی جڑوں تک پانی ضرور پہنچے۔ اب اسلامی شریعت کے مطابق آپ پاک ہو گئے۔ آپ کا غسل صحیح ہو گیا' اس کے بعد صابن وغیرہ جو بھی جائز چیز لگانا ہو وہ لگا سکتے ہیں۔ آخر میں پیر دھو کر الگ ہو جائیں۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲' ص ۱۸' بہار شریعت ج ۱' ح ۲' ص ۱۸)

مسئلہ نہانے کے پانی میں بے وضو شخص کا ہاتھ' انگلی' ناخن یا بدن کا کوئی اور حصہ پانی میں بے دھوئے چلا گیا تو وہ پانی غسل اور وضو کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر غسل فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بھی حصہ بے دھوئے پانی سے چھو گیا تو وہ پانی غسل کے لائق نہیں۔ اس لئے ٹاکے وغیرہ کا پانی جس میں گھر کے کئی لوگوں کے ہاتھ بغیر

ڈھلے ہوئے پڑتے ہیں اس پانی سے غسل اور وضو نہیں ہو سکتا۔ غسل کیلئے پہلے سے ہی احتیاط سے کئی بالٹی یا ڈرام میں الگ ہی نل سے پانی بھر لیں۔ اگر ایسا ٹاکا ہے کہ جس میں کسی کا ہاتھ نہیں جاتا اور اس میں نل وغیرہ لگا ہے جیسے عموماً مساجد میں ہوتے ہیں یا آج کل بلڈنگوں میں چھت کے اوپر پلاسٹک کے بڑے بڑے ٹینک لگائے جاتے ہیں تو ایسے ٹاکے و ٹینک کے پانی سے غسل کرنا صحیح ہے۔ اگر غسل کے پانی میں ڈھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں چلا گیا یا چھو گیا تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح غسل کرتے وقت بھی یہ احتیاط رکھیں کہ ناپاک بدن سے پانی کے چھینٹے ٹینکی میں موجود پانی جس سے غسل کر رہا ہے اس میں جانے نہ پائیں۔

(قانون شریعت ج ۱)

مسئلہ ایسا حوض یا تالاب جو کم سے کم دس ہاتھ لمبا' دس ہاتھ چوڑا (یعنی کم از کم 10×10 کا) ہو تو اس کے پانی میں اگر ہاتھ یا نجاست چلے گئی تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا' جب تک کہ اس کا رنگ یا مزہ یا اس کی بو نہ بدل جائے۔ اس سے غسل اور وضو جائز ہے۔ ہاں اگر نجاست اتنی چلے گئی کہ رنگ یا مزہ یا بو بدل گئی تو اس پانی سے وضو و غسل نہ ہوگا۔ (قانون شریعت ج ۱)

مسئلہ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ کر کے نہانا منع ہے۔ غسل خانے میں جس کی چھت ہو اور بند دروازے ہو یا ایسی جگہ جہاں کسی کے اچانک دیکھنے کا گمان نہ ہو تو وہاں برہنہ نہانے میں کوئی حرج نہیں' عورتوں کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ ایسی جگہ نہائے جہاں کسی کے دیکھنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نہاتے وقت بات چیت کرنا' کچھ پڑھنا' چاہے کوئی دعا کیوں نہ ہو' کلمہ شریف' درود شریف وغیرہ پڑھنا سخت منع ہے۔

مسئلہ کچھ لوگ نہاتے وقت فلمی گیت گاتے ہیں اور کچھ تو معاذ اللہ بے خیالی میں نعت وغیرہ گنگنانے لگتے ہیں۔ یاد رکھیے اوّل تو گانا گانا ہی جائز نہیں' پھر نہاتے وقت

چاہے غسل خانے میں نہا رہا ہو یا اور کسی جگہ گیت، گانا سخت ناجائز ہے۔ اسی طرح غسل کرتے وقت نعت شریف وغیرہ پڑھنا بھی سخت ناجائز و گناہ ہے۔

مسئلہ کچھ لوگ چڈی پہن کر سڑکوں کے کنارے سرکاری نل میں نہاتے ہیں یہ جائز نہیں۔ بلکہ سخت ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ کیونکہ مرد کو مرد سے بھی گھٹنے سے ناف تک کا حصہ چھپانا فرض ہے۔ (قانون شریعت ج ۱)

مسئلہ کچھ لوگ ناپاک چڈی یا کپڑا پہنے ہوئے ہی غسل کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ نہانے میں سب کچھ پاک ہو جائے گا یہ بیوقوفی ہے۔ اس سے تو گندگی پھیل کر پورے بدن کو ناپاک کر دیتی ہے اور ویسے بھی اس طریقے سے چڈی پاک نہیں سمجھی جائے گی، کیونکہ ناپاک کپڑے کو تین بار دھونا، اور ہر بار اچھی طرح نچوڑنا ضروری ہے (جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے) اس لئے پہلے ناپاک چڈی یا کپڑے کو اتار لیں۔ پاک چڈی یا کپڑا ہی باندھ کر غسل کرے۔

ناخن پالش ہونے پر غسل نہ ہوگا

اکثر عورتیں اپنے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر اور کچھ مرد بھی اپنے ہاتھوں کے ناخنوں پر پالش لگاتے ہیں۔ ناخن پالش میں اسپریٹ (شراب) ہوتا ہے جو کہ شریعت میں حرام ہے۔ مردوں کیلئے تو بہت ہی زیادہ سخت حرام و گناہ ہے کہ یہ عورتوں سے مشابہت پیدا کرنا ہے۔ ناخنوں پر پالش ہونے کی وجہ سے غسل اور وضو کرتے وقت پانی ناخنوں پر نہیں لگتا بلکہ پالش پر لگ کر پھسل جاتا ہے اور سرے سے ہی غسل نہیں ہوتا۔ جب غسل ہی نہ ہوا تو ناپاک ہی رہا اور ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی اور جان بوجھ کر ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔ اللہ نہ کرے اس حالت میں موت آ گئی تو اس کا وبال الگ، اور ناپاکی میں اکثر شریر جنات کا اثر ہو جاتا ہے۔ اس لئے عورتوں کو چاہیے کہ ناخن پالش نہ لگائیں۔

میاں بیوی کے حقوق

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔ (سورۃ البقرہ ۱۸۷)

ترجمہ وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔ (کنزالایمان)

ان قرآنی الفاظ میں اپنی عورتوں کے ساتھ میل جول کی مہلت کا سبب بیان کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ میل جول رکھ کر اور اکٹھے رہ کر بچ جانا بہت مشکل ہے۔

سوال عورت مرد کا اور مرد عورت کا لباس کیوں؟

جواب گاہے دونوں بوقت نیند برہنہ ہو کر اور گلے لگ کر سوتے ہیں۔

ج ۲) بوقت جماع ایک دوسرے پر مشتمل ہونے کی وجہ سے۔

ج ۳) یا اس لئے کہ ایک دوسرے کا حال چھپاتے ہیں۔

ج ۴) یا اس لئے کہ ایک دوسرے کو غلط کاری سے بچاتے ہیں اور ایسی خرابیوں سے ایک دوسرے کو محفوظ رکھتے ہیں جن کا صدور ان سے نامناسب ہے۔

ج ۵) آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی عورتوں کا سکون ہو اور وہ تمہارا سکون ہیں اور یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جتنا مرد عورت کو آپس میں سکون ملتا ہے ایسی کسی اور شے سے انہیں سکون نصیب نہیں ہوتا بشرطیکہ ان کی آپس میں محبت اور اچھا سلوک ہو ورنہ پناہ

بخدا۔

(تفسیر روح البیان سورۃ البقرۃ ۱۸۷)

فائدہ

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب بہترین مثال کے ذریعے میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق کے متعلق اپنے بندوں کو سمجھایا ہے۔

لباس جسم کے عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح بیوی اپنے شوہر کے عیوب کو اور شوہر اپنی بیوی کے عیوب کو چھپانے والے بنیں۔ ایک مہذب انسان بغیر لباس کے نہیں رہ سکتا اسی طرح تمدن یافتہ مرد یا عورت بغیر نکاح کے نہیں رہ سکتے۔ لباس کے میلے ہونے پر دھویا جاتا ہے اسی طرح شوہر اور بیوی غم و پریشانی کے موقع پر ایک دوسرے کا مکمل سہارا بنیں اور غموں کو دھو ڈالیں۔ لباس میں اگر کوئی معمولی سا داغ لگ بھی جائے تو لباس پھینکا نہیں جاتا بلکہ سے دھو کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو معاف کریں اور غلطیوں کے داغ کو معافی کے پانی سے دھو کر صاف کریں۔



شوہر کے حقوق

بیوی کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی عزت کا خیال رکھے اور اس کے ادب واحترام سے کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے اور زبان سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جو شوہر کی شان کے خلاف ہو۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجھا

(ترمذی ج ا باب ۸۸ حدیث ۱۱۵۸)

ترجمہ اگر میں کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

فائدہ

اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئی۔ایک تو یہ کہ خدا کے سوا کسی کیلئے سجدہ کرنا جائز نہیں اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ شوہر کا درجہ اتنا بلند ہے کہ مخلوق میں اگر کسی کیلئے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت

علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں زوجیت کے مقاصد نامکمل رہتے ہیں جب تک کہ ہر دونوں ایک دوسرے کے حقوق کی رعایت نہ کریں اور ہر دونوں کو خیال رہے کہ ہم نے ایک دوسرے کے احوال کی اصلاح کرنی ہے مثلاً (۱) طلب النسل (۲) تربیت اولاد (۳) ہر دونوں کے معاشرہ کی اصلاح کا خیال (۴) گھر کی حفاظت (۵) گھر کی چیزوں کی اچھی تدبیر بنانا (۶) ایک دوسرے کے معاملات سمجھداری سے سلجھانا اسی طرح وہ جملہ امور جو شرعاً مستحسن اور عادت کے موافق ہیں۔

(تفسیر روح البیان سورۃ بقرۃ ۲۲۸)

بہترین عورت کی پہچان

ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ
''بہترین عورت کی پہچان کیا ہے''؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا
''التی تطیعه اذا امر۔ یعنی جو عورت اپنے شوہر کی عزت و فرمانبرداری کرے''۔

(نسائی ج ۲، ص ۳۶۴)

عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی خدمت سے کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر نہایت ہی خندہ پیشانی سے شوہر کی خدمت کر کے اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دے۔ یہاں تک کہ اگر شوہر اپنی عورت کو کسی ایسے کام کا حکم دے جو اس کو بے کار و فضول محسوس ہو تب بھی عورت کا فرض ہے کہ شوہر کے حکم کی تعمیل کرے۔

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ
''میری امت میں سب سے بہتر وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہر کے ساتھ اچھا

سلوک کرتی ہیں۔ ایسی عورت کو ایسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے جو خدا کی راہ میں صبر کے ساتھ شہید ہوئے۔ ان عورتوں میں سے ہر عورت جنت کی حوروں پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے مجھے (یعنی حضور ﷺ) کو تم پر فضیلت حاصل ہے"۔

(غنیۃ الطالبین باب ۵)

رسول اللہ ﷺ کا عورتوں سے خطاب

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت اللہ سے ڈرتی رہو اور اپنے خاوندوں کی رضا جوئی کرو۔ اگر عورت کو معلوم ہوتا کہ اس کے خاوند کا کیا حق ہے تو وہ (خدمت کے انتظار میں) کھڑی رہتی جب تک کہ وہ صبح اور شام کے کھانے سے فارغ نہ ہو جائے۔ (طبرانی المعجم الکبیر برقم ۳۳۳)

امام عبدالرزاق، بزار اور طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر حاضر ہوئی ہوں۔ جہاد اللہ تعالیٰ نے مردوں پر فرض کیا ہے اگر وہ کسی کو قتل کریں تو انہیں ثواب ملتا ہے۔ اگر انہیں قتل کیا جائے تو تب بھی وہ زندہ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ ہم عورتیں ان کی خدمت میں لگی رہتی ہیں ہمارا کیا اجر اور حق ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو جس عورت کو بھی ملے اسے یہ پیغام پہنچا دینا کہ خاوند کی اطاعت اور اس کا حق اس کو پہنچانا اس عمل کے برابر ہے لیکن تم میں سے بہت ہی کم یہ کام کرتی ہیں۔

(تفسیر درمنثور مترجم ج ۲ ص ۴۲۱)

رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو نصیحت

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا بیشک میں نفرت کرتا ہوں کہ عورت اپنے خاوند کی شکایت کرنے والی ہو۔ امام بیہقی نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی سے فرمایا اے بیٹی کسی مرد کی کوئی بیوی نہیں جو خاوند کی خواہش کو پورا نہ کرے اور خاوند کے منہ پر اس کی مذمت کرے اگرچہ خاوند اسے حکم دے کہ وہ جبل اسود سے جبل احمر کی طرف منتقل ہو یا جبل احمر سے جبل اسود کی طرف منتقل ہو اپنے خاوند کی رضا چاہا کرو۔

(تفسیر در منشور مترجم ج ۲ ص ۴۲۲)

خاوند کی اطاعت پر والد کی مغفرت

امام حکیم ترمذی نوادرالاصول میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص جہاد کیلئے گیا اس نے اپنی بیوی سے کہا تم نیچے نہ اترنا اس عورت کا والد نیچے رہتا تھا' اس کا والد بیمار ہو گیا۔ اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ کو بتائے اور مشورہ لے۔ حضور ﷺ نے اس عورت کو پیغام بھیجا اللہ سے ڈرو اور اپنے خاوند کی اطاعت کرو پھر اس کا باپ فوت ہو گیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دینے اور مشورہ کیلئے پیغام بھیجا تب بھی رسول اللہ ﷺ نے اسی قسم کا پیغام بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو اس عورت کو پیغام بھیجا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری خاوند کی اطاعت کی وجہ سے تیرے باپ کو بخش دیا۔

(نوادرالاصول)

یوم قیامت نماز کے بعد خاوند کے متعلق سوال

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"قیامت کے روز عورت سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا اور پھر اس کے بعد خاوند کے حقوق کے متعلق سوال ہوگا"۔

(تنبیہ الغافلین)

عورت کی دعا کی قبولیت کب؟

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بھاگ نکلے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور عورت جب نماز پڑھے مگر اپنے خاوند کیلئے دعا نہ کرے تو اسکی دعا مردود ہوتی ہے“۔

(تنبیہ الغافلین)

شوہر کی ناشکری کفر ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کفران العشیر کفر دون کفر فیہ (بخاری ج ۱، باب ۱۲، حدیث ۲۸)

ترجمہ شوہر کی ناشکری کرنا ایک طرح کا کفر ہے اور ایک کفر دوسرے سے کم ہوتا ہے۔

جہنم میں سب سے زیادہ عورتیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

”مجھے دوزخ دکھائی گئی میں نے وہاں عورتوں کو زیادہ پایا وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں“۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ ”کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں“؟ ارشاد فرمایا ”نہیں! وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں (جو کہ ایک طرح کا کفر ہے) اور احسان نہیں مانتیں، اگر تو کسی عورت سے عمر بھر احسان اور نیکی کا سلوک کرے لیکن ایک بات بھی خلاف طبیعت ہو جائے تو جھٹ کہہ دے گی میں نے تجھ سے کبھی آرام اور سکون نہی پایا“۔ (بخاری ج ۱، باب ۲۱، حدیث ۲۸)

نظر رحمت سے محروم عورت

حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس عورت پر نظر رحمت نہیں فرماتا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی حالانکہ وہ اپنے شوہر سے بے نیاز بھی نہیں۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر مترجم ص ۳ مکتبہ المدینہ لاہور)

شرک کے بعد بڑا گناہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم کو نہیں معلوم کہ عورت کیلئے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ شوہر کی نافرمانی ہے''۔

(غنیۃ الطالبین باب ۵)

لہٰذا عورتوں کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی نافرمانی اور ناشکری نہ کرے، ورنہ پھر جہنم کے عذاب کیلئے تیار رہے۔ عورت اگر یہ چاہتی ہے کہ شوہر کو اپنا گرویدہ بنائے رکھے تو اس کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے اس کی پر خلوص خدمتوں کو دیکھ کر شوہر خود ہی اس کا گرویدہ ہو جائے گا۔

خدا اور فرشتوں کی لعنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''شوہر اپنی بیوی کو جس وقت بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو اس عورت پر خدا کے فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں''۔

(بخاری ج ۳، حدیث ۱۷۸، مسلم ج ۱)

ایک روایت میں ہے کہ

''جب شوہر اپنی حاجت کیلئے بیوی کو بلائے تو بیوی اگر روٹی پکا رہی ہو تو اس کو لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر شوہر کے پاس حاضر ہو جائے''۔ (ترمذی ج ۱، حدیث ۱۱۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حق الزوج علی المرأۃ ان لا تمنعہ وان کانت علی قتب۔

(ابوطیاسی بحوالہ الافصاح فی احادیث النکاح)

ترجمہ عورت پر خاوند کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو نہ روکے اگر چہ وہ کجاوے کے پالان پر بھی کیوں نہ ہو۔

طیالسی میں اس حدیث کے بعد یہ الفاظ بھی ہیں

اور خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ نہ دے اگر اس نے کچھ دیا تو خاوند کو ثواب ہوگا اور اس کو گناہ ہوگا اور یہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ بھی نہ رکھے اگر اس نے ایسا کیا اس کو گناہ ہوگا ثواب نہیں ملے گا اور اس کے گھر سے بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اگر اس نے ایسا کیا تو اس پر عذاب اور رحمت کے فرشتے لعنت کریں گے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے عرض کیا گیا اگر چہ خاوند ظالم ہو؟ فرمایا اگر چہ ظالم ہو۔

خاوند کا شکوہ کرنے والی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

انی لا بغض المرأۃ تخرج من بیتھا تجر دیلھا تشکو زوجھا

(رواہ طبرانی)

ترجمہ میں اس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے نکلے اور اپنی چادر کو گھسیٹ رہی ہو اور اپنے خاوند کا شکوہ کر رہی ہو۔

مرد کی کمر توڑنے والی بیوی

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ تین عورتیں مصیبتوں میں سے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس عورت کا بھی ذکر کیا کہ جب اس کے پاس ہو تو وہ تجھے اذیت دے اور جب تو اس سے غائب ہو تو تیری خیانت کرے۔

ایک اور روایت میں ہے۔

تین کمر کے منکے توڑنے والی چیزوں سے پناہ مانگو پھر آپ ﷺ نے بُری عورت کو شمار کیا (جو مرد کو) بڑھاپے سے پہلے پہلے بوڑھا کر دیتی ہے (یعنی غموں اور پریشانیوں میں مبتلا کرے)

شوہر کا حق ادا نہیں ہوسکتا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جوان عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ ''یارسول اللہ ﷺ! میں جوان عورت ہوں مجھے نکاح کیلئے پیغام آتے ہیں مگر میں شادی کو بُرا سمجھتی ہوں۔ آپ مجھے بتایئے بیوی پر شوہر کے کیا حقوق ہیں؟'' نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر شوہر کی چوٹی سے ایڑی تک پیپ ہو اور وہ اسے زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر پائے گی''۔ اس عورت نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ تو میں شادی نہ کروں''؟ آپ نے فرمایا۔ ''تم شادی کرو کیونکہ اس میں بھلائی ہے''۔

(تنبیہ الغافلین، مکاشفۃ القلوب، باب ۹۵)

افسوس آج کل کی زیادہ تر عورتیں اپنے شوہروں کو بُرا بھلا کہتی اور گالیاں دیتی ہیں۔ کچھ بے باک بے شرم عورتیں اپنے شوہروں کو مارنے سے بھی نہیں چوکتی اور کچھ عیاش بدچلن عورتیں اپنے بیمار شوہر کو گھر پر چھوڑ کر دوسرے مردوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانے میں مست رہتی ہیں۔

خدارا ایسی عورتیں ہوش میں آئیں، اپنے شوہر کے مرتبے کو پہچانیں اور اس

دنیا میں تھوڑی سی مستی، رنگ رلیوں اور تھوڑے سے جھوٹے مزے کی خاطر ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی کو تباہ و برباد نہ کریں۔

جنتی عورت

امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں (عرض کیا گیا ضرور فرمایا (۱) نبی جنت میں ہوں گے (۲) صدیق جنت میں ہوں گے (۳) شہید جنت میں ہوں گے (۴) بچہ جنت میں ہوگا (۵) ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر شہر کی ایک طرف رہنے والے بھائی سے ملاقات کو جائے وہ بھی جنت میں ہوگا (۶) تمہاری وہ عورتیں جنت میں ہوں گی جو خاوند سے محبت کرنے والی ہوں جب خاوند اس پر ناراض ہو تو وہ آئے اور اپنا ہاتھ خاوند کے ہاتھ میں دے دے پھر وہ کہے میں اس وقت نہ سوؤں گی یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ (شعب الایمان ج۶ برقم ۸۷۴۳)

امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت گذارے جبکہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گی۔

(مستدرک حاکم ج۴ برقم ۷۳۲۸)

امام احمد، ابن جریر اور بیہقی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی جبکہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمل اٹھانے والیاں، بچے جننے والیاں، رحم کرنے والیاں اگر وہ نہ ہو جو یہ اپنے خاوندوں کے ساتھ کرتی ہیں تو ان میں سے نماز پڑھنے والیاں جنت میں داخل ہو جائیں۔ (تفسیر درمنثور ج۲ ص۴۲۲)

تیرا خاوند جنت بھی اور جہنم بھی

ابن سعد‘ ابن ابی شیبہ‘ حاکم اور بیہقی نے حضرت حصین بن محصن رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک کام کیلئے آئی۔ آپ نے فرمایا اے عورت تیرا خاوند ہے؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا تیرا اس کے ساتھ کیا سلوک ہے؟ میں نے عرض کی میں اس کی ضرورت پوری کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی مگر وہ جو کرنے سے عاجز ہوں۔ فرمایا خیال رکھنا کہ تو اس کے ہاں کیا حیثیت رکھتی ہے بیشک وہ تیری جنت اور جہنم ہے۔

(مستدرک حاکم ج ۲ برقم ۲۷۶۹)

عورت کا جہاد

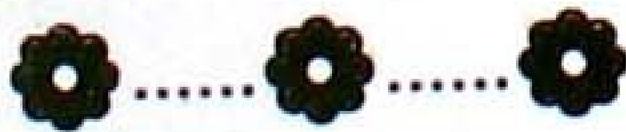
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جهاد المرأة حسن البتعل (تفسیر روح البیان سورۃ بقرہ ۲۲۸)

ترجمہ عورت کا جہاد یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حقوق میں چوبند ہو۔

بیوی کو تابعدار بنانے کا عمل

جس شخص کی بیوی اس کا کہنا نہ مانتی ہو‘ نافرمان‘ زبان دراز اور جھگڑالو ہو تو وہ شخص سوتے وقت ۔اَلْمَانِعُ۔ خلوص کے ساتھ بہت زیادہ پڑھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ عورت فرمانبردار اور محبت کرنے والی ہو جائے گی۔ (وظائف رضویہ ص ۲۲۴)



بیوی کے حقوق

جس طرح بیوی پر لازم ہے کہ شوہر کے حقوق ادا کرے اسی طرح شوہر پر بھی فرض ہے کہ بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورۃ النساء ۱۹)

ترجمہ اوران سے (عورتوں سے) اچھا برتاؤ کرو۔ (کنزالایمان)

شوہر پر بیوی کی جو ذمہ داریاں عائد ہیں ان سب میں ایک بڑی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ بیوی کا مہر ادا کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نکاح کی شرط یعنی مہر ادا کرنے کا سب سے زیادہ خیال رکھو''۔

(بخاری ج ۳' باب ۸۱' حدیث ۱۳۷)

بیوی کا مہر شوہر کے ذمہ ادا کرنا واجب اور ضروری ہے اگر اس کے ادا کرنے میں کوتاہی ہوگی تو قیامت کے روز سخت گرفت اور سزا ہوگی۔ شوہر کا اپنی بیوی کو ستانا' گالیاں دینا' اور اس پر ظلم و زیادتی کرنا بدترین گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بُرا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کو ستائے''۔ (طبرانی شریف)

عورتوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی مردوں کو نصیحت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایما امرأۃ سالت زوجها اطلاق من غیر باس فعلیها حرام رائحة الجنة اومیکم بالنساء خیرا فانهن او عوان عند کم۔

(ابوداؤد کتاب المناسک، ابن ماجہ برقم ۳۰۸۴)

ترجمہ جو عورت بغیر کسی تکلیف کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ میں مردوں کو عورتوں سے خیر خواہی کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے پاس مددگار کے طور پر ہوتی ہیں۔

امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی کہ اس میں ہے کہ عورتوں کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے (یعنی بیویاں تمہارے پاس اللہ کی امانت ہیں اس لئے ان پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا)

عورتوں کی لغزشیں نہ ڈھونڈو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کی خوامخواہ لغزشیں اور کوتاہیاں ڈھونڈنے سے منع فرمایا ہے۔

(الطبرانی بحوالہ الافصاح فی احادیث النکاح)

عورتوں پر شک نہ کرو

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

غیرۃ یبغضھا اللہ وھی غیرۃ الرجل علی اھلہ من غیر ریبہ۔

(ابوداؤد برقم ۲۵۴۴ باب الخیلاء)

ترجمہ وہ غیرت جو اللہ کو نہیں بھاتی اس آدمی کی غیرت ہے جو بغیر کسی شک کے بیوی پر شک کرتا ہے۔

فائدہ

آج کل یہ وباء عام ہے کہ معمولی باتوں پر عورت پر شک کیا جاتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے یا بیوی طلاق کا مطالبہ کرتی یا میکے چلی جاتی ہے یا پھر خودکشی کر لیتی ہے چند ماہ قبل اخبار میں آیا کہ مرد سے ستائی عورت نے پہلے بچوں کو ذبح کر دیا بعد میں خود اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

بیوی سے حسن سلوک کرو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص کامل ایمان والا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک میں اچھا ہے اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں"۔

(ترمذی ج ا باب ۷۸۹ حدیث ۱۱۶۱ تنبیہ الغافلین)

حضرت امام ترمذی و حضرت امام ابن ماجہ رضی اللہ عنہما نے ان لفظوں کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ

خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی۔

(ترمذی ج ا ابن ماجہ حدیث ۲۰۴۷)

ترجمہ تم میں وہ بہتر ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہے اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں۔

شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاجی، نرمی اور مہربانی سے پیش آئے اور اپنے پیارے نبی کے فرمان پر عمل کرے۔

موجودہ دور میں دیکھا یہ جارہا ہے کہ مرد حضرات باہر تو چوہا بنے پھرتے ہیں لیکن گھر آتے ہی شیر کی طرح دھاڑنا شروع کر دیتے ہیں اور بے وجہ بیوی پر رعب جھاڑتے رہتے ہیں۔ بیوی سے ہمیشہ محبت کا سلوک رکھے۔ ہاں اگر وہ نافرمانی کرے یا جائز حکم نہ مانے تو اس پر ناراضگی کا اظہار کر سکتے ہیں۔

عورت کا مرد پر حق

حضرت معاویہ بن جیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کا مرد پر کیا حق ہے۔ فرمایا جب خود کھائے تو اس کو بھی کھلائے اور جب خود پہنے تو اس کو بھی پہنائے اور اس کے چہرے کا عیب نہ نکالے اور زیادہ نہ پیٹے اور گھر سے باہر قطع تعلق نہ کرے۔

فائدہ

آج کل تو عورتوں کے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا اور اس کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں کبھی بدصورتی کا طعنہ کبھی غریبی کا طعنہ وغیرہ یہاں تک جانوروں کی طرح مارا جاتا ہے اور کبھی کبھی عورتوں کو قتل بھی کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ٹی وی اور اخبارات میں اکثر خبریں آتی ہیں۔

عورت کے خاوند پر پانچ حقوق

امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خاوند پر عورت کے پانچ قسم کے حقوق لازم ہیں۔

۱) یہ کہ گھر سے باہر اس کے کام کاج سنوارے اور اسے گھر سے باہر نہ جانے

دے نہ کہ وہ عورت ہے جس کا بلا وجہ نکلنا گناہ اور بے مروتی ہے۔

۲) یہ کہ نماز، روزہ وغیرہ احکام کے متعلق بقدر ضرورت مسائل اسے سکھائے اور اسے گھر سے باہر نہ جانے دے۔

۳) یہ کہ اسے حلال کھانا کھلائے کیونکہ حرام غذا سے پیدا ہونے والا گوشت جہنم میں پگھلایا جائے گا۔

۴) یہ کہ اس پر کوئی ظلم نہ کرے کہ وہ اس کے پاس امانت ہے۔

۵) یہ کہ وہ اگر اس پر کچھ زیادتی بھی کر بیٹھے تو محض اس کی ہمدردی میں اسے برداشت کرے کہ کہیں اس سے بڑھ کر کوئی بات نہ کر بیٹھے۔ (تنبیہ الغافلین)

اور یہ بات بھی خاوند کے اخلاقی فرائض میں شامل ہے کہ اگر عورت بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرے بلکہ اپنی دلداری و دلجوئی اور بھاگ دوڑ سے عورت کے دل پر نقش بٹھا دے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی اور وہ شوہر کی خدمت گذاری میں اپنی جان لڑا دے گی۔

بیوی کی بدمزاجی پر صبر وتحمل

اگر بیوی کے کسی قول، فعل، بدگوئی، بداخلاقی، سخت مزاجی، زبان درازی وغیرہ سے شوہر کو کبھی کبھی اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ صبر وتحمل اور برداشت سے کام لے کیونکہ عورتوں کا ٹیڑھاپن ایک فطری چیز ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

استوصوا بالنساء خیرا فان المرأة خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ فان ذهبت تقیمه کسرته وان ترکته لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء۔ (بخاری)

ترجمہ عورتوں سے حسن سلوک کرو کیونکہ عورت عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا اوپر والا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے پس اگر اسے سیدھا کرنا چاہو تو توڑ دو گے اور اگر (اپنے حال پر) چھوڑ دو گے تو ہمیشہ ٹیڑھا رہے گا پس عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔

فائدہ

میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کا جب آغاز ہوتا ہے تو بیوی بعض اوقات گھریلو نشیب وفراز کو سمجھ نہیں پاتی اور بیوی کی بعض باتیں مرد کو ناگوار محسوس ہوتی ہیں لیکن جوں جوں وقت گذرتا ہے سمجھدار عورتیں اپنی عادتوں کو خاوند کے مطابق تبدیل کر لیتی ہیں جس سے گھر کا نظام پرسکون ہو جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو مرد کو عورتوں کی عادتوں پر مسلسل صبر کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالیٰ کوئی بہتر صورت پیدا کر دے۔

جنتی حوروں کی بددعا

خاوند کو ستانا زبان درازی کرنا کئی عورتوں کا وطیرہ بن چکا ہے مگر یہ نہیں سوچتی اس طرح سے گھریلو حالات خراب ہو جاتے ہیں اور جس کا زیادہ اثر بچوں پر پڑتا ہے اس لئے عورت کی اس بات کو حضور نبی کریم ﷺ نے ناپسند کیا ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی عورت اپنے خاوند کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے اسے تکلیف نہ دے اللہ تجھے ہلاک کرے کیونکہ یہ تیرے پاس چند روز کیلئے ہے عنقریب یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

بیوی کی بدمزاجی پر صبر کا اجر

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے مردوں میں سے سب سے زیادہ افضل وہ مرد ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا

سلوک کرتا ہے اور اسے دینی نصیحتیں کرتا ہے اور خوف دلاتا ہے اور عورت سے دکھ اور اذیت ملنے پر صبر کرتا ہے جو شخص عورت کے دکھ پہنچانے پر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسے یوم آخرت نمازی کا مرتبہ عطا ہوگا۔ (میاں بیوی کے حقوق)

عورت اپنی زبان درازی سے بچے

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک زبان دراز عورت کو زبان درازی ترک کرنے کی پوری ترغیب دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں عرض گذار ہوا یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت کا بہت نمازیں پڑھنے' روزے رکھنے اور خیرات کرنے کا چرچا ہے مگر وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے عرض کیا فلاں عورت کم روزے رکھے' کم صدقہ کرے اور کم نمازیں پڑھنے میں مشہور ہے وہ پنیر کے ٹکڑے خیرات کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں دیتی آپ نے فرمایا وہ جنتی ہے۔ (احمد' بیہقی شعب الایمان)

جب ہمسایہ کو تکلیف دیتے اور زبان درازی کرنے پر تمام اعمال غارت ہو گئے تو جو بیوی مرد کو بُرا بھلا کہے گی اور زبان درازی کرے تو اس کا حشر کیا ہوگا۔

حکایت

کہتے ہیں ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ دروازے پر پہنچا تھا تو اندر سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی کچھ تیز کلامی محسوس ہوئی تو اپنے دل میں یہ سوچ کر لوٹنے لگا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت لے کر آیا تھا اور یہاں تو خود ہی وہی قصہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے واپس بلا کر پوچھا تو کہنے لگا میں یہ ارادہ لے کر آیا تھا کہ اپنی بیوی کا شکوہ آپ سے کروں مگر

آپ کے گھر کا معاملہ معلوم ہوا تو میں واپس جا رہا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ذمہ اس کے کچھ حقوق ہیں جس کی وجہ سے میں درگذر کرتا ہوں ایک تو یہ کہ وہ میرے اور جہنم کے درمیان آڑ ہے کہ اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے دوسرا یہ کہ میں باہر چلا جاتا ہوں تو وہ میرے مال و متاع کی رکھوالی کرتی ہے تیسرا یہ کہ وہ میرے کپڑے دھوتی ہے۔ چوتھا یہ کہ وہ میری اولاد کی پرورش اور تربیت کرتی ہے پانچویں یہ کہ وہ میرا کھانا پکاتی ہے یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا یہ سب فوائد تو مجھے بھی حاصل ہیں لہٰذا جس طرح آپ اپنی بیوی سے درگذر کرتے ہیں تو اب میں بھی ایسا ہی کروں گا۔

حکایت

جب شیخ بوعلی سینا، حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سے متاثر ہو کر بغرض ملاقات خرقان میں آپ کے گھر پہنچے اور آپ کی بیوی سے پوچھا کہ شیخ کہاں ہیں تو بیوی نے جواب دیا تم ایک زندیق اور کاذب کو شیخ کہتے ہو مجھے معلوم نہیں کہ شیخ کہاں ہیں البتہ میرے شوہر تو جنگل سے لکڑیاں لانے گئے ہیں۔ یہ سن کر شیخ بوعلی سینا کو خیال آیا کہ جب آپ کی بیوی ہی اس قسم کی گستاخی کرتی ہے تو نہ معلوم آپ کا مرتبہ کیا ہے گو میں نے تو آپ کی تعریف سنی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ بہت ادنیٰ درجہ کے عام انسان ہیں۔ جب بوعلی سینا آپ کی جستجو میں جنگل کی جانب روانہ ہوئے تو دیکھا کہ آپ شیر کی کمر پر لکڑیاں لادے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ یہ معاملہ دیکھ کر شیخ بوعلی سینا کو بہت حیرت ہوئی اور قدم بوس ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو ایسا بلند مقام عطا فرمایا ہے اور آپ کی بیوی آپ کے متعلق بہت بُری باتیں کہتی ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اگر میں ایسی بکری کا بوجھ برداشت نہ کرسکوں تو پھر یہ شیر میرا بوجھ کیسے اٹھا سکتا ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء مترجم ص ۴۶۷ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

بیوی کو سمجھانے کا طریقہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ "غنیۃ الطالبین" میں اور امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ "کیمیائے سعادت" میں فرماتے ہیں۔

"اگر بیوی شوہر کی اطاعت نہ کرے تو شوہر نرمی و محبت سے سمجھا بجھا کر اپنی اطاعت کروائے اگر اس کے بعد بھی نہ مانے تو شوہر غصہ کرے اور اسے ڈانٹ ڈپٹ کر سمجھائے۔ اگر پھر بھی نہ مانے تو سونے کے وقت اس کی طرف پیٹھ کر کے سوئے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو پھر تین راتیں اس سے الگ سوئے۔ اگر ان تمام باتوں سے بھی نہ مانے اور اپنی ہٹ دھرمی پر اڑی رہے تو اسے مارے مگر منہ پر نہ مارے اور نہ ہی اتنے زور سے مارے کہ زخمی ہو جائے۔ اگر ان سب سے بھی فائدہ نہ ہو تو پھر ایک مہینے تک ناراض رہے۔ (پھر بھی کچھ بات نہ بنے تو اب ایک طلاق دے)

(غنیۃ الطالبین باب ۵' کیمیائے سعادت)

اگر کسی شخص کی دو بیویاں یا اس سے زیادہ ہوں تو سب کے ساتھ برابری کا سلوک رکھے۔ کھانے پینے اڑھنے کپڑے وغیرہ۔ سب میں انصاف سے کام لے ہر بیوی کے پاس برابر برابر وقت گزارے اور اس کیلئے ان کی باری مقرر کر لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اذا كانت عند الرجل امراتان فلم يعدل بينهما جاء يوم القيمة وشقه ساقط۔ (ترمذی ج ۱' حدیث ۱۱۳۷' ابن ماجہ ج ۱' احیاء العلوم ج ۲)

ترجمہ جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہو اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔



بیوی کا نان نفقہ

بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ خاوند اس کے اخراجات کا بندوبست کرے شریعت محمدیہ میں بیوی کے خرچہ کو نفقہ کہا جاتا ہے۔نکاح کے بعد مرد کو یہ احساس ہو جانا چاہیے کہ عورت نے اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر اس کے ساتھ زندگی بھر رہنے کا جو عہد کر لیا تو اب اس کی ضروریات بھی اس کے ذریعے سے ہوتی ہیں کیونکہ شادی کی وجہ سے عورت مرد کی شریک زندگی بن جاتی ہے اس لئے عورت کے کھانے' پینے' پہننے میں بھی برابر کی حق دار ہے اس لئے عورت کے تمام اخراجات کا بندوبست کرنا خاوند کا فرض بن جاتا ہے۔

کھانے' پینے اور پہننے میں برابری

حکیم بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا جیسا تو کھائے ویسا اسے کھلائے جیسا خود پہنے ویسا اسے پہنائے اور اس کے منہ پر نہ مارے اور اس کو بُرا نہ کہے اور گھر علاوہ تنہا نہ چھوڑے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس حیثیت کا کھانا خود مرد کھائے اور جس

حیثیت کا لباس خود پہنے اور جیسی رہائش میں وہ خود رہتا ہو اس طرح کا بیوی کیلئے بھی انتظام کرے اور خرچ کرنے میں کنجوسی نہ کرے اور حد سے زیادہ بھی نہ بڑھے کیونکہ فضول خرچی اسراف میں شامل ہے بلکہ اعتدال کے طریقہ پر چلنا چاہیے۔

بیوی کے خرچہ میں فراخی کا اجر

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی بیوی کے نفقہ میں فراخی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن غنی کر دے گا اور جنت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رفاقت عطا فرمائے گا۔ (بخاری)

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا اخراجات کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر ہے کہ بیوی پر خرچ کرنے والا مال بھی راہ خدا میں مال خرچ کئے جانے کی طرح ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیوی بچوں کا فکر کرنا اور ان کے راحت و آرام کیلئے جدو جہد کرنا راہ خدا میں جہاد کرنے کے برابر ہے۔ حلال رزق کیلئے کوشش کرنا اور دین کی طرف رہنمائی کرنا ہر شوہر پر فرض ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک دینار وہ ہے جس تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ ایک دینار وہ ہے جس کو تم غلام پر خرچ کرتے ہو۔ ایک دینار وہ ہے جس کو تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جس کو تم اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتے ہو ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا۔ جس کو تم اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو۔ (صحیح مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں فرماتے ہیں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ جو شخص اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے گا پس وہ صدقہ ہے اللہ کے ہاں اسے اس کا اجر ملے گا یقیناً وہ

ایک غازی کا ثواب پائے گا۔
(بیہقی)

خاوند کے مال سے کھانے کا حق

بقدر ضرورت خاوند کے مال سے عورت کیلئے کھا لینا جائز ہے اس سلسلہ میں ایک حدیث ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوسفیان کی بیوی ہندہ آئی اور کہنے لگے ابوسفیان کنجوس آدمی ہے اگر میں ان کے مال سے کچھ رقم لے کر (یعنی انہیں بتائے بغیر بچوں پر خرچ کروں تو کوئی حرج تو نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضرورت کے مطابق مال لے کر خرچ کرلو تو کوئی حرج نہیں ہے۔
(بخاری)

بخل کی مذمت

مال کے ہوتے ہوئے بیوی کیلئے خرچ کرنے میں بخل کرنا اچھا نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مذمت کی ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عورت آئی اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا شوہر مجھ سے بہت بخل کرتا ہے حتیٰ کہ آٹا گوندھنے تک کو برتن نہیں دیتا اور میں کوئی کسب اور ہنر بھی نہیں جانتی جس سے اپنا خرچ اٹھالوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر جنت حلال ہوگئی اور تیرے شوہر پر جہنم واجب ہوگئی۔ (مسلم)

فرشتوں کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا
(بخاری، مسلم)

ترجمہ ہر روز بوقت صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روکنے والے کا مال ضائع فرما۔

نفقہ کی مقدار (مسائل)

حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عورت کا جو نفقہ مرد کے ذمہ ہے وہ صرف تین چیزیں ہیں (۱) طعام (۲) قیام گاہ (۳) لباس۔ اس سے زائد جو کچھ شوہر اپنی بیوی کو دیتا ہے یا اس پر خرچ کرتا ہے وہ ہمدردی اور احسان ہے۔

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ نفقہ کی مقدار دونوں کی معاشی حالت پر مبنی ہے اگر دونوں مال دار ہیں تو نفقہ مال داروں کی طرح ہوگا اور اگر دونوں غریب ہیں تو نفقہ غریبانہ ہوگا اور اگر بیوی غریب گھر کی ہے اور خاوند مال دار یا بیوی مال دار ہے تو بیوی کو اپنی حالت کے مطابق خرچہ دے اگر غریب ہے تو پھر اپنی غریبانہ حیثیت کے مطابق خرچہ دے۔

اگر میاں بیوی میں نفقہ کے متعلق اختلاف ہو جائے بیوی زیادہ خرچ کا مطالبہ کرتی ہو اور خاوند دینے کا اہل نہ ہو تو خاوند کی بات معتبر تصور ہوگی اگر خاوند مال دار ہو لیکن خرچ کرنے میں بخیل ہو جس سے بیوی کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں تو عورت گھر کیلئے اپنے خاوند کے مال سے صرف اتنا خرچ کرسکتی ہے جو اس کی ذاتی کفالت کیلئے ضروری ہو۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ سال بھر میں عورت کیلئے کتنی دفعہ کپڑا بنا کر دینا لازم ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ غریب کیلئے تین دفعہ اور امیر کیلئے چار مرتبہ اور صحیح یہ ہے کہ جب بوسیدہ ہو جائے اور بنائے اور کپڑا درمیانی درجہ کا ہو نہ ہی بہت زیادہ عمدہ اور نہ بہت باریک اور نہ بہت موٹا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

مرد کے ذمہ اخراجات کیوں؟

امام ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ عورت کو مرد سے پیدا کیا گیا اس کی ضرورت بھی مردوں میں رکھ دی گئی ہے۔ پس عورتوں کا خیال رکھو۔ مرد کو زمین سے پیدا کیا گیا ہے اس کی ضرورت زمین میں رکھ دی گئی ہے۔ (تفسیر درمنثور مترجم ج۲ ص۳۲۰)



بیوی کے غلام

اس زمانے میں اکثر دیکھا جا رہا ہے کہ مرد اپنی بیوی سے اپنی اطاعت نہیں کرواتا بلکہ اس کی اطاعت کرتا ہے۔ کچھ مرد بیوی کی غلامی کرنا اپنی شان سمجھتے ہیں اور اپنی اس غلامی کا تذکرہ بھی وہ بڑے پر جوش انداز میں اپنے دوستوں میں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کچھ تو اس قدر اپنی بیوی سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ اگر وہ مجمع عام میں انہیں ڈانٹ بھی دے تو سر جھکائے سننے میں ہی وہ اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔

رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ (سورۃ النساء ۳۴)

ترجمہ مرد افسر ہے عورتوں پر۔ (کنزالایمان)

بد بخت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

تعس عبد الزوجۃ یعنی بیوی کا غلام بد بخت ہے۔ (کیمیائے سعادت)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''بزرگوں نے فرمایا ہے عورتوں سے مشورہ کرو لیکن عمل اس کے خلاف کرو''۔

(یعنی ضروری نہیں کہ عورت کے ہر مشورے پر عمل کیا جائے) (کیمیائے سعادت)

بیوی کا مطیع جہنمی ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ''احیاء العلوم'' میں نقل فرماتے ہیں کہ
''حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کا مطیع بنا رہے کہ وہ جو چاہے وہی کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں اوندھا گرا دے گا''۔

(احیاء العلوم ج ۲)

صد افسوس! آج کل لوگ عورت کے بہکاوے میں آخر خلاف شریعت کام تک کر لیتے ہیں کچھ تو عورت کے اس قدر غلام بن جاتے ہیں کہ بیوی کے کہنے پر اپنے ماں باپ تک کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن بیوی کی غلامی نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر گھر میں کسی معاملے میں تنازع ہو جائے تو بیوی کو سمجھانے کی بجائے الٹا اپنے ہی ماں باپ کو جھڑکتے ہیں اور اپنی آخرت کی بربادی کا سامان اپنے ہاتھوں اکٹھا کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! بھلے ہی بیوی ناراض ہو جائے لیکن ماں باپ ناراض نہ ہونے پائیں۔ بیوی تو زندگی میں سینکڑوں مل سکتی ہیں لیکن ماں باپ دوبارہ نہیں مل سکتے۔

عورتوں کی تابعدار میں تباہی

دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

لایزال الرجال بخیر ما لم یطیعوا النساء (ابونعیم حلیۃ الاولیاء ج ۹)

ترجمہ مرد اس وقت تک خیر میں رہیں گے جب تک عورتوں کی تابعداری نہیں کریں گے۔

والدین کا احترام کرو

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ھما جنتک ونارک (ابن ماجہ' ج ۲' باب ۶۲۱' حدیث ۱۴۵۶)

ترجمہ   ماں باپ تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے والدین کی فرمانبرداری کرے گا تو جنت میں جائے گا اور نافرمانی کرے گا تو دوزخ میں جا کر سزا پائے گا۔

اور مزید فرماتے ہیں ہمارے پیارے مدینے والے آقا ﷺ

''خدا شرک اور کفر کے علاوہ جس گناہ کو چاہے بخش دے گا مگر ماں باپ کی نافرمانی کو نہیں بخشے گا۔ بلکہ موت سے پہلے دنیا میں بھی سزا دے گا''۔ (بیہقی شریف)

لہٰذا ماں باپ کی فرمانبردار کو ہی ہمیشہ اہمیت دے۔ عورت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے ساس سسر کو اپنے ماں باپ کی طرح ہی سمجھے اور ان سے حسن سلوک کرے، ساتھ ہی مرد پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اپنے ماں باپ کی اطاعت کروائے۔

والدین سے محبت حج وعمرہ کا ثواب

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما من ولد بار ينظر الى والديه نظرة رحمة الا كتب الله له بكل نظرة حجة مبرورة۔ (بیہقی۔ مشکوٰۃ ج ۲ حدیث ۴۷۲۵)

ترجمہ   جب کوئی فرمانبردار لڑکا اپنے ماں باپ کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی روزانہ سو بار دیکھے تو کیا اس کو روزانہ سو حج کا ثواب ملے گا؟ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں! بیشک اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اس کو یہ بات کچھ مشکل نہیں۔



بی ایف فلموں کے نقصانات

ہمارا اور آپ کا مشاہدہ ہے کہ آج کل بعض لوگ سیکس کی معلومات کیلئے بلیو فلمیں دیکھتے ہیں۔ بالخصوص نوجوان لڑکے۔ کچھ بیوقوف شب زفاف کے روز اپنی بیوی کو خاص طور پر بلیو فلمیں دکھاتے ہیں تاکہ عورت بھی جس طرح فلم میں دکھایا گیا ہے اسی طرح ان سے پیش آئے۔ اور یہ خود بھی ہر وہ کام اور طریقہ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جو فلم میں ہوتا ہے۔ چاہے اس میں کتنی ہی تکلیف و پریشانی کیوں نہ ہو۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کسی بھی مشکل کام کو فلمایا جانا الگ بات ہے اور اس کو حقیقت میں کر لینا اور بات ہے۔ بلیو فلمیں تو سراسر آنکھوں کی عیاشی اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ آج تقریباً ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ اسلام میں یہ سب حرام و گناہ ہے۔ لیکن پرواہ کسے ہے۔

فلموں میں دیکھ کر اس کی باتوں کو سیکھ کر عمل کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی فلم میں ہیرو کو موٹر سائیکل اس طرح چلاتے ہوئے دکھایا جائے کہ ہیرو سڑکوں سے ہوتے ہوئے موٹر سائیکل اچھال اچھال کر لوگوں کی بلڈنگوں اور مکانوں کی چھت پر چلا رہا ہے۔ کبھی اس بلڈنگ پر تو کبھی اس بلڈنگ پر۔ اسی منظر کو کسی بیوقوف نے دیکھا اور اسی طرح کرنے کیلئے اس نے موٹر سائیکل اپنے گھر کی چھت پر کھڑی کر کے شروع کی اور کلچ دبا

کر گیئر بدلا ایکسیلیٹر کلچ کے ساتھ چھوڑ دیا۔ایسے بیوقوف شخص کا جو حال ہوگا وہی حال اس شخص کا ہوتا ہے جو بلیو فلمیں دیکھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ایسا شخص غیرت اور مردانگی کی اونچی چھت سے بے حیائی اور نامردی کے ایسے گڑھے میں گرتا ہے جس سے نکلنا زندگی بھر مشکل ہوتا ہے۔

بدنگاہی اور بے پردگی کا وبال

آج کل نوجوانوں میں طرح طرح کی بُرائیاں جنم لے چکی ہیں۔جس کی سب سے بڑی وجہ دین کی تعلیم سے دوری ہے۔اس کے علاوہ فلمیں دیکھنے کا فیشن، فحش ناول وگندی تصاویر سے پر میگزینیں پڑھنے کا عام چلن اور بالخصوص عورتوں اور کنواری لڑکیوں کا بے پردہ فیشن کر کے سڑکوں پر کھلے عام گھومنا۔جیسی برائیاں ہیں۔

آج کے موڈرن نوجوان غیر عورتوں کو دیکھنے، چھونے اور چھیڑ چھاڑ کرنے جیسے گناہوں کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ اسے فیشن اور موڈرن کلچر کا نام دے کر معمولی بات سمجھتے ہیں کچھ بیوقوف تو لڑکیوں کو ایسا گھورتے ہیں گویا وہ آنکھوں کے ذریعے اپنا مادۂ منویہ لڑکی کے پیٹ میں ہی ڈال دیں گے۔موجودہ دور کی اکثر فیشن پرست لڑکیاں بھی کسی طرح لڑکوں سے کم نہیں۔وہ لڑکوں کو ایسا گھورتی ہیں گویا وہ آنکھوں آنکھوں ہی سے حاملہ ہونا چاہتی ہیں۔کچھ نوجوان تو پیشہ ور عورتوں کے پاس جانے میں بھی کوئی شرم وحیاء تک محسوس نہیں کرتے بلکہ اسے مردانگی کا ثبوت سمجھتے ہیں۔اور جو شخص یہ سب نہیں کرتا وہ ان عیاشوں کی نظر میں بیوقوف، بزدل، نامرد اور نہ جانے کیا کیا سمجھا جاتا ہے۔

فرمان خداوندی

دیکھو ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ (سورۃ انعام ۱۵۲)

ترجمہ اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جوان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

(کنز الایمان)

اور ارشاد فرماتا ہے پروردگار عالم عزوجل۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ۔ (سورۃ نور ۳۰،۳۱)

ترجمہ مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے۔ بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور ڈوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں یعنی بد نگاہی سے بچیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یعنی زنا کی طرف نہ جائیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ عورتوں کو بھی حکم فرماتا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اپنا بناؤ سنگار اپنے شوہر کیلئے ہی کرے غیر مردوں کیلئے نہیں اور سینے و سر پر ڈوپٹے ڈالے رہیں۔

لیکن آج معاملہ ہی الٹا نظر آ رہا ہے اکثر عورتیں گھر میں تو گندی بیٹھی رہتی ہیں لیکن جب باہر نکلنا ہوتا ہے تو خوب بن سنور کر نکلتی ہیں۔ گویا گندی ان کے اپنے شوہر کیلئے اور سنگار صفائی غیر مردوں کیلئے۔

عورت کا اپنے خاوند کیلئے بناؤ سنگار کرنا اجر عظیم ہے

حدیث پاک میں سرکار دو عالم ﷺ نے عورتوں کو گھر میں پاک وصاف اور سنگار کر کے رہنے کا حکم دیا تاکہ ان کے شوہر انہی سے رغبت رکھے اور غیر عورتوں کی طرف نہ جائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف ''عرفان شریعت'' میں نقل فرماتے ہیں۔

''عورت کا اپنے شوہر کیلئے گہنا پہننا' بناؤ سنگار کرنا باعث اجر عظیم ہے اور ان کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات (نیک عورتیں) جن کے شوہر اولیاء کرام سے تھے اور وہ خود ولیہ تھیں ہر شب بعد نماز عشا پورا سنگار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت پاتیں وہیں حاضر رہتیں ورنہ زیور و لباس اتار کر مصلیٰ بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ حدیث میں ہے۔ کان رسول اللہ ﷺ یکرہ تعطل النساء وتشبھن بالرجال عورت کا زیور ہونے کے باوجود بغیر زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے مشابہت ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔ یاعلی مر نساء ك لاتصلین عطلاء۔ یعنی اے علی اپنے گھر کی عورتوں کو حکم دو کہ بغیر گہنے نماز نہ پڑھیں۔ مجمع البحار میں ہے۔ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کرھت ان تصلی المراۃ عطلا ولو ان تعلق فی عنقھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں کہ کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے''۔

(عرفان شریعت ج ۱' مسئلہ ۵۷' ص ۱۹' ۲۰)

اسلام نے عورتوں کو سجنے سنورنے سے کبھی منع نہیں کیا بلکہ سجنے سنورنے' سنگار کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا

کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔لو کان اسامة جارية نكسوته وحليته حتى لفقه۔

(امام احمد، ابن ماجہ، بحوالہ عرفان شریعت ج ۱، مسئلہ ۵۷، ص ۱۹)

غرض کہ اسلام عورتوں کے فیشن یا سنگار کے خلاف نہیں بلکہ وہ بے پردگی و بیہودگی کے خلاف ہے۔ اے میری پیاری بہنوں! یاد رکھو اسلام تمہیں فیشن کرنے سجنے سنورنے سے نہیں روکتا بلکہ وہ صرف اور صرف یہ چاہتا ہے کہ اگر تم شادی شدہ ہو تو اپنے شوہر کیلئے سنگار کرو کہ ان ہی کا تم پر حق ہے نہ کہ غیر مردوں کیلئے۔ اسلام تمہاری ہی عزت و آبرو کی حفاظت و فلاح کیلئے تم سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تم گھر پر ہی ٹھہری رہو، سڑکوں، بازاروں، باغوں، میلے ٹھیلوں اور سینما گھروں میں اٹھلاتی بل کھاتی پھر کر اپنے حسن کو نمائش کا ذریعہ نہ بناؤ۔

عورت زینت کے اعضاء کسی پر ظاہر نہ کرے

امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورتوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی زینت کے اعضاء کسی پر ظاہر نہ ہونے دے وہ اعضاء یہ ہیں (۱) سینہ (۲) پنڈلی (۳) بازو (۴) سر (۵) سینہ اس لئے کہ وہ ہار پہننے کا مقام ہے اور پنڈلی پازیب کا اور بازو کنگن کا اور سر تاج کا۔

(تفسیر روح البیان سورۃ نور ۳۱)

عورت جب باہر نکلتی ہے تو شیطان جھانکتا ہے

سنو ہمارے پیارے رحمت والے آقا ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

المراة عورة فاذا خرجت استشهرفها الشيطان۔

(ترمذی ج ۱، باب ۴۹۶، حدیث ۱۱۷۳)

ترجمہ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان

جھانک کر دیکھتا ہے۔

فائدہ

بدنگاہی میں مرد اور عورتیں دونوں قصوروار ہیں اور گناہ میں برابر کے حق دار۔ مرد اس طرح کہ وہ ان سے بدنگاہی کرتے ہیں' انہیں چھیڑتے ہیں اور عورتیں اس طرح کہ وہ بے پردہ سڑکوں پر کھلے عام نکلتی ہیں تاکہ مرد انہیں دیکھیں۔

بے پردہ عورتوں پر اللہ کی لعنت

مدنی سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ (مشکوٰۃ' ج ۲' حدیث ۲۹۹۱)

ترجمہ جس غیر عورت کو جان بوجھ کر دیکھا جائے اور جو عورت اپنے کو جان بوجھ کر غیر مردوں کو دکھائے' اس مرد اور عورت پر اللہ کی لعنت۔

لوگوں کو دکھانے کیلئے بناؤ سنگھار کرنے کا وبال

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

مثل الرفلة فی الزینة فی غیر اھلھا کمثل ظلمة یوم القیمة لانورلھا۔

(ترمذی ج ۱' باب ۹۱۷' حدیث ۱۱۶۶)

ترجمہ اپنے شوہر کے سوا دوسرں کیلئے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے اترا کر چلنے والی عورت قیامت کے اندھیروں کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہیں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایما امراۃ استعطرت فمرت علی قوم لیجد وامن ریحھا فھی زانیة۔

(ترمذی ج ۲' باب ۳۰۴' حدیث ۶۸۹' ص ۲۸۲' ابوداؤد ج ۳' باب ۲۷۴' حدیث ۱۷۷' ص ۲۶۴' نسائی ج ۳' کتاب الزنیہ ص ۳۹۸)

ترجمہ جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تا کہ انہیں خوشبو پہنچے تو وہ عورت زانیہ (زنا کرنے والی پیشہ ور) ہے۔

غیر مرد کے ساتھ تیسرا شیطان

فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ

لایخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثھما الشیطان۔

(ترمذی ج ۱ باب ۷۹۴ حدیث ۱۱۷۱)

ترجمہ جب غیر مرد اور غیر عورت تنہائی میں کسی جگہ ایک ساتھ ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لاتلجو علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدم۔

(ترمذی ج ۱ باب ۷۹۵ حدیث ۱۱۷۲)

ترجمہ جن عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیوں کہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

دیور موت ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یارسول اللہ افرایت الحمو؟ قال الحمو الموت

(بخاری ج ۳ حدیث ۲۱۶ ترمذی ج ۱ حدیث ۱۱۷۱ مشکوۃ ج ۲ حدیث ۲۹۶۸)

ترجمہ "تنہا غیر عورت کے پاس جانے سے پرہیز کرو"۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ ﷺ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے"؟ فرمایا۔ "دیور تو موت ہے"۔

اب آپ خود ہی اندازہ لگایئے جب دیور کے سامنے بھی سگی بھابھی کو آنے سے ممانعت کی گئی اور حتیٰ کہ اسے موت کے مثل بتایا گیا تو پھر بتایئے دوستوں کی بیویوں کو منہ بولی بھابھی بنا کر ان سے ہنسی مذاق کرنا' شادی بیاہ میں اور دیگر تقاریب میں غیر مردوں کا عورتوں کے سامنے آنا اور عورتوں کا غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجاب آنا' بات چیت کرنا اور یہی نہیں بلکہ انہیں چھونا' ان سے ہنسی مذاق کرنا کس قدر خطرناک ہوگا۔ تجربہ شاہد ہے کہ کچھ لوگوں نے دوستوں کی بیویوں کو بھابھی۔ بھابھی کہہ کر پکارا اور موقع ملنے پر پھر بھابھی پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔

لہٰذا مردوں پر ضروری ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو پردہ کروائیں اور اپنے دوستوں کے سامنے بھی بے حجاب آنے سے منع کریں اور اسی طرح ماں باپ کے بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جوان کنواری لڑکیوں کو پردہ کروائیں اور بلاضرورت بازاروں' تفریح گاہوں اور سینما ہالوں میں جانے سے روکیں۔

نابینا سے پردہ کا حکم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

"ایک دن ایک نابینا صحابی سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں ملنے کیلئے تشریف لائے اور حضور ﷺ کی دوسری بیویاں وہیں بیٹھی تھیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پردہ کرو"۔ فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ ﷺ! یہ تو دیکھ نہیں سکتے"؟ فرمایا۔ "تم تو نابینا نہیں ہو تم تو دیکھ سکتی ہو"۔

(ابوداؤد ج ۳' حدیث ۱۱۷' ترمذی ج ۲' حدیث ۲۸۰)

اب ذرا اندازہ لگایئے جب نابینا سے بھی سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات' جن کے بارے میں قرآن کریم کا اعلان ہے کہ نبی کی بیویاں تمام مسلمانوں

کی مائیں ہیں ان سے بھی پردہ کروایا تو کیا آج کی ان عورتوں کو پردہ کرنا ضروری نہ ہوگا؟ یقیناً ضروری ہوگا! اور اگر عورتیں اس کیلئے تیار نہیں تو جہنم کے شدید ناقابل برداشت عذاب کیلئے ضرور تیار رہیں۔

مرد عورت کو چھت پر نہ جانے دے

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

فرماتے ہیں کہ ''مرد اپنی عورت کو گھر کی چھت اور دروازے پر جانے نہ دے تا کہ وہ غیر مردوں کو اور غیر مرد اسے نہ دیکھیں' کیونکہ بُرائیوں کی ابتدا گھر کی کھڑکی و دروازے سے شروع ہوتی ہے' عورت کو کھڑکی دروازے سے مردوں کا تماشا دیکھنے کی اجازت نہ دے کہ تمام آفتیں آنکھ سے پیدا ہوتی ہے گھر میں بیٹھے بیٹھے نہیں پیدا ہوتیں۔

(کیمیائے سعادت)

ایک قدیم شاعر نے کہا ہے کہ ''تمام برائیوں کی شروعات نظر سے ہوتی ہے۔

چھوٹی سی چنگاری سے زبردست آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ پہلے نظر پھر مسکراہٹ پھر سلام پھر کلام وعدہ پھر ملاقات اور پھر اسی لئے اسلام نے عورت کا غیر مرد پر اور مرد کا غیر عورت پر نگاہ ڈالنا بھی حرام ٹھہرایا کیونکہ آنکھیں دل کی چابی ہیں اور نظر دل کے تالے کو کھولنے والی زنا کی قاصد ہے۔

اچانک نظر پڑنے پر پھیر لو

سالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فقال ان اصرف بصری۔ (ابوداؤد ج ۲' باب ۱۲۱' حدیث ۳۸۱' مشکوٰۃ ج ۲' حدیث ۲۹۷۰)

ترجمہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا اپنی نظر پھیر لیا کرو۔

دوسری نظر کی گرفت ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بعض اوقات غیرعورت پر اچانک نظر پڑ جاتی ہے“؟

قال یاعلی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لك الا ولی ولیست لك الاخرۃ۔ (ترمذی ج۲ حدیث ۶۷۹ ابوداؤد ج۲ حدیث ۳۸۲)

ترجمہ ارشاد فرمایا۔ ”اے علی! پہلی نظر جو اچانک پڑ جائے اس کی پوچھ نہیں لیکن ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ دوسری نظر کی پوچھ اور گرفت ہے“۔

آنکھوں کا زنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

العینان تزنیان۔ (کشف المحجوب ص ۵۶۸ از حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ (جب ایک غیر مرد اور غیر عورت ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو) دونوں کی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔

فرماتے ہیں مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم

”مرد کا غیر عورتوں کو اور عورت کا غیر مردوں کا دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے۔ پیروں سے اس کی طرف چلنا پیروں کا زنا ہے کانوں سے اس کی بات سننا کانوں کا زنا ہے زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا ہے دل میں ناجائز ملاپ کی تمنا کرنا دل کا زنا ہے ہاتھوں سے اسے چھونا ہاتھوں کا زنا ہے“۔

(ابوداؤد ج۲ باب ۱۲۱ حدیث ۳۸۵)

بدنگاہی کی سزا

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس کا خون بہہ رہا تھا تو حضور اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا تجھے کیا ہوا؟ اس نے عرض کی میرے پاس ایک عورت گذری تو میں نے اس کی طرف دیکھا اور میری نگاہیں مسلسل اس کا پیچھا کرتی رہیں کہ اچانک میرے سامنے دیوار آ گئی جس نے مجھے زخمی کر دیا اور میرا یہ حال کر دیا جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دنیا میں ہی سزا دے دیتا ہے۔

(بحر الدموع مترجم ص ۸۲ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ لاہور)

آنکھ شیطان کا تیر ہے

کاشفی نے لکھا کہ ذخیرۃ الملوک میں ہے کہ انسان کے جسم میں شیطان کا سب سے بڑا تیر انسان کی آنکھ ہے اس لئے دوسرے حواس اپنے اپنے مقام پر ساکن ہیں انہیں جب تک شے مس نہیں کتی اس وقت تک حرکت میں نہیں آتے بخلاف آنکھ کے کہ یہ دور و نزدیک ہر طرح سے انسان کو کام دیتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہی انسان بہت سی غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایں ہمہ آفت کہ بہ تن می رسد
از نظر توبہ شکن می رسد
دیدہ فروپوش چو در در صدف
تا نشوی تیر بلارا ہدف

ترجمہ یہ جملہ آفات جو انسان کو پہنچتی ہیں، اسی آنکھ توبہ شکن سے ہی پہنچتی ہیں، آنکھ ایسے چھپا کے رکھ جیسے صدف میں موتی چھپا ہوتا ہے تا کہ بلیات کا نشانہ بنو۔

(تفسیر روح البیان سورۃ نور ۳۱)

بدنگاہی سے بچنے کا عمل

سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''جب مرد کے سامنے کوئی اجنبی عورت آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے، جب تم میں سے کوئی کسی اجنبی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بیوی سے مباشرت کرلے (تاکہ گناہ سے بچ جائے) تمہاری بیوی کے پاس بھی وہی چیز موجود ہے جو اس اجنبی عورت کے پاس موجود ہے''۔ (اگر کوئی کنوارہ ہو تو وہ روزہ رکھ لے کہ روزہ گناہوں کو روکنے والا اور شہوت کو مٹانے والا ہے)

(ترمذی ج ا' باب ۸۵ ے' حدیث ۱۱۸۷)

مسئلہ کچھ عورتیں اپنے مردوں کے سامنے منہار (چوڑیاں بیچنے والوں) کے ہاتھ سے چوڑیاں پہنتی ہیں' یہ حرام۔ حرام۔ حرام ہے۔ ہاتھ دکھانا وغیرہ مرد کو حرام ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے۔ جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے جائز رکھتے ہیں دیوث (یعنی بے غیرت' بے شرم) ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹' نصف آخر' ص ۲۰۸)

مسئلہ عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اس کے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ' پیٹ یا کلائی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی اس میں سے چمکے' تو یہ بالا جماع حرام ہے۔ اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں۔ اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں اور طاقت ہونے کے باوجود عورت کو اس سے منع نہ کریں تو دیوث (بے غیرت' بے شرم) ہیں اور ایسوں کا امام بنانا گناہ ہے۔ اگر تمام بدن سر سے پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہو صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوئی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتوی اس سے بھی ممانعت پر ہے اور عورت کا ایسا رہنا شوہر کی رضا سے ہو تو اس کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے پرہیز ضروری ہے کہ فتنہ کو ختم کرنا

شریعت کے واجبات میں سے اہم واجب ہے۔

(عرفان شریعت ج ۲، ص ۴، از اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ)

آج کل مرد حضرات خود اپنی بیوی کو بازاروں، باغوں، سینما ہالوں اور دیگر مقامات پر لے جاتے ہیں اور غیر مردوں کے سامنے نمائش کا ذریعہ بناتے ہیں۔ کچھ لوگ بازاروں و سینما ہالوں میں تو عورت کو نہیں لے جاتے لیکن بزرگان دین کی مزارات پر لے جاتے ہیں۔ ان عورتوں کے ایسے مقدس مقامات پر آنے کی وجہ سے یہ مقامات بھی خرافات و بیہودگی کے اڈے بنتے جا رہے ہیں اور کمال یہ ہے کہ عورتیں ثواب سمجھ کر مزاروں پر حاضر ہوتی ہے۔ ہمارے شہر ناگپور میں تو باقاعدہ حضور سیدنا شہنشاہ ہفت اقلیم سرکار تاج الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ (اور اسی طرح ہمارے ملک پاکستان میں بھی مزارات اولیاء پر سب سے زیادہ عورتوں کی تعداد ہوتی ہے) کے عرس پاک کے موقع پر بہت بڑا میلا لگتا ہے جس میں دور دراز سے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اس میلے کا اگر باغور معائنہ کیا جائے تو آپ کو اس میں مردوں سے زیادہ عورتیں نظر آئیں گی۔

یقیناً مردوں کا بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہونا خوش عقیدگی کی علامت ہے اور بزرگان دین کی زیارت کرنا باعث ثواب ہے۔ لیکن عورتوں کا مزارات اولیاء پر جانا ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ یہاں اس تعلق سے بھی چند باتیں بیان کر دی جائیں۔ اللہ کرے کہ اسے پڑھ کر ہمارے سنی مسلمان بھائی اور ہمارے مسلم بہنیں سنجیدگی سے غور کریں اور اس پر عمل کر کے گناہوں سے بچیں۔

قبروں کی زیارت عورتوں کیلئے جائز نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

لعن اللہ زوارات القبور۔

(امام احمد، ابن ماجہ، ترمذی، نسائی، حاکم، فتاویٰ افریقہ ص ۸۱ وغیرہ)

ترجمہ اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں۔

''فتاویٰ کفائیہ شعمی''''فتاویٰ تا تارخانیہ'' وغیرہ میں ہیں۔

سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی مقابر؟ قال لا لیسال عن الجواز والفساد فی مثل هذا وانما لیسال عن مقدار مایلحقها من اللعن فیه واعلم انها کلمه قصدت الخروج کانت فی لعنة الله وملئکة واذا خرجت تحفها الشیاطین من کل جانب واذا اتت القبور یلعنها روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنه الله۔

ترجمہ ''امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا ''ایسی باتوں میں جائز نہیں پوچھتے بلکہ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ خبردار! جب عورت جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر تک پہنچتی ہے صاحب مزار کی روح اس پر لعنت کرتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے''۔

(کفائیہ شعمی'' تا تارخانیہ۔ بحوالہ۔ فتاویٰ افریقہ ص ۸۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''عورتوں کیلئے سوائے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں''۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۸۲)

اسی طرح کسی جلسے وجلوس میں یا پھر وعظ وتقریر میں بھی عورتوں کو جانا منع ہے۔ چنانچہ اس متعلق بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بہت ساری کتابوں کے حوالوں سے نقل فرماتے ہیں۔

''کتب معتمدہ میں ہے۔ ائمہ دین نے جماعت و جمعہ وعیدین تو بہت دور وعظ

کی حاضری سے بھی مطلقاً منع فرما دیا اگرچہ بڑھیا ہو اگرچہ رات ہو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں آنے پر پابندی لگا دی۔ اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو جو عورتیں مسجد میں آتی اسے کنکریاں مار کر باہر نکالتے۔ اور امام ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں اپنی عورتوں کو مسجد میں نہ جانے دیتے"۔ (جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور ص ۱۵' از اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ)

جلسوں اور تقریروں میں عورتوں کو شرکت کی دعوت دینے والے اس سے سبق حاصل کریں اور سوچیں کہ جب نماز جیسی اہم فرض عبادت کیلئے عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکا گیا تو تقریر کیلئے بھلا کیسے اجازت ہو سکتی ہے۔ عورتوں کو تعلیم و تربیت کیلئے ہمیں بھی وہی راہ اختیار کرنی ہوگی جو ہمارے اگلے بزرگوں نے اختیار کی تھی۔ انہیں ان کے شوہر ماں' باپ یا دیگر نیک محارم دینی معلومات اور شرعی احکام بہم پہنچائیں' کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کو ایسی تعلیم دیں کہ وہ دوسری لڑکیوں اور خواتین کو پردے اور احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ بحسن خوبی دینی احکام بتائیں اور سکھائیں۔

(حاشیہ جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور ص ۱۵)

اس مسئلہ کی تفصیل کافی طویل ہے جسے اس مختصر کتاب میں بیان کر پانا ممکن نہیں۔ ویسے بھی یہ مضمون کافی طویل ہو چکا ہے۔ لہٰذا مزید معلومات کیلئے امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف "جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور" اور "مروج النجا لخروج النساء" کا مطالعہ فرمائیں جو کہ عام کتب خانوں پر دستیاب ہیں۔

اے اللہ ہمیں اور ہماری مسلم خواتین کو شرم و حیا عطا فرما اور بے حیائی و گناہوں سے نفرت و پرہیز کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین



زنا کی تباہ کاریاں

فرمان خداوندی

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَاءَ سَبِیْلًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۳۲)

ترجمہ اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

اور ارشاد فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ

وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ۔ (سورۃ معارج ۲۹)

ترجمہ اور (مومن) وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)

ایک مرد ایک ایسی عورت سے مباشرت کرے جس کا وہ مالک نہیں (یعنی اس سے نکاح نہیں ہوا) اسے زنا کہتے ہیں۔ چاہے مرد اور عورت دنوں راضی ہوں۔ اسی طرح پیشہ ور بازاری عورتوں اور طوائفوں کے ساتھ مباشرت کو بھی زنا ہی کہا جائے گا۔

آج کل اکثر نوجوان کافروں کی لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں یہ کوئی گناہ نہیں اس لئے کے وہ کافرہ ہیں۔ یہ سخت جہالت ہے' کافرہ لڑکی سے مباشرت بھی زنا ہی کہلائے گا۔

مسئلہ کافرہ عورت سے زنا بھی حرام ہے چاہے وہ راضی ہی کیوں نہ ہو۔ کافرہ کے

ساتھ زنا کے جائز ہونے کا قائل ہو تو کفر ہے۔ ورنہ باطل و مردود بہر حال ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۸۰)

اسی طرح کٹر وہابی، دیوبندی، مودودی، نیچری، رافضی وغیرہ جتنے بھی دین سے پھرے ہوئے فرقے ہیں ان کی لڑکی سے نکاح کیا تو نکاح ہی نہیں ہوگا بلکہ محض زنا کہلائے گا جب تک کہ لڑکی عقائد باطلہ سے سچی توبہ نہ کرلیں۔ سچی توبہ کا یہ مطلب ہے کہ سنی صحیح العقیدہ ہو جائے اور اہلسنّت و جماعت کے علاوہ جس قدر بھی فرقہ باطلہ ہیں انہیں مرتد کافر دل سے مانیں چاہے فرقہ باطلہ میں اس کا اپنا باپ، بھائی ہی کیوں نہ شامل ہو انہیں بھی کافر و مرتد جانے، اور ان کے کفر پر شک بھی نہ کریں اور نہ ان سے میل ملاقات رکھے۔

یقیناً زنا گناہ عظیم اور بہت بڑی بلا ہے۔ یہ انسان کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

سب سے بڑا گناہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما ذنب بعد الشرك اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل في رحم لايحل له۔

ترجمہ شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ ایک شخص کسی ایسی عورت سے صحبت کرے جو اس کی بیوی نہیں۔

زانی ایمان سے محروم

اور فرماتے ہیں مدنی تاجدار ہمارے پیارے آقا ﷺ

اذا زنى العبد خرج منه الايمان فكان فوق راسه كالظلة

(مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

ترجمہ جب کوئی مرد اور عورت زنا کرتے ہیں تو ایمان ان کے سینے سے نکل کر سر پر سائے کی طرح ٹھہر جاتا ہے۔

حضرت عکرمہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا۔

''ایمان کس طرح نکل جاتا ہے''؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر نکال لیں اور فرمایا۔ ''دیکھو اس طرح''۔ (بخاری ج ۳' حدیث ۱۷۱۳' اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۱)

مومن زنا نہیں کرسکتا

حضرت ابوہریرہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لایزنی الزانی حین یزنی وھو مومن۔

(بخاری ج ۳' باب ۹۶۸' حدیث ۱۷۱۴)

ترجمہ مومن ہوتے ہوئے تو کوئی زنا کر ہی نہیں سکتا۔

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں۔

''جس نے کسی غیر شادی شدہ عورت کا بوسہ لیا اس نے گویا ستر کنواری لڑکیوں سے زنا کیا۔ اور جس نے کسی کنواری لڑکی سے زنا کیا تو گویا اس نے ستر ہزار شادی شدہ عورتوں سے زنا کیا''۔ (مکاشفۃ القلوب باب ۲۲' ص ۱۶۹)

دنیا و آخرت برباد

فقیہہ حضرت امام ابواللیث سمرقندی اور حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ

''بعض صحابہ کرام سے مروی ہے کہ زنا سے بچو اس میں چھ مصیبتیں ہیں جن میں سے تین کا تعلق دنیا سے اور تین کا آخرت سے ہے۔ دنیا کی مصیبتیں یہ ہیں کہ

۱) زندگی مختصر ہو جاتی ہے۔

۲) دنیا میں رزق کم ہو جاتا ہے۔

۳) چہرہ سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔

آخرت کی مصیبتیں یہ ہیں۔

۱) آخرت میں خدا کی ناراضگی۔

۲) آخرت میں سخت پوچھ تاچھ۔

۳) جہنم میں جائے گا اور سخت عذاب۔ (تنبیہ الغافلین، مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

آگ کا لباس

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے زنا کرنے والے کی سزا کے بارے میں پوچھا، تو رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ''اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! زنا کرنے والے کو میں آگ کی زرہ (آگ کا لباس) پہناؤں گا جو ایسا وزنی ہے کہ اگر بہت بڑے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے''۔

(مکاشفۃ القلوب باب ۲۲، ص ۱۶۸)

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (سورۃ فرقان ۶۸)

ترجمہ جو شخص زنا کرتا ہے اسے اثام میں ڈالا جائے گا۔ (کنز الایمان)

فائدہ

اثام کے متعلق علماء کرام نے کہا ہے کہ وہ جہنم کا ایک غار ہے جب اس کا منہ

کھولا جائے گا تو اس کی بد بو سے تمام جہنمی چیخ اٹھیں گے۔

(مکاشفۃ القلوب باب ۲۲، ص ۱۶۷)

زانی پر لعنت برستی ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ان السموات السبع الارضین السبع والجبال القلن الشیخ الزانی وان فروج الزناۃ لیوذی اهل النارفتن ویحهل (بزار، بحوالہ۔ بہار شریعت ج ا، ح ۹)

ترجمہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور پہاڑ زنا کار پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن زنا کار مرد و عورت کی شرم گاہ سے اس قدر بد بو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والوں کو بھی اس سے تکلیف پہنچے گی۔

یہ تمام سزائیں تو آخرت میں ملے گی لیکن زنا کرنے والے پر شریعت نے دنیا میں بھی سزا مقرر کی ہے۔ اسلامی حکومت ہو تو بادشاہ وقت یا پھر قاضی شرع پر ضروری ہے کہ زانی پر جرم ثابت ہو جانے پر شریعت کے حکم کے تحت سزا دے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر کسی کو دنیا میں سزا نہ مل سکی تو آخرت میں اس کو سخت عذاب دیا جائے گا اور دنیا میں سزا پالی تو پھر اللہ چاہے تو اسے معاف فرمادے۔

دنیا میں سزا

اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے زنا کار مرد و عورت کو سزا کا حکم دیا اور اس پر رسول اللہ ﷺ نے عمل بھی کروایا۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْکُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا

طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ (سورۃ نور ۲)

ترجمہ جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لائے اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کو سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ (کنز الایمان)

زانی کو سنگسار کیا جائے

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

للمحصن رجمة فی فضاحتی یموت ولیغر المحصن جلدة مائة

(بخاری ج ۳' باب ۹۶۸' حدیث ۱۷۱۵)

ترجمہ زنا کرنے والے شادی شدہ ہوں تو کھلے میدان میں سنگسار کیا جائے (یعنی پتھروں سے مار کر جان سے ختم کر دیا جائے) اور اور زنا کار غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے مارے جائیں۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

حین رجم المراۃ یوم الجمعه وقال قدر جمتها بسنة رسول الله ﷺ۔

(بخاری ج ۳' باب ۹۶۹' حدیث ۱۷۱۶)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز ایک زانی عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق سنگسار کیا ہے۔

شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنے اور غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کو کوڑے لگانے کا حکم صحاح ستہ کے علاوہ احادیث کی تقریباً سبھی کتابیں موجود ہیں جس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

افسوس صد افسوس کہ ہمارے ملک پاکستان میں یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ مردود صدر پرویز مشرف نے حدود آرڈیننس کو ختم کر کے بذریعہ اسمبلی و سینٹ زنا

بالرضا کو جائز قرار دیا ہے۔ (استغفر اللہ)

زنا کے گواہان کی شرعی حیثیت

زنا کا ثبوت باشرع، نمازی، پرہیزگار، متقی، جو نہ کوئی گناہ کبیرہ کرتے ہوں، نہ کسی گناہ صغیرہ پر اصرار رکھتے ہوں، نہ کوئی بات خلاف مروت چھچھورے پن کی کرتے ہوں، اور نہ ہی بازاروں میں کھاتے پیتے اور سڑکوں پر پیشاب کرتے ہوں، ایسے چار مردوں کی گواہیوں سے زنا ثابت ہوتا ہے، یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے، پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کرے گا کہ تیری زنا سے مراد کیا ہے؟ کہاں کیا؟ کس سے کیا؟ کب کیا؟ اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو کھل کر صاف صاف اپنا چشم دید معائنہ بیان کرنا ہوگا کہ ہم نے مرد کا بدن عورت کے بدن کے اندر خاص اس طرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی، اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی بات کم ہوگی مثلاً چار گواہوں سے کم ہو یا ان میں کا ایک اعلیٰ درجہ کا نہ ہو یا مرد تین ہو اور عورتیں دس بیس ہی کیوں نہ ہوں، ان سب صورتوں میں یہ گواہیاں نہیں مانی جائیں گی۔ اگرچہ اس قسم کی سو دو سو گواہیاں گزریں ہرگز زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور ایسی تہمت لگانے والے خود ہی سزا پائیں گے اور انہیں بطور سزا اسی اسی کوڑے لگائے جائیں گے''۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۵، ص ۹۷۴، تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۴، سورہ نور کی ۲ آیت کی تفسیر)

بوقت سزا احتیاط

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ رضویہ'' میں اور حضرت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ قرآن کریم کی تفسیر ''خزائن العرفان فی تفسیر القرآن'' میں نقل فرماتے ہیں۔

''زانی مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام بدن کے کپڑے اتار دیئے جائیں سوائے لنگی کے۔ اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے چہرہ اور شرم گاہ کے۔ اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہو تو اتار لئے جائیں۔

ہندوستان میں چونکہ اسلامی حکومت نہیں اس لئے یہاں اسلامی سزا نہیں دی جاسکتی۔ زنا حق اللہ کے علاوہ حقوق العباد بھی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے علاوہ جس سے یہ کام کیا ہے اس کے قریبی رشتے داروں کے معاف کئے بغیر عذاب سے رہائی نہیں مل سکتی۔

زانی اعلانیہ معافی مانگے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی ملفوظات میں ہے۔

''زنا میں عورت کا حق ہوتا ہے جب کہ اس سے جبراً زنا کیا جائے اور اس کے باپ بھائی شوہر جس جس کو اس خبر سے تکلیف پہنچے گی ان سب کا حق ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ صاف صاف لفظوں میں اُن سے معافی مانگے کہ میں نے یہ کام کیا ہے معافی چاہتا ہوں''۔

(الملفوظ ج ۳، ص ۴۴)

ظاہر ہے ان سب سے معافی مانگنا آسان کام نہیں۔ جس سے یہ کام کیا اس سے اور اس کے قریبی رشتے داروں کے معاف کئے بغیر یہ گناہ معاف نہ ہوگا اور بندوں کے معاف کر دینے کے بعد بھی اب یہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ گناہ کو معاف فرمادے اور عذاب جہنم سے نجات بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہماری زنا جیسے خبیث گناہ سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)



پیشہ ورعورتیں (طوائفیں)

اکثر نوجوان اپنی جوانی پر قابو نہیں رکھ پاتے ہیں اگر ان کی جلد سے جلد شادی نہ ہو تو وہ اپنی ہوس کو مٹانے کیلئے بازاری عورتوں کا سہارا لیتے ہیں کچھ تو شادی کے بعد بھی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے پیشہ ورعورتوں کے پاس جانا نہیں چھوڑتے۔

یہ بازاری عورتیں وہ ہیں جنہوں نے شرم وحیا کے نقاب کو اٹھایا اور بے غیرتی و بے شرمی کے لباس کو پہنا ہے۔ یقیناً وہ انسانی سوسائٹی کیلئے وہ خطرناک کیڑے ہیں جو پلیگ اور حیض کے کیڑوں سے زیادہ انسانیت کیلئے بھیانک ہیں۔

اگر آپ ایک پلیٹ میں طرح طرح کے کھانے' کھٹے' میٹھے' کڑوے' تیز' تیکھے سب ملا کر رکھ دیں تو وہ کچھ دنوں بعد سڑیں گے۔ بدبو پیدا ہوگی' کیڑے پڑ جائیں گے۔ بس یہ بازاری عورتیں بھی اسی پلیٹ کے طرح ہیں' یہ وہی خوبصورت دستر سے ڈھکی پلیٹ ہے جس میں الگ الگ مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادوں نے ایک جگہ مل کر اسے اس قدر سڑا دیا اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو پیدا کر دیا ہے جو دیکھنے میں نہیں آتے۔ تم ذرا اس کے پاس گئے اور انہوں نے تمہیں ڈنگ مارا۔ دیکھو ان کے پوڈر لپسٹک پر نہ بہلنا' بالوں کی بناوٹ اور کپڑوں کی سجاوٹ پر نہ رجھنا۔ یہ ایسا سانپ ہے جس کا کاٹا سانس بھی نہیں لیتا۔ اب ان

طوائفوں کی وجہ سے یا زنا کرنے سے پاک و ہند میں ایڈز بہت جلدی سے پھیل رہا ہے اس لئے ان سے بچو کیونکہ ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت' آرام و راحت اور صحت و تندرستی کو نہ کھو بیٹھنا۔

فرمان خداوندی

دیکھو! بغور سنو ہمارا رب عزوجل کیا ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ

(سورۃ نور ۳۰)

ترجمہ (اے محبوب) مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرے۔ یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ ہی کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

(کنزالایمان)

اور سنو! ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ

(سورۃ نور ۲۶)

ترجمہ گندیاں گندوں کیلئے اور گندے گندیوں کیلئے اور ستھریاں ستھروں کیلئے اور ستھرے ستھروں کیلئے۔

(کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ

''بدکار اور گندی عورتیں' گندے اور بدکار مردوں کے ہی لائق ہیں۔ اسی طرح بدکار مرد اسی قابل ہے کہ ان کا تعلق ان جیسی ہی گندی اور بدکار عورتوں سے ہو۔ جب کہ پاک ستھرے نیک مرد ستھری اور نیک عورتوں کے لائق ہیں اور نیک عورت کا رشتہ نیک مرد سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

زانی اور شرابی ایمان سے محروم

ہمارے پیارے مدنی آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

من زنی او شرب الخمر نزع الله منه الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راء سه
(حاکم، بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۴۷)

ترجمہ جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس میں سے ایمان کو ایسے نکالتا ہے جیسے انسان سر سے اپنا کرتہ نکال لیتا ہے۔

اس حدیث پاک کو پڑھ کر وہ لوگ دل سے سوچیں جو پیشہ ور عورتوں کے پاس جاتے ہیں اور زنا جیسے خبیث گناہ کا ارتکاب ہیں۔ تعجب ہے کوئی مسلمان ہو کر زنا کرے۔ خدارا ایسے لوگ اب بھی ہوش میں آ جائیں ورنہ پھر انہیں موت ہی ہوش میں لائے گی لیکن یاد رہے اس وقت کا ہوش کسی بھی کام کا نہ ہوگا اس وقت ہوش بھی آیا تو کیا!

بخشش سے محروم عورت

مدنی تاجدار پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ان الله یدنو من خلقة یغفر لمن استغفر الا لبغی بفرجها۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے قریب ہے اور کوئی مغفرت مانگے اسے بخشتا ہے لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا جو اپنی شرم گاہ کا ناجائز استعمال کرتی ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ

''ابلیس کو ہزار بدکار مردوں سے ایک بدکار عورت زیادہ پسند ہوتی ہے''۔

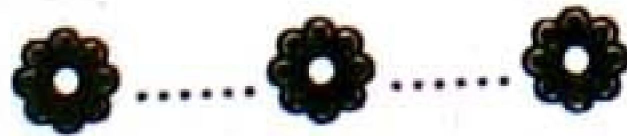
(مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

ہم اس سے پہلے بھی یہ بیان کر چکے کہ پیشہ ور عورتوں سے بھی مباشرت زنا ہی کہلائے گا حالانکہ پیشہ ور عورتیں اس کام کے روپے لیتی ہیں اور اس کام پر وہ راضی

بھی ہوتی ہے لیکن فریقین کی باہم رضا بھی اس کام کو زنا سے مستثنیٰ نہ کر پائے گی۔ زنا سے متعلق بہت ساری احادیث ہم اس سے پہلے ''زنا'' کے باب میں بیان کر چکے ہیں حق پسند کیلئے اسی قدر کافی وشافی۔

بدکار کو نیک بنانے کیلئے عمل

اگر کسی عورت کا مرد بدچلن ہو اور دوسری عورت کے ساتھ حرام کاری کرتا ہو یا حرام کاری کرنے پر بضد ہو تو ایسی عورت رات کو اپنے بدکار شوہر سے صحبت سے قبل باوضو گیارہ بار ''اَلْوَدُوْدُ'' پڑھے اول وآخر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھے پھر شوہر سے مباشرت کرے۔ (جب بھی اس عورت کا شوہر اس سے صحبت کرنا چاہے تو ایسی عورت صحبت سے قبل یہ عمل کرلیا کرے) ان شاء اللہ وہ پرہیزگار ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی عورت بدچلن ہو یا بدکاری کرتی ہو تو وہ بھی اسی طرح یہ عمل دھرائے۔ ان شاء اللہ عورت نیک و پرہیزگار بن جائے گی۔ (وظائف رضویہ ص ۲۱۹)



لواطت یا اغلام بازی کے نقصانات

کچھ بد بخت دنیا میں ایسے بھی ہیں جو جنسی تعلقات میں حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے ایسے لوگ درندہ صفت انسان ہیں۔ جو لوگ کسی کم عمر لڑکے یا مرد سے یا پھر ہجڑے سے منہ کالا کرتے ہیں انہیں اسلامی شریعت میں ''لوطی'' کہا جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ انہیں اپنی آسان زبان میں گن ٹھس کہتے ہیں۔

فعل بد کی ابتداء

حضرت امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ

''سب سے پہلے یہ کام (یعنی مرد کا مرد سے مباشرت کرنا) شیطان مردود نے کیا۔ وہ قوم لوط میں ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں آیا اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا اور انہیں گمراہ کر کے صحبت کروائی۔ یہاں تک کہ قوم لوط کی یہ عادت بن گئی' اب وہ عورتوں سے مباشرت کرنے کی بجائے خوبصورت مردوں سے ہی فعل حرام کرنے لگے جو بھی مسافران کی بستی میں آتا وہ اسے نہ چھوڑتے اور اپنی ہوس کا شکار بنا لیتے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا اور اس فعل بد سے منع کیا' انہیں عذاب الٰہی سے ڈرایا لیکن قوم نہ مانی حتیٰ کے حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے عذاب کی دعا مانگی اور قوم پر پتھروں کا عذاب نازل ہوا' پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ ہر پتھر پر قوم

کے ایک شخص کا نام لکھا تھا اور وہ اسی کو آ کر لگتا جس سے وہ وہیں ہلاک ہو جاتا۔ اس طرح یہ قوم جن کی آبادی چار لاکھ تھی تباہ و برباد ہوگئی"۔ (مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

(اس واقعہ کی مکمل تفصیل قرآن کریم کے پارہ ۱۴ سورۃ حجر میں موجود ہے)۔

اٹھارہ شیطان

حضرت امام ابوالفضل قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

"میں نے کچھ مشائخ کرام سے سنا ہے کہ عورت کے ساتھ ایک شیطان اور خوبصورت لڑکے کے ساتھ اٹھارہ شیطان ہوتے ہیں"۔ (مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ "فتاویٰ رضویہ" میں نقل فرماتے ہیں۔

"منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان اور ہجڑے کے ساتھ ستر شیطان ہوتے ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف اول، ص ۶۴)

حکایت

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "تذکرۃ الاولیاء" میں روایت کرتے ہیں کہ

"حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کا چہرہ آدھا کالا پڑ گیا۔ آپ سے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا۔ "ایک مرتبہ دور طالب علمی میں، میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو غور سے دیکھا تھا چنانچہ جب مرنے کے بعد مجھے جنت کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو جہنم کی طرف سے گزارا گیا تبھی ایک سانپ نے میرے چہرہ پر کاٹا اور کہا کہ۔ بس یہ ایک نظر دیکھنے کی ہی سزا ہے اور اگر کبھی تو اس لڑکے کو زیادہ توجہ سے دیکھتا تو میں تجھے اور تکلیف پہنچاتا"۔

(تذکرۃ الاولیاء)

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''روایت ہے جس نے شہوت کے ساتھ کسی لڑکے کو چوما تو وہ پانچ سو سال دوزخ کی آگ میں جلے گا''۔ (مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

قدرت نے انسان کے بدن کے ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے۔ چنانچہ انسان کے پاخانے کے مقام میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی ہے' عضلات اس مقام پر نگہبانی کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں کہ کوئی باہر کی چیز اندر نہ جانے پائے لیکن جب خلاف فطرت اس مقام سے صحبت کی جاتی ہے تو وہ نازک حصہ جو نرم اور باریک جھلی اور چھوٹی چھوٹی رگوں سے بنا ہے خلاف فطرت کبھی سمٹنے اور کبھی پھیل جانے سے زخمی ہو جاتا ہے رگیں چمکنے لگتی ہیں اور بار بار کی یہ رگڑ زخم پیدا کر دیتی ہے اور انسان مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنے عضو تناسل کو مرد کے پیچھے کے مقام میں داخل کرتا ہے اس کے عضو مخصوص کی نسیں اس سخت مقام میں بار بار داخل ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں' نسیں اور رگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور نالی میں زخم پڑ کر پیشاب میں جلن' وہاں کی جھلی میں خراش پیدا ہوتی ہے۔ کسرت کے ساتھ اس خواہش کے پورا کرنے کی وجہ سے لگاتار منی کے بہنے کی بیماری ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں گڑھے' چہرہ پر بے رونقی' دل و دماغ کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسا انسان پھر عورت کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتا۔

حکیموں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو مرد ایک بار لواطت کر لے اس کو جلد انزال ہو جانے کی بیماری ہو ہی جاتی ہے۔

لوطی شخص کی شرعی سزا

ایسے شخص کے متعلق شریعت اسلامی کا فیصلہ ہے کہ اسے دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں اس مرد کا مر جانا ہی معاشرہ کیلئے بہتر ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ارجمو الاعلی والاسفل ارجموا جمیا یعنی الذی عمل قوم الوط۔

(ترمذی ج ا' حدیث ۱۴۸۷' ابن ماجہ ج ۲' حدیث ۳۳۴)

ترجمہ جو مرد کسی مرد سے صحبت کرے ان دونوں کو اتنے پتھر مارو کہ وہ مر جائیں' اوپر اور نیچے والے دونوں کو مار ڈالو۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

وجد تموہ تعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ۔

(ابوداؤد ج ۳' حدیث ۱۰۵۰)

ترجمہ جن کو تم پاؤ کہ اس نے دوسرے مرد سے صحبت کی ہے تو انہیں قتل کردو' کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کرو۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے ایسے مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو مرد سے صحبت کرے۔

فقال ابن شھاب رضی الله عنه الرجم احصن اولم یحصن۔

(مؤطا امام مالک ج ۲' کتاب الاحدود' حدیث ۱۱)

ترجمہ فرمایا اسے سنگسار کیا جائے۔ (یعنی پتھروں سے مار مار کر قتل کر دیا جائے) چاہے شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

ایک حدیث پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ

"ایسے فعل کرنے والوں کو ایک اونچے پہاڑ پر لے جا کر دھکیل کر ہلاک کردو' اگر بچ جائیں تو پھر دھکیلو' یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے تو اس خبیث کام کے کرنے والوں کو قتل کر دینے پر

ہی بس نہ کیا بلکہ انہیں آگ میں جلایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر دیوار گرائی جس کے نیچے وہ دب کر مر گئے۔ (بہار شریعت ج ا ح ۹)

یورپ والے اسے عیب نہیں سمجھتے

اس دور میں امریکہ اور انگلینڈ وغیرہ جو سائنس کی ترقی پر اپنے آپ کو سب سے زیادہ معزز اور تہذیب وتمدن میں اعلیٰ سمجھتے ہیں ان کے یہاں آج اس کام کے کرنے والے زیادہ پائے جا رہے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ وہ اسے کوئی عیب یا گناہ نہیں سمجھتے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایڈز نام کی خطرناک لاعلاج بلا نازل کر دی ہے۔ دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کام کے کرنے والوں کو کچھ عرصے بعد ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ وہ خود ایسا کام کروانے کیلئے لوگوں پر مال خرچ کر کے اپنی ہوس کی آگ سرد کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''ایسے لوگ جو مرد سے مباشرت کریں یا کروائیں ان کی طرف دیکھنا' ان سے بات کرنا' اور ان کے پاس بیٹھنا حرام ہے''۔ (مکاشفۃ القلوب باب ۲۲)

فائدہ

اس حدیث سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بازاروں اور دکانوں میں ہیجڑوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں۔

ہیجڑوں پر لعنت

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا انہیں اپنے گھروں میں

داخل نہ ہونے دو، انہیں گھروں سے نکال دو"۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

"سرکار دو عالم ﷺ نے ہیجڑوں کو شہر سے نکال دیا اور فرمایا کہ

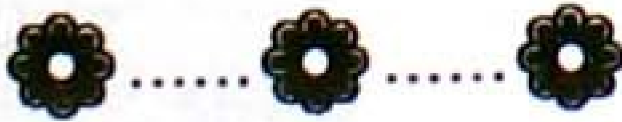
"ہیجڑوں کو اپنی بستی سے باہر نکال دو" (کہ کہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر بھی عذاب نازل نہ کر دے)

(بخاری ج ۳، باب ۹۸۱، حدیث ۱۷۳۳)

صد افسوس کچھ لوگ شادی بیاہ، بچے کی پیدائش یا کسی اور خوشی کے موقع پر ہیجڑوں کو اپنے گھر بلانا اور ان سے بیہودہ گانے و فحش باتیں سننا اپنی شان سمجھتے ہیں اس سے ان کے سینے فخر و غرور سے چوڑے ہو جاتے ہیں۔ شادیوں میں جب یہ ہیجڑے آنے لگیں گے تو ظاہر ہے پھر اولاد ہیجڑا نہ ہو گی تو کیا ہو گی۔

آخری ضروری بات

ہیجڑوں سے مباشرت کرنے والے کو ایڈز کی بیماری کا ہونا یقینی ہے اور پھر جلد سے جلد تکلیف دہ موت ہی اس کا انجام۔



جانوروں سے مباشرت کے نقصانات

قدرت نے انسان کو جس قدر قوتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ہر ایک کا طریق استعمال بھی بتا دیا گیا۔ آج دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ عالم انسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراج کمال پر پہنچ چکی ہے۔ دماغ کی فہم و فراست فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں کیمسٹری وغیرہ کی نت نئی تحقیقات کی شکل میں ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہوتی جاتی ہے۔ لیکن دوسری طرف خواہش نفسانی میں یہ ہی انسان اس قدر زوال کی طرف بڑھتا جا رہا ہے کہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیا یہ وہی فہم و فراست سے آراستہ انسان ہے۔

کیا آپ نے جانوروں سے بھی بڑھ کر حیوان دیکھے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے شرم وحیا کے قانون کی ہر زنجیر کو توڑا ہے۔ انہیں کچھ نہیں ملتا تو جانوروں کو ہی اپنی ہوس کا شکار بناتے ہیں اور یہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ ہم دیکھنے میں تو ویسے انسان ہی نظر آتے ہیں لیکن ہوس اور درندگی کے معاملے میں جانوروں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ گویا ؎ شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من اتی بھیمۃ فاقتلوہ اقتلوھا معہ

ترجمہ "جو شخص جانور سے صحبت کرے اسے اور اس جانور دونوں کو قتل کردو"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ

"جانور نے بھلا کیا بگاڑا ہے؟" انہوں نے ارشاد فرمایا۔ "اس کا سبب تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا بلکہ اس جانور کا گوشت تک کھانا پسند نہ فرمایا"۔ (ترمذی ج ۱ حدیث ۱۴۸۵، ابوداؤد ج ۳ حدیث ۱۰۲۵، ابن ماجہ ج ۲ حدیث ۳۲۴)

فائدہ

اگر ہم اس حدیث پر غور کریں تو اس میں چند حکمتیں نظر آتی ہیں۔

غالباً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو قتل کرنے کا حکم اس وجہ سے دیا ہو کہ جب بھی کوئی اسے دیکھے گا تو گناہ کا منظر یاد آئے گا۔ دوسری حکمت اس میں یہ ہو کہ امت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ یہ کام کس قدر قبیح ہے کہ اس کے کرنے والے کو قتل کیا جائے اور جس سے یہ کام کیا گیا اس میں کس قدر برائی آ گئی کہ اسے بھی قتل کردیا جائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم ثم رسول اللہ اعلم)

ابھی حال ہی میں جدید تحقیق نے اس بات کو پائے ثبوت تک پہنچادیا ہے کہ جو مرد یا عورت جانور سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں انہیں بہت جلد ایڈز کی ناقابل تردید بیماری ہو جاتی ہے۔ یاد رہے ایڈز کا دوسرا نام موت ہے۔

مسئلہ کسی نابالغ شخص نے بکری، گائے، بھینس (یا اور کسی جانور) کے ساتھ مباشرت کی تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر سختی سے سمجھایا جائے اور اگر بالغ نے ایسا کام کیا تو اسے اسلامی سزا دی جائے گی، جس کا اختیار اسلامی بادشاہ کو ہے۔ وہ جانور ذبح کر کے دفن کردیا جائے اور گوشت و کھال جلادے، اسے پالا نہ جائے جیسا کہ درمختار میں ہے۔

(درمختار بحوالہ فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۸۳)

عورت کا عورت سے ملاپ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

لاینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المراۃ الی عورۃ المراۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا رتغضی المراۃ الی المراۃ فی ثوب واحد۔ (مشکوٰۃ ج ۲' حدیث ۲۹۶۶)

ترجمہ کوئی مرد کسی نامحرم عورت کی طرف اور کوئی عورت کسی نامحرم مرد کی طرف نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹے۔

قربان جایئے اس طبیب امت نبیٔ رحمت ﷺ کے جنھوں نے عورت کو عورت کے ساتھ ایک بستر پر ایک چادر اوڑھے آرام کرنے سے منع فرمادیا۔ مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا خطرہ' عورتوں میں بھی اس فتنہ کا ڈر' اور جو نقصان دنیاوی دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا ہوتے ہیں' وہی عورتوں کی شرارت وخباثت سے ہوں گے۔

ملاپ کا نقصان

اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا کوئی چیز صرف اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت' جسم کی

حالت کو ہر صورت میں تباہ کرنے والی ہے اور عمر بھر کیلئے زندگی بیکار بنانے والی ہے۔ یہ حرکت نرم و نازک جھلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائے گی اس ورم کی وجہ سے بار بار خواہش پیدا ہوگی۔ بار بار کی اس حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کی نسوں پر اثر پہنچ کر گھبراہٹ، بے چینی و پاگل پن کے آثار پیدا ہوں گے۔ دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کی وجہ سے دل کمزور ہوگا بے ہوشی کے دورے پڑیں گے اور جب یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے اس مخصوص مقام کو گندہ بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہوں گے، زخم بھی پیدا ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب میں جلن اس کی خاص علامت ہے، آخر کار معدہ، جگر، گردہ سب کے کام خراب کرے گا، آنکھوں میں گڑھے، چہرہ پر بے رونقی، ہر وقت کمر میں درد، بدن کا کمزور ہونا، ذرا سے کام سے سر چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن اور پھر ان سب کے بعد تپ دق پرانے بخار کی لاعلاج بیماری میں گرفتاری ہو کر موت کا شکار ہونا ہے، اور پھر موت کے بعد بھی سکون نہیں جہنم کا عذاب باقی۔

آپس کا زنا

شاید ایسی عورتوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ یہ کوئی گناہ نہیں۔ یا ہے بھی تو معمولی سا! سنو۔ سنو۔ اللہ کے رسول ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

السحاق بین النساء زنا بینهن۔

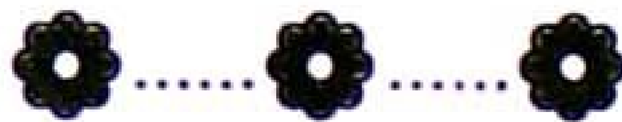
ترجمہ عورتوں کا آپس میں شہوت کے ساتھ ملنا ان کا آپس کا زنا ہے۔

دیکھو! سنو! باغور سے سنو۔ ہمارے پیارے رحمت والے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لاتزوج المراه المراة ولا تزوج المراة نفسها فانه الزانية التی تزوج نفسها

ترجمہ نہ عورت' عورت کے ساتھ نزدیکی کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے۔ وہ بھی یقیناً زانیہ (زنا کرنے والی) ہے۔

اس گناہ کیلئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہوسکتا اس کیلئے جہنم کے وہ دھکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراونے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہوسکتے ہیں جن کی تکلیف نا قابل برداشت اور انتہائی اذیت پہنچانے والی ہے۔



اپنے ہاتھوں اپنی بربادی

یہ انسانی عادت وفطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے کمال کا اظہار کرنا چاہتا ہے یہی جذبہ اس خاص دولت ومخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے۔اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔بعض اوقات یہ لذت اٹھانے کا جذبہ انسان کو اس قدر مجبور کر دیتا ہے بلکہ ایسا ازخود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

"الشباب سعبة من الجنون" جوانی دیوانی کے اس عربی مقولے کے مطابق آج کا ہمارا نوجوان اپنی جوانی کو دیوانگی کی اس بلند چوٹی پر لے جا چکا ہے کہ جہاں پہنچنے کے بعد شہوت اور ہوس کے سوا اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا' اور پھر جب وہ اس چوٹی سے پھسل کر گرتا ہے تو اس کی مسخ شدہ مردانگی کی لاش کو شناخت کر پانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

گھر گھر سینما

بتایئے اس دور میں جس قدر برائیاں پھیل رہی ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟ جی ہاں! فلمیں۔آج مسلمانوں کا تقریباً ہر مکان ایک سینما گھر بن چکا ہے۔

جب ایک بچہ ہوش کی منزل کو چھوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں ٹی' وی کے ذریعے وہ سب کچھ دیکھتا اور جان لیتا ہے جو اس عمر میں نہیں جاننا چاہیے۔ جب ہوش سنبھالتے ہی وہ فلموں میں ایک مرد اور عورت کے بیچ کے خاص تعلقات کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی فطری طور پر وہی سب کچھ کرنے کی خواہش پیدا ہونے لگتی ہے۔ پھر یہ خواہش ترقی کر کے عمر کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی جاتی ہے اور وہ خود کو عمر سے پہلے ہی جوان سمجھنے لگتا ہے' مصیبت بالائے مصیبت کہ اسکول کالج' بازاروں اور سڑکوں پر جسم کی نمائش کرتی جوان لڑکیاں اس کے جذبہ شہوت کو جنون کی حد تک پہنچانے میں آگ پر پٹرول کا کام کرتی ہیں۔ لیکن جب وہ اس نفسانی خواہش کو پورا کرنے کیلئے اسباب نہیں پاتا ہے تو وہ غلط طریقوں کا استعمال کرنے لگتا ہے جب بھی وہ تنہا ہوتا ہے تو یہ جنسی خواہش اسے پریشان کر دیتی ہے اور پھر وہ تسکین کیلئے اپنے ہی ہاتھوں اپنی قوت (منی) کو نکال کر مزہ حاصل کرتا ہے۔ اکثر لڑکے اسکولوں' کالجوں میں بیت الخلاء میں جا کر یہ سب کرتے ہیں ایک بار کا یہ عمل پھر ہمیشہ کی عادت بن جاتا ہے۔

انمول خزانہ کو اپنے ہاتھوں سے برباد نہ کرو

ہاتھوں کے اس نرم و نازک حصہ (عضو تناسل) کی ہمیشہ کی یہ چھیڑ چھاڑ اسے کمزور بنا دیتی ہے۔ وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو برداشت نہیں کر سکتے چاہے کیسی ہی چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائے۔ اس سے سب سے پہلے جو نقصان ہوتا ہے' وہ عضو تناسل کا جڑ سے کمزور اور لاغر ہونا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں رگیں اور پٹھے زیادہ دب جاتے ہیں وہ حصہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ ان کے دبنے سے خون کا آنا کم ہوگا۔ رگیں پھیل نہیں سکیں گی سختی جاتی رہے گی۔ جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب ایسا شخص عورت کے قابل نہیں رہتا۔ اگر کوئی شریف النفس' عزت پسند لڑکی ایسے شخص کے

نکاح میں دے دی جائے تو عمر بھر اپنی قسمت کو روئے گی اور یہ کم ظرف اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا۔ اول تو اس سے مل ہی نہیں سکتا کہ جب بھی عورت سے ملنا چاہے گا پہلے ہی سب کچھ باہر گرادے گا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ میں اولاد پیدا کرنے والے اجزاء پہلے ہی اس حرکت سے ختم ہو چکے۔ اس لئے اب ایسے شخص کو اولاد سے بھی مایوس ہونا پڑتا ہے۔

یاد رکھئے! یہ وہ قیمتی خزانہ ہے جو خون سے بنا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کے غذا پہنچانے کے بعد بچا۔ بس اگر اس منی کے خزانے کو اس تیزی کے ساتھ برباد کیا گیا تو دل کمزور ہوگا۔ دل پر تمام مشین کا دارومدار ہے، جسم کو خون پہنچا یعنی یہ عادت اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی نہ پایا تھا کہ نکلنے کی نوبت آ گئی تو جگر کا کام خراب ہوا۔

ایک تحقیقی رپورٹ

ایک زبردست تجربہ کار ڈاکٹر نے اپنی تحقیق میں اس طرح لکھا ہے کہ

''ایک ہزار تپ دق کے مریضوں کو دیکھنے کے بعد ثابت ہوا کہ ایک سو چھیاسی مریض عورتوں سے زیادہ صحبت کرنے کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہیں اور چار سو چودہ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کو برباد کرنے کی وجہ سے۔ اور باقی مریضوں کی بیماری کی وجہ دوسری تھی۔ ہم نے ایک سو چوبیس پاگلوں کا معائنہ کیا ان کے معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے چوبیس صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کو برباد کرنے کی وجہ سے پاگل ہوئے ہیں۔ اور باقی ایک سو پاگل دوسری وجوہات سے''۔

(بحوالہ جوانی کی حفاظت، ص ۶۷، از حضرت مولانا شاہ محمد عبدالعلیم رحمہ اللہ)

انسانی دولت کا یہ انمول خزانہ اگر انسانی جسم کے صندوق میں چند دنوں تک امانت رہے اور دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو قوت دینے والا، صحت کو درست اور بدن کو مضبوط بنانے والا، رعب اور حسن و جمال کو بڑھانے والا اور قوت باہ میں چار

چاند لگانے والا ثابت ہوگا۔ دماغ کی تیزی ترقی پائے گی، یادداشت تیز ہوگی، آنکھوں میں سرخی ڈورے، ہمت بلند حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں اضافہ کی علامت ہوگی۔

بعض اطباء کی تحقیق

بعض حکیموں نے کہا ہے کہ

جسے حد سے زیادہ دبلا، کمزور وحیشیانہ شکل وصورت کا پاؤ جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئی ہوں، حد سے زیادہ شرمیلا ہو، تنہائی پسند کرتا ہو اس کے بارے میں یقین کرلو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے"۔

بعض معتبر اطباء کی تحقیق کے مطابق

"سو مرتبہ اپنی بیوی سے مجامعت کرنے پر جتنی کمزوری آتی ہے اتنی ایک مرتبہ اپنے ہاتھوں سے اپنی قوت برباد کرنے میں کمزوری آتی ہے"۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

آج لوگوں سے چھپ کر یہ برائی کر رہے ہو مانا کہ تمہاری اس قبیح حرکت کو کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن یہ تو سوچو کہ ظاہر و باطن کا جاننے والا پروردگار تمہارے اس کرتوت کو دیکھ رہا ہے۔ اس سے بھلا کس طرح سے اور کہاں چھپ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا، اس کی سزا بتائی کہ یہ سزا دنیا میں دی جائے تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا کہ دنیا کی کوئی سزا ایسے جرم کیلئے کافی نہیں ہوسکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا متبادل ہوسکتا ہے۔

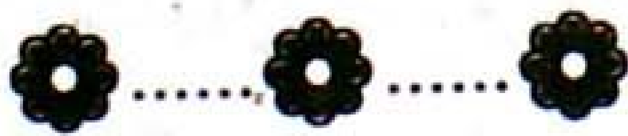
ملعون شخص

اللہ کے پیارے حبیب، ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

ناکح الید ملعون۔

ترجمہ ہاتھ کے ذریعے اپنی قوت (منی) کو نکالنے والا ملعون (اللہ کی طرف سے پھٹکارا ہوا) ہے۔

اگر خدانخواستہ کوئی نصیب کا دشمن اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ مشورہ ہے کہ خدارا کسی اشتہاری دواؤں کی طرف نہ جائے۔ پہلے سچے دل سے توبہ کرے اور پھر کسی اچھے تجربہ کار، تعلیم یافتہ حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جایئے اور بغیر کسی شرم کے اپنا سارا کچا چھٹا سنایئے اور جب تک وہ کہے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کے علاج پر عمل کیجئے، امید ہے کہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے۔



طاقت بخش غذائیں

احادیث مبارکہ میں ایسی بہت سی چیزوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے کھانے سے جسمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم ہمیشہ صحت منداور چست رہتا ہےاور خاص کر مردوں کی قوت باہ میں ترقی ہوتی ہے۔

شہد کے فوائد

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل۔

(بخاری ج۳' حدیث ۶۴۲)

ترجمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیز اور شہد بہت پسند تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شہد سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں''۔ (یعنی ہر بیماری کیلئے شہد بہترین علاج ہے)

فائدہ

شہد کے بیشمار فائدے ہیں شہد میں ہزاروں قسم کے پھولوں کا رس ہوتا ہے اگر پوری دنیا کے تمام حکماء وڈاکٹر مل کر بھی ایسا رس تیار کرنا چاہیں تو بھی لاکھ کوشش کرلیں

وہ ایسی چیز تیار نہیں کر سکتے ۔ یہ اللہ رب العزت کا اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں خاص کرم ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی مکھیوں سے اپنے بندوں کیلئے ایسی بہترین اور نفع بخش چیز تیار کرواتا ہے۔

دودھ اور کھجور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

''حضور اقدس ﷺ کو پینے کی چیزوں میں سب سے زیادہ دودھ پسند تھا''۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔

''حضور اکرم ﷺ کھجور، مکھن، دہی ملا کر کھاتے تھے اور یہ آپ کو بہت پسند تھا''۔

فائدہ

تینوں چیزیں برابر برابر ملا کر کھائیں۔ مثلاً آدھا پاؤ مکھن، آدھا پاؤ دہی، آدھا پاؤ کھجور ان تینوں کو ملا کر حلوہ سا بنالیں۔

رسول اللہ ﷺ (اکثر) کھجور کو مکھن کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ''شمائل ترمذی'' میں ہے۔

کان النبی ﷺ یاکل القثاء بالرطب۔

(شمائل ترمذی، باب ماجاء صفتہ فاکھتہ رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ حضور ﷺ تر کھجور کے ساتھ خربوزہ ملا کر تناول فرماتے تھے۔

کدو شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔ جب آپ کیلئے کھانا لایا جاتا یا آپ

کھانے کیلئے بلائے جاتے تو میں تلاش کر کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں"۔ (شمائل ترمذی' باب ماجاء صفته فاکهته رسول الله)

زیتون کا تیل

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ کلوا الزیت وادهنوا به فانه من شجرة مبارکة۔

(شمائل ترمذی' باب ماجاء صفته ادام رسول الله)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

"مسور اور زیتون صالحین کی غذا ہے۔ مسور سے دل نرم اور بدن ہلکا رہتا ہے اور شہوت اعتدال پر رہتی ہے۔

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"چار چیزیں قوت باہ کو بڑھاتی ہیں۔ (۱) چڑیوں کا گوست (۲) اتری پھل (ایک قسم کی جڑی بوٹی جسے یونانی میں اتری پھل اور ایورویدمیں تری پھل کہتے ہیں) (۳) پستہ کھانا (۴) اور ترہ تیزک (ایک قسم کی یونانی جڑی بوٹی) (احیاء العلوم)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اطیب اللحم الظهر۔

(شمائل ترمذی' باب ماجاء فی صفته ادام رسول الله)

ترجمہ تمام گوشت میں پشت (پیٹھ) کا گوشت سب سے بہتر ہوتا ہے۔

گائے کا گوشت

کچھ لوگ گائے کے گوشت کو بہت بُرا سمجھتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حلال فرمایا اور اس میں برکت عطا فرمائی' اسے جہالت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ حلال فرمائے اسے بندہ ناجائز اور برا سمجھے۔ اگر کسی شخص کو کوئی چیز پسند نہ ہو تو وہ اسے نہ کھائے لیکن اسلام کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ صرف اپنے ناپسند ہونے کی وجہ سے اسے برا جانے اور جو لوگ کھاتے ہیں انہیں حقارت کی نظر سے دیکھے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ (سورۃ المائدہ)

ترجمہ اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو' بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ (کنزالایمان)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"گائے کا گوشت بیشک حلال ہے اور نہایت غریب پرور' اور کچھ چیزوں میں تو بکرے و بکری کے گوشت سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔ بہت سے گوشت کے شوقین اسے پسند کرتے ہیں اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں اور اس کی قربانی کا خاص قرآن عظیم میں ارشاد ہے اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قربانی ازواج مطہرات کی طرف سے فرمائی۔ ہندوستان میں اس کی قربانی بالخصوص شعائر اسلام اور اس کی قربانی باقی رکھنا واجب ہے"۔ (الملفوظ ج ۱' ص ۱۴' ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ)

فائدہ

گائے کی قربانی ہندوستان میں شعائر اسلام (اسلام کی نشانی) اور اس کا باقی

رکھنا واجب اس لئے ہے کہ یہاں کے کافر گائے کی پوجا کرتے ہیں اسے اپنا معبود مانتے ہیں اور اسلام ہر باطل معبودوں کو ختم کرنے آیا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی ایک دوسری تصنیف ''احکام شریعت'' میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''مشرکوں کی خوشنودی کیلئے گائے کی قربانی بند کرنا حرام۔ حرام۔ سخت حرام ہے اور جو بند کرے گا جہنم کے عذاب کا شدید مستحق ہوگا اور روز قیامت مشرکوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا''۔ (احکام شریعت ج ۲ ص ۱۳۹)

گائے کا گوشت حلال ضرور ہے اور اس کے فائدے بھی بہت ہے لیکن اس کے استعمال میں اعتدال برتے کیونکہ کسی بھی شے کا کثرت سے استعمال بجائے فائدے کے نقصان کا سبب بن جاتا ہے۔

امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس روز لگاتار گوشت کھانے میں منع فرمایا''۔

ان چیزوں کا استعمال ہمیشہ اپنی غذاؤں میں رکھیں کہ ان کے کھانے سے بہت سے فائدے ہیں۔ یہ چیزیں قوت باہ میں اضافہ کرتی ہیں۔ یہاں ہر ایک کے فائدے بیان کرنا ممکن نہیں لہٰذا صرف ان کے نام ہی لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اناج گیہوں، تل، مونگ پھلی، مونگ، چنا، خشخش۔

سبزی پیاز، لہسن، آلو، اروی، بھنڈی، شلجم، کدو، لوکی، گاجر، شکر قند۔

پکی چیزیں مرغی کا گوشت، مرغی کے انڈے، بطخ کے انڈے، تازہ مچھلی، بکرے اور گائے کا گوشت، پائے، کلیجی، دودھ، دہی، مکھن۔

پھل آم، انگور، انار، کیلا، سیب، امرود، خربوزہ، تربوز۔

میوے کھجور، پستہ، بادام، مکھانا، کشمش، آخروٹ، کھوپرا، چلغوزہ، زیتون۔

طاقت کم کرنے والی غذائیں

کئی ایسی چیزیں ہیں جن کا استعمال قوت باہ میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا قوت باہ کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے ان چیزوں کا استعمال نہ کرے اور اگر کبھی کرنا ہی پڑ جائے تو بہت کم استعمال کرے کہ ان چیزوں کے استعمال سے مرد میں کمزوری پیدا ہوتی ہے اور انزال جلد ہو جاتا ہے۔ املی' کھٹا آم' لیمو یا آم کا اچار' چٹنی' آم کی کھٹائی اور دیگر کھٹے پھل' زیادہ چائے' کافی' بیڑی' سگریٹ' گوٹکھا وغیرہ۔ ان تمام چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا مرد کی قوت باہ کیلئے نقصان دہ ہے اور خاص کر شراب' افیون اور ہر وہ چیز جو نشہ پیدا کرے اس کا استعمال تو قوت باہ کے حق میں زہر قاتل ہے۔



مردانہ بیماریاں اوران کا علاج

موجودہ دور میں بدکاری اور عیاشی بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ جس کی اہم وجہ فلمیں، عورتوں کا بے پردہ گھومنا، نوجوان لڑکے، لڑکیوں کا گندے میگزین اور ناول پڑھنا، اسکولوں اور کالجوں میں لڑکے لڑکیوں کا ایک ساتھ رہنا وغیرہ جیسی چیزیں ہیں۔

ان بدکاریوں اور عیاشیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ اکثر مرد اور عورتیں خطرناک جنسی بیماریوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس لئے اول تو ایسی حرکتیں ہی نہیں کرنا چاہیے۔ جس سے خطرناک بیماری ہونے کا خطرہ ہو اور اگر آپ یہ غلطی کر چکے ہیں تو پہلے سچے دل سے توبہ کیجئے اور کسی اشتہاری اور سڑک چھاپ نیم حکیم خطرہ جان کے پاس جا کر اپنی بچی کھچی صحت کو برباد کرنے کی بجائے کسی اچھے پڑھے لکھے قابل ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کروائیں۔

ہم یہاں کچھ مردانہ اور زنانہ بیماریوں کے بارے میں اور ان کے علاج کے متعلق تحریر کر رہے ہیں۔ ان بیماریوں کے علاج کیلئے ویسے بزرگان دین اور حکیموں نے کئی طرح کے نسخے اور دوائیاں بیان کی ہیں لیکن آج سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ ان نسخوں اور دواؤں میں جن اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے کچھ تو ملتی ہی نہیں اور کچھ مل بھی جائیں تو عموماً وہ اصلی نہیں ہوتیں۔ لہٰذا ہم یہاں کچھ ایسے ہی نسخے

بیان کر رہے ہیں جن میں استعمال ہونے والی چیزیں آپ کو آسانی سے مل جائیں گی اور آپ اسے اپنے گھر میں خود تیار بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ساتھ ہی ہم کچھ وظائف اور تعویذات بھی لکھ رہے ہیں جو بزرگان دین سے ثابت ہیں کیونکہ حکیمی علاج کے ساتھ ساتھ رحمانی علاج بھی ضروری ہے۔

(نوٹ تعویذات کسی سنی عالم سے یا پھر کسی سنی صحیح العقیدہ ماہر شخص سے ہی زعفران سے لکھوائے جائیں)

نامردی

کچھ لوگ اپنے لڑکپن میں غلطیوں و بری سنگت کی وجہ سے اپنی طاقت گنوا دیتے ہیں جس کے نتیجے میں مردانہ قوت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور پھر شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے بتا بھی نہیں پاتے۔ شادی ہونے یا شادی کی بات چلنے کے وقت ایسے لوگوں کی پریشانی اور بڑھ جاتی ہے۔ اگر مرد میں قوت باہ کم ہو اور عورت میں زیادہ ہو تو ایسی حالت میں عورت مطمئن نہیں ہو پاتی اور اس نامکمل جماع سے جس میں مرد کو جلد انزال ہو جاتا ہے اور عورت کو انزال نہیں ہو پاتا' عورت کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اور وہ اعصابی بیماری جسے ہسٹریا کہتے ہیں اور جس میں جسم کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ جماع سے بے رغبتی اور شوہر سے نفرت کرنے لگتی ہے۔

زیادہ مباشرت سے بھی نامردی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں مرد کو علاج کی طرف دھیان دینا چاہیے' لیکن ہم پھر کہے دیتے ہیں کہ اشتہاری حکیموں' ڈاکٹروں یا سڑک چھاپ دوا بیچنے والوں سے بھول کر بھی علاج نہ کروائے یہ لوگ جس قسم کی دوائیں بناتے ہیں ان میں اکثر افیون' دھتورا' بھنگ' سنکھیا وغیرہ جیسی چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے جس سے فوراً فائدہ ہو جاتا ہے لیکن بعد میں شدید نقصانات ہوتے

ہیں اوران کا ہمیشہ بار بار کا استعمال جلد قبر کے گڑھے تک پہنچا دیتا ہے۔اس لئے حضور اکرم ﷺ اور بزرگان دین کی ہدایتوں سے فائدہ حاصل کرنا چاہیے اور دواؤں کی بجائے غذاؤں سے کمزوری دور کرنا چاہیے۔اب ہم نامردی کی شکایت کو دور کرنے کیلئے چند نسخے بیان کرر ہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بدن سے زیر ناف بالوں کو جلد دور کرنا قوت باہ میں اضافہ کرتا ہے''۔

مسئلہ ناف کے نیچے کے بال دور کرنا سنت ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن دور کریں۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے۔اور چالیس دنوں سے زیادہ گزارنا مکروہ وسخت منع ہے۔ (قانون شریعت ج ۲' ص ۲۱۱)

نسخہ جات

1) ماش کی دال (اڑد کی دال) ایک پاؤ کسی کانچ یا چینی کے برتن میں ڈال کر اس میں سفید پیاز کا رس اتنا ڈالیں کہ دال رس میں اچھی طرح بھیگ جائے۔ایک دن' رات اس کو بھیگا رہنے دیں۔ پھر جب وہ سوکھ جائے تو پھر پیاز کا رس پہلے کی طرح دال میں پورے بھیگنے تک ڈالیں' پھر ایک دن رات پہلے کی طرح سوکھنے کیلئے رکھ دیں۔اس طرح یہ عمل کل سات بار کریں' یعنی سات مرتبہ پیاز کا رس ڈالیں اور ایک دن رات تک دال بھیگنے اور سوکھنے دیں۔اب دال کو باریک پیس لیں اور ہر روز پچیس گرام یہ پیسی ہوئی دال لیں پھر اس میں پچیس گرام اصلی گھی' پچیس گرام شکر ملا کر ہر روز صبح کو پھانک لیں اور اس پر پاؤ بھر دودھ پی لیں۔ یہ دوا چالیس دنوں تک کھائیں اور اس عرصے میں عورت سے جماع نہ کریں۔

2) پیاز کا رس ایک پاؤ اور اصلی شہد ایک پاؤ دونوں کو ملا کر آگ پر پکائے اور جب پیاز کا رس سوکھ کر صرف شہد باقی رہ جائے تو بوتل میں بھر لیں' بیس گرام سے لے

کر تیس گرام پانی یا چائے کے ساتھ پی لیا کریں۔

3) کھجور اور بھنے ہوئے چنے' دونوں کو ہم وزن لے کر پیس لیں اور پھر چھان کر اس میں تھوڑا سا پیاز کا رس ملائیں پھر لڈو بنائیں اور صبح و شام ایک ایک لڈو کھا لیا کریں۔ (اگر اس میں بادام ملانا چاہئیں تو ملا سکتے ہیں)

4) ہلکے گرم دودھ میں شہد ملا کر پیتے رہنے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (نہار منہ استعمال کریں)

5) چنے کی دال ایک پاؤ لے کر آدھا پاؤ گائے کے دودھ میں ملا کر اچھی طرح پکائیں۔ جب سارا دودھ سوکھ کر دال میں سما جائے تو اسے سل پر باریک پیس لیں پھر پاؤ بھر اصلی گھی میں تھوڑا سا بھون کر پاؤ بھر شکر ملا دیں۔ اس حلوے کو روزانہ ایک چھٹانک (۵۰ گرام) صبح ناشتے میں لیجئے۔

6) حکیموں نے پیاز کے استعمال کو قوت باہ کے اضافہ کیلئے مفید بتایا ہے لیکن اس کا استعمال اتنا ہی کرنا چاہیے جتنا ہضم ہو سکے حد سے زیادہ استعمال بھی نقصان دہ ہے۔ (شمع شبستان رضا ج ا' ص ۱۰۴)

رحمانی علاج

1) اگر کوئی شخص کسی وجہ سے نامردی کا شکار ہو چکا ہو تو اسے چاہیے کہ ہر روز بعد نماز فجر سورۃ ابراہیم (قرآن کریم میں تیرہویں پارے میں ہے) کی تلاوت کرے اور سورۃ ابراہیم کے اس نقش کو تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے۔ سورۃ کا نقش یہ ہے۔

۲۱۴۴۷	۲۱۴۶۰	۲۱۴۵۷	۲۱۴۵۹
۲۱۴۵۸	۲۱۴۵۳	۲۱۴۴۸	۲۱۴۵۹
۲۱۴۵۲	۲۱۴۵۵	۲۱۴۶۲	۲۱۴۴۹
۲۱۴۶۱	۲۱۴۵۰	۲۱۴۵۸	۲۱۴۵۶

2) اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو اور وہ جادو کے باعث عورت پر قادر نہ ہو سکے تو وہ کچھ بانس کی لکڑیاں لے کر انہیں جلائے، پھر جوڑ والا بسولا (بڑھیوں کا وہ اوزار جس سے تھوڑی تھوڑی لکڑی چھیلتے ہیں) لے اور اسے آگ میں گرم کرے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائے پھر آگ سے اسے نکال کر اس پر پیشاب کر دے یہ عمل کرنے کے بعد بیری کے سات پتے پیس کر پانی میں گھول لے وہ پانی کچھ تو پی لے باقی پانی سے غسل کرے۔ یہ بہت مجرب عمل ہے۔ ان شاء اللہ اس عمل کے کرنے سے جادو کا اثر ختم ہو کر مردانگی لوٹ آئے گی۔

سرعت انزال

سرعت انزال اس حالت کو کہتے ہیں کہ جب مرد جماع کا ارادہ کرے یا مباشرت شروع کرے اور اسے جلد ہی انزال ہو جائے۔ مباشرت کے وقت انزال کم از کم دو منٹ کے بعد ہونا چاہیے۔ اگر ڈیڑھ منٹ میں ہی انزال ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ سرعت انزال کا مرض ہے۔ اگر مرد کو سرعت انزال کی شکایت ہو جائے تو ایسی صورت میں عورت کی تسلی نہیں ہو پاتی ہے کیونکہ عموماً اتنی جلدی عورت کو انزال نہیں ہوتا اور یہ حالت عورت کیلئے تکلیف دہ ہوتی ہے، اور اس سے ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ استقرار حمل نہیں ہوتا۔

جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو کسی خوبصورت عورت کو دیکھنے سے یا کسی کا صرف خیال آ جانے سے یا پھر عضو تناسل کے کسی نرم و نازک کپڑے سے چھو جانے سے بھی انزال ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔ جیسے۔ جلق (اپنے ہاتھوں اپنی منی نکالنے کی بری عادت) ہمیشہ گندے و بیہودہ خیالات ذہن میں رکھنا۔ عریانی فلمیں دیکھنا۔ کسی وجہ سے منی کا پتلا ہونا وغیرہ جیسی وجوہات ہیں۔ اس بیماری

کے ہونے کی ایک سب سے بڑی وجہ زیادہ صحبت کرنا بھی ہے۔ اس مرض کو دور کرنے کیلئے تیز گرم چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اسی طرح گندی باتوں، فلموں اور گندے ناول پڑھنے سے بچنا چاہیے۔

نسخہ جات

1) پانچ عدد کھجوریں لیں، پانچ عدد میٹھی اچھے قسم کے بادام لیں کدو کے بیج میٹھے چھ ماشہ (ایک ماشہ ۸ رتی کا ہوتا ہے اس حساب ۴۸ رتی بیج لیں) ناریل دو تولہ (یعنی ۲۰ گرام)۔ چاروں کو ملا کر اچھی طرح باریک پیس لیں پھر ایک سیر گائے کے دودھ میں اچھی طرح پکا کر ٹھنڈا کر لیں، روزانہ صبح کو ناشتہ میں کھائیں۔

2) انڈے اور گوشت کا استعمال بھی ایسے مریضوں کیلئے فائدے مند ہوتا ہے۔ ایسے مریض گھی، مکھن، ملائی کا استعمال کھانے میں زیادہ سے زیادہ کرتے رہیں۔ صبح ہلکی سی ورزش (کسرت) ضرور کریں۔

3) وہ نسخہ جو ہم نے نامردی والے باب میں نسخہ نمبر ۵ میں لکھا ہے اس کا استعمال بھی سرعت انزال کے مریض کیلئے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

4) زیادہ دیر رات تک جاگتے نہ رہنا اور صبح جلدی اٹھنا بھی سرعت انزال کے مریضوں کیلئے فائدہ مند ہے۔

رحمانی علاج

ہم یہاں سرعت انزال کے مرض کے چھٹکارے کیلئے ایک نقش تحریر کر رہے ہیں، اسے زعفران سے لکھ کر کمر میں باندھ لیں۔ خدا نے چاہا تو بھرپور طاقت پیدا ہوگی اور کیسی ہی شہوت پرست عورت کیوں نہ ہو مرد کے مقابل اسے شکست ہوگی، انزال دیر میں ہوگا اور ساتھ ہی قوت باہ میں اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۸	۴۷۴	۴۷۷	۱
۴۷۶	۲	۷	۴۷۵
۳	۶	۴۷۹	۴۷۲
۴۷۳	۵	۴	۴۴۸

احتلام

ایک تندرست مرد کو مہینے میں دو یا تین بار احتلام ہو جائے تو صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی یہ کوئی بیماری ہے۔ لیکن جب یہ احتلام زیادہ ہونے لگے یعنی مہینے میں چار سے لے کر چھ بار تو پھر یہ احتلام کی بیماری میں داخل ہے۔ زیادہ احتلام ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر خیالات کا گندہ رہنا' عشق و محبت کی کہانیاں پڑھنا' گندی فلمیں دیکھنا اور ہمیشہ گندی باتیں کرتے رہنا وغیرہ جیسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے احتلام کی بیماری ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری آگے چل کر بہت ہی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ سرعت انزال اور پھر مزید بڑھ کر نامردی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔

چند احتیاطیں

ایسے لوگ جن کو احتلام زیادہ ہوتا ہو انہیں ان ہدایتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ان شاء اللہ زیادہ احتلام کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔

- ❀ مریض کو چاہیے کہ پیشاب کر کے اور وضو بنا کر سوئے اور صبح جلد اٹھ جائے۔
- ❀ داہنی کروٹ سونے سے احتلام کم ہوتا ہے' داہنی کروٹ سونا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت بھی ہے۔
- ❀ رات کا کھانا سونے سے تین چار گھنٹے پہلے ہی اور ذرا کم ہی کھائے۔
- ❀ سوتے وقت زیادہ گرم دودھ نہ پیئے۔ ٹھنڈا یا ہلکا گرم پیئے۔
- ❀ سونے سے پہلے کوئی اچھی سی دینی معلومات والی کتاب کا مطالعہ کرے۔

❀ کھٹی، تیز، چٹنی، زیادہ گوشت وغیرہ نہ کھایا کرے۔

❀ انڈرویر یا چڈی پہن کر نہ سوئے۔

نسخہ

سوکھا دھنیا ایک تولہ (۱۰ گرام) تھوڑا گرم کر کے رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو چھان کر دو تولہ (۲۰ گرام) مصری (گاڑھی شکر) سے میٹھا کر کے پیئے۔

رحمانی علاج

جس شخص کو احتلام زیادہ ہوتا ہو تو اسے چاہیے کہ سوتے وقت اپنے دل پر شہادت کی انگلی سے لکھ لیا کرے۔ یاعمر فاروق اعظم۔ ان شاء اللہ احتلام سے محفوظ رہے گا اور یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے یا گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

بحق ابابکر صدیق	بحق عمر فاروق
یگریز و شیطان لعین	از هیبت عثمن نیامد پیش من به هیبت علی شیر خدا

(شمع شبستان رضا ج ۱ ص ۴۷)

جریان

ہماری موجودہ نسل میں یہ بیماری بہت زیادہ پائی جا رہی ہے۔ اس بیماری میں پاخانہ یا پیشاب سے پہلے یا اس کے بعد پیشاب کی نلی سے منی، مذی یا پھر ودی نکلتی ہے یا پیشاب کے بعد کبھی کبھی سفید رنگ کا دھوگا سا بھی نکلتا ہے۔ اس بیماری میں مریض کو کمر میں درد، گھٹنوں میں تکلیف، اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے یا پھر چکر آتے ہیں اور کمزوری دن بہ دن بڑھتی رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی، اور کچھ کھایا جائے تو ہضم نہیں ہوتا اور کتنی ہی بہترین غذا کھائی جائے تو بدن کو نہیں لگتی۔ اس بیماری کے ہونے کی بہت

سی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے کچھ اس طرح ہیں ☼ منی میں تیزی آ جانا ☼ شہوت کا زیادہ ہونا ☼ مباشرت زیادہ کرنا ☼ ہمیشہ بخار زیادہ رہنا ☼ ہر وقت دل و دماغ میں صحبت کی باتیں بیٹھائے رکھنا یا اسی کے بارے میں سوچتے رہنا ☼ قبض ہونا ☼ اپنے ہاتھوں اپنی منی نکالنا ☼ ہیجڑوں سے برا کام کرنا۔ (وغیرہ۔ وغیرہ)

نسخہ جات

1) گورانی (دیسی) مرغی کا ایک انڈا پھوڑ کر کسی برتن میں لیں، پھر انڈے کی پیلک (زردی) وسفیدی دونوں کے برابر گاجر کا رس لیں۔ پھر اس میں اتنی ہی مقدار میں شہد اور گھی ڈالیں۔ اب سب کو ملا کر ہلکی آنچ پر پکا کر حلوہ سا بنا لیں۔ اس طرح اکیس دنوں تک حلوہ بنا کر کھاتے رہیں۔ کھٹی چیزیں، دہی، اچار، املی اور مچھلی وغیرہ کے استعمال سے پوری طرح پرہیز کریں اور شادی شدہ ہو تو اس دوران بیوی سے مجامعت نہ کریں۔

2) برگد (بوہڑ) کا دودھ (برگد کے جھاڑ کی ٹہنی توڑنے پر جو رس نکلتا ہے) چار ماشہ، بتاشے میں یا شکر میں ڈال کر روزانہ صبح کو کھا لیا کریں۔

سوزاک

یہ بیماری زیادہ تر نوجوانوں میں بری سنگت و بری عادتوں کی وجہ سے ہوتی ہے، یہ بڑی خطرناک بیماری ہے اس کی وجہ سے نوجوانوں کی صحت دھیرے دھیرے گھٹتے جاتی ہے ان میں کمزوری آ جاتی ہے۔ اس بیماری کی نشانی یہ ہے کہ پیشاب کی نالی میں سوجن یا ورم آ جاتی ہے اور پیشاب کی نالی کے اندر گھاؤ (زخم) ہو جاتے ہیں اور ان زخموں سے پیپ نکلتا رہتا ہے اور جب بھی پیشاب کیا جائے تو اس وقت پیشاب میں سخت جلن ہوتی ہے۔

نسخہ جات

1) سفید رال بارہ گرام، شکر بارہ گرام لیں، دونوں کو پیس کر چورن بنا لیں۔ دو

گرام چورن پانی کے ساتھ دن میں دو بار لیں۔

2) کپڑے دھونے کی مٹی (جسے رِے کہتے ہیں) ساٹھ گرام لیں، نیم کی تازہ پتیوں کا رس بارہ گرام لیں ان دونوں کو ایک سو اسی لیٹر پانی میں بھگو کر رات بھر رکھیں۔ صبح کو چھان لیں اور تھوڑا سا اور نیم کا رس ملا کر صبح کو پی لیں۔

3) ہلدی اور سوکھا آملہ دونوں کو بیس گرام لیں۔ دونوں کو باریک پیس کر پوڈر بنا لیں پھر دو گرام یہ پوڈر پانی کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کریں۔

پیشاب کی جلن

پیشاب کے بعد طہارت نہ کرنے یا مجامعت کے بعد شرم گاہ کے نہ دھونے کی وجہ سے پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔ زیادہ گرم کھانوں کے استعمال سے بھی پیشاب میں جلن کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس بیماری کے مریض کو پیشاب جلدی نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا تھوڑا جلن کے ساتھ آتا ہے اور بڑی تکلیف سے آتا ہے۔

نسخہ جات

1) سفید صندل کا برادہ (پوڈر) چھ گرام لیں، دھنیا چھ گرام، سوکھا آملہ چھ گرام، ان تینوں چیزوں کو ایک سو بیس ملی لیٹر پانی میں رات بھر بھگو کر رکھیں۔ صبح کو چھان کر اس پانی میں شکر ملا کر شربت بنا لیں اور صبح دوپہر کو پی لیا کریں۔

2) کھیرے کے بیج چھ گرام، ککڑی کے بیج چھ گرام، دونوں کو ایک سو بیس ملی لیٹر پانی میں اچھی طرح ابال کر چھان لیں اور اس پانی کو ٹھنڈا کر کے صبح کو پی لیا کریں۔

3) ایک انڈے کی سفیدی لیں۔ یلک (زردی) الگ کر لیں۔ اس سفیدی کو اچھی طرح پھینٹ لیں اور ایک پیالی ہلکے گرم دودھ میں ملا کر صبح کو پی لیا کریں۔



زنانہ امراض اوران کا علاج

عورتوں میں بھی بہت طرح کی جنسی بیماریاں ہوتی ہیں۔ہم یہاں چند بیماریاں اوران کے علاج کے متعلق لکھ رہے ہیں۔

سیلان الرحم (لیکوریا)

یہ بڑی خطرناک بیماری ہے جوعورتوں کے بدن کو کاٹنے کی طرح کر دیتی ہے اس بیماری میں عورت کی شرم گاہ سے چپچپا انڈے کی سفیدی یاناک سے نکلنے والی رطوبت جیسا پانی نکلتا رہتا ہےاس پانی کے ساتھ بدن کی ساری طاقت ختم ہونے لگتی ہے۔کبھی کبھی یہ بدبودار پانی اتنی تیزی سے اور زیادہ مقدار میں آتا ہے کہ کپڑے تک بھیگ جاتے ہیں اور پانی ٹخنوں تک بہتا رہتا ہے۔اس بیماری میں مبتلا عورت زیادہ پریشان رہنے لگتی ہے۔کمر میں درد' جسم کے اعضاء کھنچے کھنچے سے لگتے ہیں۔مزاج میں چڑ چڑا پن اور غصہ بڑھ جاتا ہے گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے۔کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ پیشاب بار بار آتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔اس مرض میں مبتلا عورتیں کھانے میں چاول' بیگن' گوبھی' ماش (اڑد کی دال) وغیرہ سے پرہیز کریں۔

نسخہ جات

1) کچھ مقدار میں ببول کی پھلی سکھا کر باریک پوڈر بنالیں۔دو گرام صبح میں اور

دوگرام دوپہر میں پانی کے ساتھ لیں۔

2) تیس گرم املی کے بیجوں کا گودہ لیں اور اسے بھون کر پیس لیں، یہ چورن ایک گرام لے کر پانی کے ساتھ دن میں تین مرتبہ پئیں۔

نوٹ جس عورت کو قبض کی شکایت ہو تو وہ نسخہ نمبر (۱) کا ہی استعمال کرے، نسخہ نمبر (۲) کا استعمال نہ کرے کہ قبض بڑھ سکتا ہے۔

حیض کی زیادتی

اس بیماری میں عورت کو حیض بڑے بے ڈھنگے پن سے آتا ہے اور کثرت سے آتا رہتا ہے۔ اس سے بدن کمزور ہو جاتا ہے، ناڑی تیز چلتی ہے پیاس بڑھ جاتی ہے، چہرہ پیلا ہو جاتا ہے، قبض رہنے لگتا ہے، بھوک نہیں لگتی، پاؤں پر ورم آ جاتا ہے، اور کبھی کبھی چکر بھی آتے ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی عورت نڈھال ہو کر بے جان سی ہو جاتی ہے، یہ بیماری جماع کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے اور بار بار حمل ضائع ہونے سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

نسخہ جات

1) انار کی چھال (چھلکے) بائیس گرام لیں۔ پھر اسے دو سو پچاس ملی لیٹر پانی میں اتنا ابالیں کہ پانی سوکھ کر آدھا رہ جائے۔ اس پانی کو روزانہ صبح پی لیا کریں۔

2) پچیس گرام ملتانی مٹی آدھا لیٹر پانی میں دو گھنٹے تک بھگوئے رکھیں پھر اسے چھان لیں۔ روزانہ ایک سو پچیس ملی لیٹر چار بار پئیں۔

رحمانی علاج

جس عورت کو حیض کا خون کثرت سے آتا ہو اور بار بار آتا ہو تو یہ نقش زعفران سے لکھ کر عورت اپنی کمر پر باندھیں۔ نقش یہ ہے۔

ی	ی	ی	ی
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۹	۹	۹	۹
۷	۷	۷	۷

(شمع شبستان رضاج ۲، ص ۳۴)

حیض کا بند ہو جانا

عورت کو ہر مہینے پابندی سے جو گندہ خون آتا ہے وہ مقررہ وقتوں پر آتا ہے۔ اگر عورت حاملہ ہو تو یہ خون آنا بند ہو جاتا ہے جو قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ بچے کے دودھ پلانے کے دنوں میں اور زیادہ عمر ہو جانے کے بعد بھی حیض کا خون بند ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کوئی فکر کی بات نہیں۔ نہ ہی اس وقت کسی علاج کی ضرورت۔ لیکن بغیر حمل کے ہی خون آنا بند ہو جائے تو یہ بیماری ہے۔ جس کا فوراً علاج کرانا چاہیے۔ اس مرض کی پہچان یہ ہے کہ سر، کمر، اور پیروں میں درد رہتا ہے، اور مزاج میں چڑچڑا پن وغیرہ۔

نسخہ

سوئے کے بیج تین گرام، مولی کے بیج تین گرام، گاجر کے بیج تین گرام، میتھی کے بیج تین گرام۔ ان سب کو دو سو پچاس ملی لیٹر پانی میں اتنا ابالیں کہ پانی ادھارہ جائے، پھر چھان لیں اور دن میں دو بار اس پانی کو پئیں۔

رحمانی علاج

یہاں ہم ایک نقش لکھ رہے ہیں جسے موم جامہ کر کے عورت کی بائیں ران پر باندھے۔ ان شاء اللہ حیض حسب معمول جاری ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

ح	ھ	م	ی
۱۱۵	عد	د	دہ
دو	۱۵	۱۱	مرع
۱۱	۳	۲	۱۹

(شمع شبستان رضا ج ۲، ص ۳۴)

حیض درد سے آنا

کچھ عورتوں کو حیض آنے سے پہلے کولہوں اور رانوں میں سخت درد ہوتا ہے، کبھی کبھی متلی اور قے (الٹی) بھی ہوتی ہے۔ حیض کا خون بہت ہی کم مقدار میں آتا ہے اور درد کے ساتھ آتا ہے۔

نسخہ

ہینگ پانچ سو ملی گرام، گڑ چھ گرام لیں، ہینگ میں گڑ ملا لیں اور حیض کے دنوں میں پانچ سے چھ دنوں تک روزانہ صبح کھائیں۔

پیشاب میں جلن

اس بیماری میں عورت کو تکلیف کافی ہوتی ہے اور مقام مخصوص میں کھجلی و جلن ہوتی ہے خاص کر پیشاب کرتے وقت جلن محسوس ہوتی ہے اور ایک طرح کی بے چینی سے رہتی ہے۔ پیشاب کے بعد طہارت نہ کرنے یا زیادہ گرم کھانوں کے استعمال سے بھی پیشاب میں جلن کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ شادی شدہ عورتوں میں پیشاب میں جلن کی شکایت زیادہ تر مجامعت کے بعد شرم گاہ نہ دھونے کے سبب ہوتی ہے۔

1) نیم کے تازہ پتے ایک سو پچیس گرام لیں، پتوں کو ایک لیٹر پانی میں ابال کر چھان لیں، پھر اس پانی میں تین گرام بھونا ہوا سہاگہ لیں اور اسے ملا کر شرم گاہ پر کھجلی

کے مقام کو صبح و شام دھوئیں۔

2) کافور تین گرام، گلاب کا پانی پچیس ملی لیٹر لیں، پھر کافور کو پیس کر گلاب کے پانی میں گھول لیں۔ ایک صاف کپڑا لے کر اس میں بھگوئیں اور جلن کی جگہ پر رکھیں۔ جتنی بار ضرورت ہو اس عمل کو دوہراتے رہیں۔

عزل یا غبارے کا استعمال

زیادہ بچے پیدا نہ ہوں اس کیلئے موجودہ دور میں نرودھ، کاپرٹی، مالاڈی (کھانے کی گولیاں) وغیرہ استعمال میں لائی جارہی ہیں۔

عہد رسالت ﷺ میں سلسلہ پیدائش کو روکنے یا کم کرنے کیلئے بعض حضرات اپنی باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔

عزل کیا ہے؟

عزل اسے کہتے ہیں کہ مباشرت کے وقت جب مرد کو انزال ہونا قریب ہو تو مرد اپنے آلے کو عورت کی فرج سے نکال کر منی رحم کے باہر خارج کردے۔ اس طرح جب مرد کی منی عورت کے رحم میں نہیں پہنچتی ہے تو حمل قرار نہیں پاتا۔

حدیثوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانے میں بھی بعض صحابہ کرام اولاد کی پیدائش کو روکنے کیلئے عزل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کا ثبوت احادیث کی سینکڑوں کتابوں سے ملتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کنا نعزل علی عهد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والقرآن ینزل۔ (بخاری ج ۳، حدیث ۱۹۳، مسلم ج ۱، ص ۴۶۵، ترمذی ج ۱، حدیث ۱۳۴، ابن ماجہ ج ۱، حدیث ۱۹۹۶، مشکوٰۃ ج ۲، حدیث ۳۰۴۶)

ترجمہ ہم نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانے میں عزل کیا کرتے تھے۔ حالانکہ قرآن کریم نازل ہو رہا تھا۔

حضرت محدث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

"حدیث جابر حدیث حسن صحیح" (ترمذی ج ۱)

ترجمہ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عزل کیا کرتے تھے اور اس زمانے میں جبکہ قرآن کریم نازل ہو رہا تھا لیکن کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس میں صحابہ کرام کو عزل سے منع کر دیا جاتا۔ چنانچہ

مشکوٰۃ میں مسلم میں انہی صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ

فبلغ ذالك النبی ﷺ فلم ینھنا۔ (مسلم ج ۱، مشکوٰۃ ج ۲، حدیث ۳۰۴۶)

ترجمہ عزل کے متعلق حضور ﷺ کو خبر پہنچی لیکن آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ عنہ اپنی مشہور و شہرۂ آفاق تصنیف "احیاء العلوم" میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"صحیح یہ ہے کہ عزل حرام نہیں"۔ (احیاء العلوم ج ۲، باب ۲)

حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کی "موطا" میں ہے۔

عن عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن ابیه انه کان یعزل۔

(مؤطا امام مالک ج ۲، کتاب الطلاق، باب ۳۴، حدیث ۹۶)

ترجمہ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

اسی مؤطا امام مالک میں ہے۔

ابو ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یعزل۔

(مؤطا امام مالک ج ۲، کتاب الطلاق، باب ۳۴، حدیث ۹۷)

ترجمہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ (اپنی باندی سے) عزل کیا کرتے تھے۔

اسی مؤطا امام مالک میں ہے۔ حضرت حمید بن قیس مکی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

سئل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن العزل انا فافعلہ یعنی انہ یعزل۔

(مؤطا امام مالک ج ۲، کتاب الطلاق، باب ۳۴، حدیث ۱۰۰)

عزل کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حمل نہ ٹھہرے (یعنی اولاد کی پیدائش کو روکا جاسکے) اس مقصد کے تحت مرد اپنی منی کو عورت کے رحم میں جانے سے روکتا ہے۔ یہی مقصد نرودھ سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ یعنی ربر کی تھیلی جو مباشرت کے وقت مرد اپنے عضو پر چڑھالیتا ہے۔ منی اس ربر کی تھیلی میں ہی رہ جاتی ہے رحم عورت میں نہیں پہنچتی۔ چنانچہ عزل پر قیاس کر کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح عزل ناجائز نہیں اسی طرح نرودھ کا استعمال بھی ناجائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ عزل اور نرودھ دونوں سے ایک ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

عزل کے بارے میں شرعی حکم

اس حقیر سراپا تقصیر نے خاص غبارے کے جواز و عدم جواز کے متعلق علماء اہلسنت کا موقف جاننے کیلئے بہت سے موجودہ اکابر علماء کرام سے ملاقاتیں کیں اور اس سلسلے میں اپنی ادنیٰ سی معلومات کو علماء کی بارگاہ میں بھی پیش کیا۔ ان سب کا حاصل یہ ہے کہ ناچیز نے نرودھ کے استعمال کے سلسلے میں علماء اہلسنت کی مختلف رائے پائیں، بعض اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں اور بعض مکروہ ہونے کے۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ نرودھ دور حاضرہ کی نئی ایجاد ہے اور ناچیز کی ناقص معلومات کے مطابق ابھی تک غبارے کے استعمال کے جواز و عدم جواز پر کوئی اجماعی بحث نہیں ہوئی ہے نہ علماء

کرام نے ابھی تک کوئی واضح حکم شرع بیان کیا ہے اور نہ ہی اس متعلق کسی معتمد عالم اہلسنت کا کوئی فتویٰ نظر نواز ہوا۔

فقیر راقم الحروف نے اپنے طور پر جو تحقیق کی اس میں یہ پایا کہ مسئلہ عزل میں حنفیہ' مالکیہ' شافعیہ کے درمیان اختلاف ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ آزاد عورت (یعنی بیوی) سے عزل بغیر اس کی اجازت کے مکروہ جانتے ہیں اور لونڈی (اب اس دور میں لونڈی کا رواج نہیں) سے بغیر کراہت کے جائز خیال کرتے ہیں اور شافعیہ بغیر کسی کراہت کے بلاامتیاز جائز قرار دیتے ہیں مگر یہ کہ اولاد سے بچنے کی غرض سے ہو تو اس وقت یہ ان کے نزدیک بھی مکروہ ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو بخاری میں بایں الفاظ مروی ہے۔ "کما نعزل والقرآن ینزل"

احادیث وفقہ کی مستند کتابوں میں یہ نقل ہے کہ عزل اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر نہیں کرسکتا کہ مکروہ (مکروہ تحریمی) ہے۔

امام عبدالرزاق اور بیہقی حضرت ابن عباس سے اور امام ترمذی حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہم سے روایت لائے ہیں کہ

نھی عن عزل الحرۃ الا باذنھا۔

(بیہقی' ترمذی ج ا' باب ۳۷۷' حدیث ۱۱۳۴' ص ۵۸۳)

ترجمہ آزاد عورت (یعنی بیوی) سے بغیر اس کی اجازت کے عزل منع ہے۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعزل عن الحرۃ الا باذنھا۔

(ابن ماجہ ج ا' باب ۶۱۸' حدیث ۱۹۹۷)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت (بیوی) سے بغیر اس کی اجازت کے عزل کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لا یعزل الرجل المراۃ الحرۃ الا باذنھا۔

(مؤطا امام مالک' ج ۲' باب ۳۴' حدیث ۱۰۰)

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت سے جماع سے پہلے عزل کرنے یا غبارے کے استعمال کی اجازت ضروری ہے۔ مذہب حنفیہ کی بنا اس وجہ عقلی بھی پر ہے کہ جماع دراصل بیوی کا شوہر پر حق ہے اور بظاہر جماع وہ ہی مانا جاتا ہے جس میں عزل نہ ہو' لہٰذا اگر اس کے خلاف یعنی عزل کی صورت مطلوب ہو تو صاحب حق (یعنی اپنی بیوی) سے عزل کی اجازت طلب کرنی ضروری ہے اور اگر بیوی عزل سے یا موجودہ دور میں نرودھ کے استعمال سے منع کر دے تو پھر اسے استعمال میں نہیں لا سکتا۔

ابھی آپ یہ پڑھ چکے کہ عزل ناجائز نہیں۔ لیکن تصویر کا ایک دوسرا رخ اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ یہ صحیح ہے اللہ کے رسول ﷺ نے عزل سے منع نہ فرمایا لیکن اسے آپ نے پسند نہ فرمایا اور نہ ہی اسے اچھا سمجھا' بلکہ بچوں کی کثرت کو آپ نے پسند فرمایا۔ آیئے اب ان حدیثوں کو دیکھیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عزل ناپسندیدہ فعل ہے۔

جو آنا ہے آ کر رہے گا

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لو ان شیا اخذ اللہ میثاقہ استودع صخرۃ لخرج۔ (مسند امام اعظم باب ۱۲۷)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے ظہور کا عہد کیا تو پتھر میں چھپی چھپائی ہے تو وہ ضرور نکل کر رہے گی۔

حضرت امام احمد' حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے مرفوع حدیث لائے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

''اگر تو اس پانی کو جس سے بچہ پیدا ہوتا کسی چیز پر ڈال دے تو اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں سے بھی بچہ پیدا کر دے گا''۔ (مسند امام احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''ہمیں کچھ قیدی عورتیں ہاتھ آئی جنہیں غلام بنالیا گیا تو ہم ان سے عزل کیا کرتے تھے' ہم نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

اوانکم لتفعلون ما من نسمة کائنة الی یوم القیامة الا هی کائنة۔

(بخاری ج ۳' حدیث ۲۹۴' مؤطا امام مالک ج ۲' باب ۳۴' ترمذی ج ۱' حدیث ۱۱۳۵' ابوداؤد ج ۲' حدیث ۴۰۳' ابن ماجہ ج ۱' حدیث ۶۱۸)

ترجمہ تم عزل کرتے ہو! ایسی روح نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آ کر رہے گی۔

حضرت امام نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عن عبداللہ بن عمر انه کان لایعزل و کان یکره العزل۔

(مؤطا امام مالک ج ۲' باب ۳۴' حدیث ۹۸)

ان تمام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عزل (اور اس دور میں نرودھ) ناپسندیدہ' فضول بے کار و لغو فعل ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بہت سے واقعات کا ثبوت ملتا ہے کہ بچے کی پیدائش روکنے کیلئے کئی احتیاطیں برتیں گئی' سینکڑوں تدبیریں استعمال میں لائی گئیں لیکن ساری کی ساری تدبیریں الٹی ثابت ہوئیں' استقرار حمل ہوا اور بچے کی پیدائش بھی عمل میں آئی۔

جو مقدر میں ہے ضرور ملے گا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ان رجلاً اتی رسول الله ﷺ فقال ان لی جاریة هی خادمتنا وانا اطوف علیها واکره ان تحمل فقال اعزل عنها ان شئت فانه سیاتیها ما قدر لها فلبث الرجل ثم اتاه فقال ان الجاریة قد حبلت فقال قد اخبرتك انه سیاتیها ما قدر لها۔ (ابوداؤد ج ۲ حدیث ۴۰۶، مشکوٰۃ ج ۲ حدیث ۳۰۴۷)

ترجمہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ ''یا رسول اللہ ﷺ میری ایک باندی ہے جس سے میں صحبت کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو اس لئے میں عزل کرتا ہوں''۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''تو چاہے تو عزل کر لینا لیکن وہ ضرور آئے گا جو اس کے مقدر میں فرما دیا گیا''۔ کچھ عرصے بعد وہ شخص حاضر بارگاہ ہوا اور عرض گزار ہوا۔ ''یا رسول اللہ ﷺ! میری باندی تو حاملہ ہو گئی''۔ ارشاد فرمایا۔ ''میں نے تو کہہ دیا تھا کہ جو کچھ اس کے مقدر میں ہے وہ اسے ضرور ملے گا''۔

اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اگر مقدر میں بچہ ہو تو انسان پھر کتنی ہی تدبیریں کرے اسے دنیا میں آنے سے نہیں روک سکتا۔ اطبا کا کہنا ہے کہ مرد کی منی کے ایک قطرے میں لاکھوں بچے پیدا کرنے والے اجزاء (کرم تولید) ہوتے ہیں۔ جب کوئی مرد مباشرت کرتا ہے تو اس کے عضو تناسل سے کچھ منی چمٹی رہ جاتی ہے جس میں یہ کیڑے بھی موجود رہتے ہیں۔ اب اگر دوبارہ بغیر نرودھ استعمال کئے ہوئے جماع کیا تو چاہے انزال نہ ہو یا عزل کرلے لیکن وہ پہلے کے چمٹے ہوئے کچھ کیڑے عورت کے رحم میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے بھی حمل قرار پا جاتا ہے۔ اور انسان کی ساری تدبیریں یا یہ عزل کا طریقہ ناکام ہو کر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا تر یہی ہے کہ عزل یا نرودھ کا استعمال نہ کرے کہ یہی اولیٰ و افضل ہے۔

مسلم شریف و ابن ماجہ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

ذالك الواد الخفی۔

(مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ ج ۲ حدیث ۳۰۵۱ ابن ماجہ ج ۱ حدیث ۲۸۲)

ترجمہ عزل کرنا ایک چھوٹی قسم کا بچے کو زندہ زمین میں گاڑ دینا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ "فتاویٰ رضویہ" میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی شدید شریعت میں قابل قبول ضرورت کے سبب ہو تو حرج نہیں ورنہ سخت بُرا و ناپسندیدہ ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف آخر، ص ۲۹۸)

اطباء کی تحقیق

بعض حکماء نے لکھا ہے کہ

"حمل نہ ٹھہرے اس کیلئے سب سے زیادہ اچھا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ عورت کے حیض کے ایام شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے اور عورت حیض سے جس روز پاک ہو جائے اس کے ایک ہفتہ بعد تک، اس درمیان جماع کرنے سے حمل نہیں ٹھہرتا اور یہ دن نہایت ہی محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ ان دنوں میں عورت کی منی میں حیضہ یعنی بچہ پیدا کرنے والے انڈے (Voa) جنہیں کہا جاتا ہے وہ نہیں ہوتے جس کی وجہ سے حمل نہ ٹھہرنے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

(واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم)

اولاد کے قاتل

بچے کی پیدائش کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کیلئے مرد کا نس بندی کرانا اور عورت کا آپریشن کرالینا، یا ایسی دوا کا استعمال کرنا جس سے بچوں کی پیدائش ہمیشہ

کیلئے بند ہو جائے اسلام میں سخت نا جائز و حرام و سخت گناہ ہے۔

آج کل لوگوں میں یہ خیال عام طور پر پایا جا رہا ہے کہ زیادہ بچے ہوں گے تو کھانے پینے کی قلت ہو گی، خرچے بڑھیں گے، رہنے کیلئے جگہ کی کمی ہو گی، وغیرہ وغیرہ

افسوس! یہ خیالات صرف کافر و مشرک قوموں کے نہیں بلکہ ان میں جدید الخیال مسلمانوں کی اکثریت بھی شامل ہے۔ یقیناً ایسے خیالات شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا کسی طرح جائز نہیں۔ بھلا انسان کی حیثیت ہی کیا ہے کہ وہ کسی کو کھلائے اور کسی پرورش کرے، بیشک حقیقی رزاق اور پالنے والا خالق باری تعالیٰ ہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ انسان اپنی ساری تدبیریں مکمل کر لیتا ہے لیکن چند دنوں کا قحط (سوکھا) انسان کو بھوک مری پر مجبور کر دیتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی زیادہ بارش بھی انسان کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے اور ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ حقیقت میں کھلانے اور پرورش کرنے والا صرف اللہ ہے۔

رزق کا ذمہ دار اللہ ہے

رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔ (سورۃ ہود ٦)

ترجمہ اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

(کنز الایمان)

اور ایک دوسرے مقام پر رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۳۱)

ترجمہ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک قتل بڑی خطا ہے۔ (کنز الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا۔

یارسول الله ایّ الذّنب اعظم؟ قال ان تجعل الله ندا وهو خلقك ثم قال ای؟ قال ان تقتل ولدك خشيته ان يأكل معك۔

(بخاری ج ۳' باب ۵۷۶' حدیث ۹۳۹)

ترجمہ یارسول اللہ ﷺ! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا۔ "تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے" پھر عرض کی پھر کون سا"؟ فرمایا۔ "تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی"۔

دیکھا آپ نے اولاد کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ کاش مسلمان اس حدیث پاک سے عبرت حاصل کریں اور نس بندی و آپریشن کے ذریعے اس قتل گیری سے بچیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے زیادہ بچوں کو پسند فرمایا۔

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

تزوجوا فانی مکاثربکم الامم۔ (مسند امام اعظم باب ۱۱۷)

ترجمہ نکاح کرو کیونکہ میں بروز قیامت دوسری امتوں کے مقابل تمہارے زیادہ ہونے پر فخر کروں گا۔

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۵۱۵)

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں وارد ہیں' حق پسند کیلئے اسی قدر کافی و شافی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔



سونوگرافی یا ایکس رے

اس دور میں ہر شخص اپنے آپ کو ترقی یافتہ اور موڈرن کہلوانا زیادہ پسند کرتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ اپنی حرکتوں کے اعتبار سے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کے عرب کے جاہلوں سے بھی بڑھ کر جاہل بلکہ ان سے کچھ معاملوں میں زیادہ ہی بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ عرب میں حضور نبی کریم ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے زمانۂ جاہلیت میں وہاں کے کفار و مشرکین کے یہاں جب کسی لڑکی کی پیدائش ہوتی تو وہ اسے بہت بُرا جانتے اور زندہ اسے زمین میں گاڑ دیتے تھے اور اگر لڑکا پیدا ہوتا تو اس کی پرورش بڑے لاڈ پیار سے کیا کرے تھے۔ بس وہی کام اس دور میں کچھ پڑھے لکھے موڈرن کہلانے والے جاہل کرر ہے ہیں۔ لیکن طریقہ تھوڑا مختلف بنایا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایکس رے (سونوگرافی) کے ذریعے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اگر لڑکی ہو تو اسے ختم کر دیا جاتا ہے یعنی حمل گرا دیتے ہیں اور اگر لڑکا ہو تو اسے بڑی خوشی کے ساتھ جنتے ہیں۔

کس قدر ظالم ہیں وہ عورتیں جو ایک ننھی سی جان کو دنیا میں آنکھ کھولنے سے پہلے ہی موت کی نیند سلا دیتی ہیں۔ ان عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی سینکڑوں لعنتیں جو خود ایک عورت ہو کر اپنے جیسی ایک جنس کو قتل کرتی ہیں۔ کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے کافروں و

مشرکوں کی پیروی نہیں؟ کیا یہ ایک صاف کھلا ہوا قتل نہیں؟ ایسی عورتیں یقیناً ماں کے رشتے پر ایک بدنما داغ ہیں جو اپنے پیٹ میں پروان چڑھ رہی اولاد کو صرف اس بات کی سزا دیتی ہیں کہ وہ ایک لڑکی ہے۔ کیا وہ ایک لمحے کیلئے بھی یہ سوچنے کیلئے تیار نہیں کہ وہ بھی تو پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں تھی اگر اس کی ماں اسے بھی پیٹ میں ہی ختم کر دیتی جس طرح آج وہ بڑی آسانی سے اپنی اولاد کو قتل کر رہی ہے تو کیا وہ آج اس دنیا میں موجود ہوتی؟

تباہ و برباد قاتل اولاد

اللہ تبارک وتعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔ (سورۃ الانعام ۱۴۱)

ترجمہ بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے۔

(کنز الایمان)

شب معراج مشاہدہ نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ''الاسراءُ المعراج'' میں (جو آپ کی تصنیف بتائی جاتی ہے) نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''معراج کی شب میں نے جہنم میں درختوں میں لٹکی ہوئی عورتیں دیکھیں کہ ان پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جاتا تو ان کا گوشت جھلس جاتا اور ٹکڑوں میں گر پڑتا' میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون عورتیں ہیں؟ تو جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا۔ ''یارسول اللہ ﷺ! یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو کھانے پینے اور ان کی پرورش وتربیت کے خوف کی وجہ سے دوائیں پی کر اپنی اولاد کو مار ڈالتی تھی''۔

(الاسراءالمعراج (اُردو ترجمہ) ص ۲۳)

سب سے بڑا گناہ اولاد کو قتل کرنا

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان تجعل لله ندا وهو خلقك ثم ان تقتل ولدك خشيه ان ياكل معك۔ (بخاری ج ۳، باب ۵۷۶، حدیث ۹۳۹)

ترجمہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے پھر اس کے بعد کا گناہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کو کھانے پینے کے خوف سے قتل کیا جائے۔

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں غیر مہذب قوموں میں بھی انسان کا قتل کرنا، اس کی جان لینا شدید جرم قرار دیا جاتا ہے اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس لئے کہ قاتل حقیقت میں سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لے کر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے۔ قتل میں جوان، بوڑھا حتیٰ کہ دو دن کا بچہ سب برابر۔ تو پھر رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال جو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر عالم انسانیت کیلئے نفع بخش ہو سکتا ہو اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، زمین میں دفن یا جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا کس اصول کے مطابق مجرم اور قاتل نہ قرار دیا جائے؟

یوم قیامت جہنم رسید

بعض بزرگوں نے روایت بیان کی ہے کہ

"بروز محشر کچھ ایسے مرد اور عورتیں ہوں گی جن کے اعمال اچھے ہو گے لہٰذا انہیں جنت میں جانے کی خوشخبری سنائی جائے گی۔ جب یہ لوگ جنت میں خوشی خوشی جا

رہے ہو گے تبھی کچھ سر کٹے بچے وہاں پہنچیں گے جن کے صرف دھڑ ہوں گے سر نہ ہوگا۔ ان کے دھڑوں سے آواز آئے گی۔ ''اے اللہ! ہمیں انصاف عطا فرما''۔ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ ''کہو آج انصاف کا ہی دن ہے''۔ وہ عرض کریں گے۔ ''اے مالک ومولیٰ جنت میں جانے والے ہمارے ماں باپ ہیں اور ہمیں ان سے تکلیف پہنچی ہے''۔ وہ مرد وعورت حیرت سے کہیں گے۔ ''تمہیں تو ہم جانتے بھی نہیں تم دنیا میں ہماری اولاد نہیں تھے''۔ وہ سر کٹے بچے جواب دیں گے۔ ''ہاں تم ہمیں پہچان بھی نہیں سکتے کیونکہ تم نے ہمیں دیکھا ہی نہیں، ہم وہی ہیں جنہیں تم نے دنیا میں آنے سے پہلے ہی مار ڈالا تھا اور حمل گرا کر ہماری یہ حالت کر دی''۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ ''کہو تم کیا چاہتے ہو''۔ وہ عرض کریں گے۔ ''اے مولیٰ ہم نے انہیں معاف نہ کیا! کیا تو انہیں جنت میں داخل فرمائے گا جنہوں نے ہمیں اس حال کو پہنچایا''۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرد وعورت کو جہنم میں داخل فرمائے گا اور ان سر کٹے بچوں کو درست فرما کر جنت میں داخل فرما دے گا۔

اس روایت سے وہ فیشن پرست عورتیں نصیحت حاصل کریں جو جان بوجھ کر حمل گرا دیتی ہیں۔ ہاں! ہاں! ابھی تو یہاں دنیا میں من مانی کر لو۔ لیکن یاد رہے انصاف ضرور ہونا ہے اور ایسی عدالت میں جہاں نہ کوئی رشوت کام آئے گی اور نہ ہی کسی وکیل کی جرح۔ وہ اللہ رب العزت کی عدالت ہے جہاں ناانصافی نہیں ہوتی۔



اولاد کا بیان

ہم پچھلے اوراق میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو بچوں سے بہت زیادہ محبت تھی۔ لیکن اس دور میں کچھ عورتیں بچوں سے کتراتی ہیں۔ کچھ کم فہم عورتوں کا خیال ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے اور وہ موٹی بھدی ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ بچے کی پیدائش کو ٹالتے رہتی ہے یا پھر صفائی کروا کر حمل ضائع کر دیتی ہے۔ اس قسم کی باتیں شیطانی وسوسے اور جاہلانہ خیالات کے سوا کچھ نہیں۔

حمل کی تکلیف کا اجر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جو حاملہ (پیٹ والی) عورت حمل کی تکلیف کو برداشت کرتی ہے اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ثواب ملتا ہے اور جب اسے بچہ پیدا کرنے کا درد ہوتا ہے تو ہر درد کے بدلے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے"۔

(غنیۃ الطالبین باب ۵)

اولاد جنت کی خوشبو ہے

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سوداء ولود احب الی من حسناء عاقر۔

(مسند امام اعظم باب ۱۲۰' کیمیائے سعادت)

ترجمہ مجھے کالی عورت پسند ہے جو بچے پیدا کریں ایسی خوبصورت عورت سے جو بچے پیدا نہ کریں۔

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے''۔ (مکاشفۃ القلوب)

گویا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے بچے پیدا کرنے کو عیب سمجھتے ہیں وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہیں۔

اولاد نہ ہونے کی وجوہات

کچھ لوگوں کو اولاد نہیں ہوتی اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً

اللہ تعالیٰ کی مرضی ہی نہ ہو کہ اولاد ہو۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُورَ۔ اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَّيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيمًا اِنَّهٗ عَلِيمٌ قَدِيرٌ۔

(سورۃ شوریٰ ۴۹' ۵۰)

ترجمہ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے' جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بے اولاد رکھے۔ بیشک وہ علم وقدرت والا ہے۔ (کنز الایمان)

حضور اکرم ﷺ کی کل گیارہ ازواج مطہرات تھیں لیکن آپ کو اولاد صرف دو بیویوں سے ہی ہوئیں، باقی ازواج سے آپ کو کوئی اولاد نہ ہوئی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی۔ یہ نہیں کہ معاذ اللہ، حضور ﷺ کی دوسری ازواج میں کوئی نقص تھا یا معاذ اللہ، نبی کریم ﷺ میں کوئی کمی تھی۔ جیسا کہ بعض بد دینوں کا عقیدہ ہے۔

چالیس جنتی مردوں کی قوت

حضرت امام ابوالفضل قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

''حضور ﷺ کو قوت مردانہ تیس مردوں کے برابر عطا کی گئی تھی اور حضرت امام طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو چالیس جنتی نوجوانوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی''۔ (شفاء شریف ج ۱، باب ۲، فصل ۸)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اولاد سے نوازنے والا حقیقت میں اللہ رب العزت ہی ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہے عطا نہیں فرماتا اور یقیناً اس کے محروم رکھنے میں بھی سینکڑوں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں حالانکہ بعض اوقات انسان اللہ تعالیٰ کے محروم رکھنے کو برا جانتا ہے اور شکوہ کرتا ہے لیکن اس میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں اسے وہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ اگر وہ کسی کو اولاد عطا کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے اور اللہ اگر کسی کو اولاد دینا چاہے تو وہ جب چاہے اور جس عمر میں چاہے عطا فرما دے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ اس کی دلیل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو اولاد (حضرت اسحٰق علیہ السلام) سے نوازا تو اس وقت حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ۱۲۰ سال، اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹۹ سال تھی۔

بچہ نہ ہونے کے اسباب

1) بچہ نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مرد کی منی میں بچہ پیدا کرنے والے اجزاء (کرمہائے تولید) ہی نہ ہوں یا پھر کمزور ہوں۔

2) بچپن یا جوانی کی غلطیوں کی وجہ سے نامرد ہو چکا ہو۔

3) عورت کی بچہ دانی میں اولاد پیدا کرنے والے انڈے (Ova) نہ ہوں۔

4) عورت کی بچہ دانی کا منہ بند ہو۔

غرض کہ اس طرح کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے اولاد کی پیدائش میں رکاوٹ ہو سکتی ہے۔

بانجھ کون عورت یا مرد؟

اگر میاں بیوی دونوں صحت مند ہوں تو دو سال کے اندر پہلا حمل قرار پا جاتا ہے۔ اکثر گھروں میں جب چار، پانچ سال گزر جانے پر بھی عورت حاملہ نہ ہو تو گھر کی بوڑھی عورتیں عورت کو بانجھ سمجھنے لگتی ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ عوتیں لیڈی ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتی ہیں۔

استقرار حمل کیلئے جہاں عورت کا جنسی طور پر صحتمند ہونا ضروری ہے۔ دوسری طرف مرد کے مادہ تولید میں کرموں کا قوی اور مناسب مقدار میں ہونا بھی لازم ہے۔ مرد کے ایک انزال میں مادہ تولید تقریباً پانچ سی۔ سی (اسی قطرے) ہونا چاہیے۔ اگر اس میں بیس فیصدی تک کمی ہو تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن بیس فیصد سے زائد کمی ہو یا کسی قسم کی خرابی ہو تو حمل قرار نہیں پائے گا۔ مرد کے مادہ تولید میں اس کمی کا پتہ ڈاکٹری جانچ سے چلتا ہے۔

ہزاروں میں ایک دو عورتیں پیدائشی بانجھ ہوتی ہیں ان کو شروع سے ہی حیض برائے نام ایک آدھ دھبہ کے طور پر تا ہے اور ان کا رحم بھی بس برائے نام ہوتا ہے۔ کوئی بھی عورت ہو اگر اسے شروع ہی سے حیض کا خون ہر ماہ اپنے مقررہ ایام پر بغیر کسی تکلیف کے آتا ہے اور کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دنوں تک جاری رہتا ہے تو ایسی عورت کو بانجھ نہیں کہا جا سکتا۔ بچہ نہ ہونے کی وجہ اور کوئی دوسری ہو سکتی ہے ایسی صورت میں مرد میں بھی کمی کے امکانات ہو سکتے ہیں لہٰذا مرد و عورت کو اپنا کسی اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ کرانا چاہیے۔

اگر چیک اپ کے بعد مرد و عورت میں کسی قسم کی کوئی خرابی کا پتہ نہ چلے تو پھر اسے مشیت الٰہی سمجھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اولاد کیلئے دعا کرتے رہنا چاہیے۔

اولاد ہوگی یا نہیں؟

اکثر بے اولاد، اولاد کی خواہش میں بڑی بڑی رقمیں خرچ کر دیتے ہیں، اس سے قبل کہ دواؤں پر روپے خرچ کئے جائیں اطمینان ضروری ہے۔ اس کیلئے ہم یہاں ایک عمل لکھ رہے ہیں جس سے ان شاء اللہ پتہ چل جائے گا کہ اولاد ہوگی یا نہیں۔

عمل عورت کو چاہیے کہ جمعرات کو روزہ رکھے، افطار کے وقت اتنا دودھ لے جو پیٹ بھر پی سکے، پھر سات بار "سورۃ مزمل" پڑھ کر دودھ پر دم کرے۔ (سورۃ مزمل قرآن کریم کے انتیسویں پارے میں ہے) بہتر یہ ہے کہ خود پڑھے اگر (معاذ اللہ) پڑھنا نہیں جانتی ہو یا صحیح نہ پڑھ سکتی ہو تو کسی سنی عالم یا حافظ سے پڑھوا کر دم کروا لے پھر اسی دودھ سے روزہ افطار کرے۔

اگر دودھ ہضم ہو گیا تو ان شاء اللہ اولاد ہوگی، اور اگر (اللہ نہ کرے) دودھ ہضم نہ ہوا تو پھر صبر کرے۔ یعنی اولاد نہ ہوگی۔ لیکن مایوس پھر بھی نہ ہو کہ مایوسی مسلمان کا کام نہیں۔ اللہ سے امید لگائے رہے اور نیک اعمال کی کثرت کرتی رہے۔ بیشک اللہ

تعالیٰ قادر مطلق و بڑا بے نیاز ہے کہ کسی عمل سے راضی ہو کر اولاد کی خوشی عطا فرما دے۔

(شمع شبستان رضا ج ۱ ص ۳۱)

اولاد ہونے کیلئے عمل

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

"ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے گھر اولاد نہیں ہوتی"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تو انڈے کھایا کر"۔

حکماو اطبا کا اتفاق ہے کہ کرمہائے تولید کی تعداد انڈے کھانے سے بڑھ جاتی ہے' اس صحابی کے مادہ تولید میں کرم تولید کی تعداد کم تھی جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی جانچ کے معلوم کر لی۔ سبحان اللہ یہی تو علم غیب ہے۔

عملیات

1) جس عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو یا حمل نہ رہتا ہو تو چاہیے کہ وہ سات دن لگاتار روزے رکھے اور افطار کے وقت ایک گلاس پانی لے کر "المصور" اکیس بار پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے۔ ان شاء اللہ سات روز نہ گزرنے پائیں گے کہ حمل قرار پا جائے گا اور فرزند پیدا ہوگا۔ (وظائف رضویہ ص ۲۱۴)

2) جو کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے "المتکبر" دس بار پڑھے پھر اس کے بعد صحبت کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے فرزند عنایت فرمائے گا۔

(وظائف رضویہ ص ۲۱۴)

3) اچھے قسم کا ایک انار لے کر اس کے چار ٹکڑے کریں ہر ٹکڑے پر "سورۃ یٰسین" پڑھے اور اس پر دم کرتا جائے۔ اس کے بعد پھر کشمش اور پاؤ بھر بھنے ہوئے چندے

لے کر فاتحہ دیں اور کشمش اور چنے بچوں میں تقسیم کر دیں اور انار کا ایک ٹکڑا مرد کھائے اور ایک عورت کھائے۔ شب کو مباشرت کریں۔ صبح بچے ہوئے دو ٹکڑے دونوں مرد و عورت کھالیں اور غسل کر کے نماز فجر ادا کریں۔ اس عمل سے ان شاء اللہ اولاد ضرور ہو گی۔ (شمع شبستان رضا ج ۱ ص ۳۰)

ان شاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہو گا

اگر کسی کو صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو اس حالت میں لڑکے کی خواہش اور شدید ہو جاتی ہے پھر کچھ لوگ ایسی حالت میں لڑکے کیلئے روپے پانی کی طرح بہاتے ہیں یہاں تک کہ کچھ کم عقل جادو ٹونے اور گندے علاج سے بھی باز نہیں آتے۔

ہم یہاں چند ایسے عملیات تحریر کر رہے ہیں جو فائدہ مند و سو فیصد کامیاب ہے۔ ان شاء اللہ اس سے فائدہ ضرور ہو گا۔ لیکن یاد رہے یہ عمل تب ہی کرے جب لڑکا نہ ہو اور بہت زیادہ لڑکیاں ہوں۔

عملیات

1) کچے سوتی دھاگے کے سات تار لے پھر ہر تار عورت کی پیشانی کے بال سے پاؤں کی انگلیوں تک ناپ لے، اب ساتوں دھاگوں کو ملا کر ان پر گیارہ مرتبہ ''آیت الکرسی'' اس طرح پڑھے کہ ہر ایک بار ایک گرہ (گانٹھ) لگاتا جائے اور دم کرتا جائے، گیارہ گٹھان باندھنے کہ بعد ان دھاگوں کو عورت کی کمر پر باندھ دے۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے ہر گز نہ کھولیں یہاں تک کہ غسل کے وقت بھی جدا نہ کرے۔ جب حمل ظاہر ہو تو گھر کی پکائی ہوئی سفید چیز پر جیسے میٹھا حلوہ، پیڑے، برفی وغیرہ پر حضور سیدنا غوث اعظم و حضرت خواجہ غریب نواز اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہم کی فاتحہ دلائے اور دو رکعت نفل نماز ادا کرے، پھر کھڑے ہو کر بغداد شریف کی طرف منہ

کر کے دعا کرے۔ ''یا حضور غوث اعظم! مجھے لڑکا ہوا تو حضور (غوث اعظم) کی غلامی میں دے دوں گا اور اس کا نام غلام محی الدین رکھوں گا''۔ اس کے بعد یقین رکھے کہ لڑکا ہی ہوگا۔ ان شاء اللہ جب لڑکا ہو تو وہ دھاگے ماں کی کمر سے کھول کر بچے کے گلے میں ڈال دے، بچے کی ہر سالگرہ پر ایک روپیہ ایک ڈبے میں ڈالتے رہیں جب بچہ گیارہ سال کا ہو جائے تو ان گیارہ روپیوں کی شیرینی یا اس میں جتنا چاہے اور روپے ملا کر نیاز دلائے اور ان دھاگوں کو کسی محفوظ جگہ دفن کر دے۔

(شمع شبستان رضا ج ۱ ص ۲۶)

2) ''فتاویٰ شمس الدین بخاری'' میں ہے۔ حضرت ابو شعیب حرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام عطا رحمۃ اللہ علیہ (جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد ہیں) سے روایت کیا ہے کہ ''جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنی عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے۔

ان کان ذکراً فقد سمیتہ محمداً

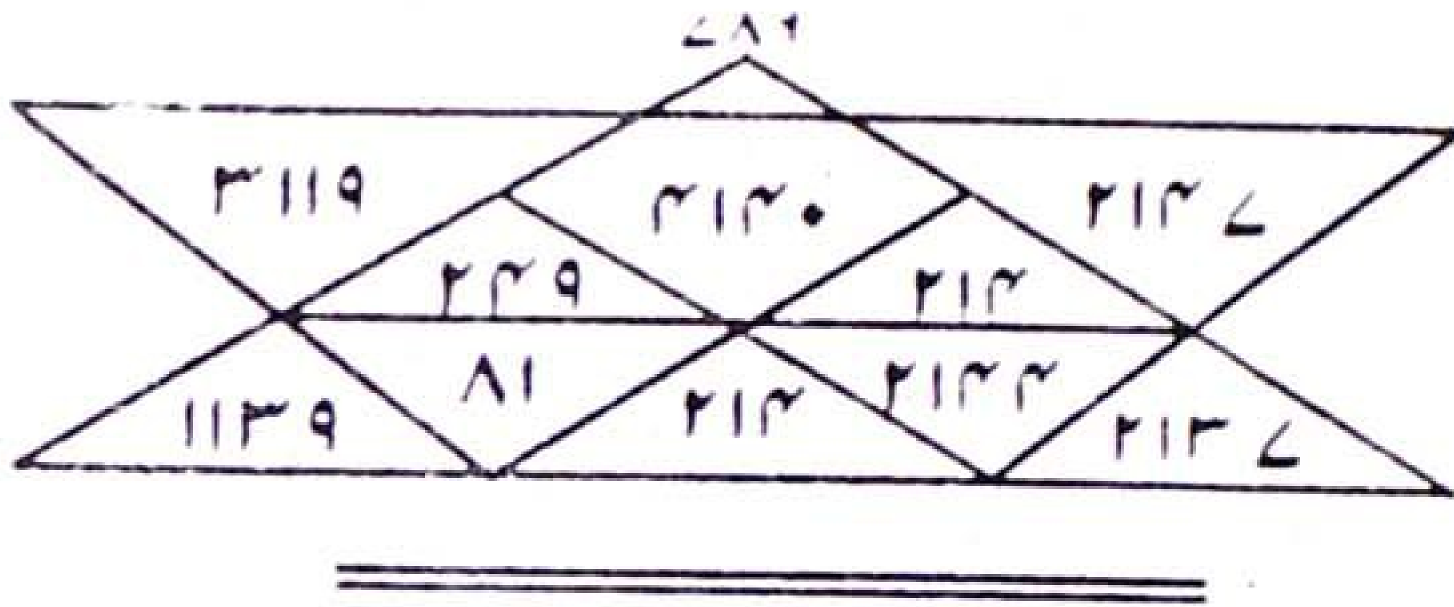
ترجمہ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام ''محمد'' رکھا۔

جب لڑکا پیدا ہو جائے تو اس کا نام ''محمد'' رکھے۔ (احکام شریعت ج ۱ ص ۸۳)

3) حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔ ''جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر اس کا شوہر ستر بار انگلی سے گول دائرہ بنائے ہر دائرہ کے ساتھ ''یا متین'' کہے۔ (القول الجمیل ص ۱۴۸)

4) جو عورت حاملہ ہو اس کے پیٹ پر صبح کے وقت اس کا شوہر انیس مرتبہ ''المبدی'' شہادت کی انگلی سے لکھے تو بفضلہٖ تعالیٰ حمل گرنے کا خوف جاتا رہے گا۔ اور جس کا حمل دیر تک رہے یعنی نو مہینے سے زیادہ گزر جائے تو اس عورت کے پیٹ پر لکھنے سے جلد لڑکا پیدا ہوگا۔ (وظائف رضویہ ص ۲۲۰)

5) اس نقش کو زعفران سے لکھ کر حاملہ عورت اپنے پاس رکھے یا کمر میں باندھے‘ ان شاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ نقش یہ ہے۔



حمل کی حفاظت کے عملیات

1) اگر کسی عورت کے کچے حمل گر جاتے ہیں تو کچھ کالی مرچ اور اجوائن لے کر اور اس پر ستر مرتبہ یہ آیت کریمہ

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ (پارہ ۱۸ سورۃ مومنون آیت ۱۴)

پڑھے پھر ’’سورۃ کافرون‘‘ اور ’’سورۃ مزمل‘‘ سات بار اور ’’سورۃ الم نشرح‘‘ گیارہ بار پڑھے‘ اب ان کالی مرچوں اور اجوائن پر دم کرے۔ سات دانے کالی مرچ کے اور تھوڑی اجوائن عورت کو کھلائیں۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو اس وقت تک ہر روز یہ کالی مرچ اور اجوائن کھاتے رہے۔ ان شاء اللہ بچہ صحیح وسالم پیدا ہوگا۔

(شمع شبستان رضا ج ا ص ۳۳)

2) سات دھاگے کچے لال رنگ لے کر عورت کے قد کے برابر ان دھاگوں کو ناپ لیں پھر اس پر گرہ (گانٹھ) لگاتے جائیں۔ ہر گرہ پر یہ آیت کریمہ

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَاتَكُ فِيْ

ضَیۡقٍ مِّمَّا یَمۡکُرُوۡنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ۔ (القول الجمیل ص ۱۴۶ شمع شبستان رضا ج ۲ ص ۵۴)

پڑھ کر دم کرے اس طرح نو گانٹھ باندھے (اس طرح یہ آیت کریمہ نو مرتبہ پڑھی جائے گی) اس کے بعد عورت کے پیٹ پر یہ دھاگہ باندھے۔ بچہ پیدا ہونے سے کچھ گھنٹوں پہلے یہ کھول دے۔

حمل کے دوران اچھے کام

جب عورت حاملہ ہو تو اسے چاہیے کہ ان دنوں بیہودہ فضول باتوں، جھوٹ، غیبت، وغیرہ سے بالخصوص بچے۔ اچھی دینی گفتگو کرے۔ کھانے پینے پر زیادہ دھیان دے ایسی غذائیں استعمال کریں جو طاقت بخش ہوں۔ زیادہ سے زیادہ خوش رہے، نماز کی پابندی کرے، قرآن کریم کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرتی رہے۔ جس قدر ممکن ہو چلتے پھرتے خوب درود شریف کا ورد زبان پر جاری ہو۔ ان سب باتوں کا بچے پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہماری اس بات کی روشن دلیل ہے۔ حضور غوث اعظم جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک میں تھے تو وہ گھر کے کاموں کے دوران قرآن کریم کی آیتیں پڑھتی رہتی تھیں۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی سن کر یاد کرلیا کرتے تھے۔ جب آپ کی والدہ ۱۴ پارے پڑھ چکی تھی تب ہی آپ کی ولادت ہوگئی۔ چنانچہ ۱۴ پاروں کے مادرزاد حافظ تھے باقی ۱۶ پارے آپ نے بعد میں اپنے استاد سے پڑھے۔ یہ ہمارے غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ایک ادنیٰ سی کرامت ہے۔ ویسے تو آج ایسی کرامت کا ظہور ہونا مشکل نظر آتا ہے لیکن اس واقعہ میں ہمارے لئے یہ سبق ضرور ہے کہ ماں کو چاہیے کہ فرمانبردار، نیک سیرت اور ذہین اولاد حاصل کرنے کیلئے خود بھی نیک اور پرہیزگار بنے، کیونکہ ماں کی نیکی کا اولاد پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

حمل کے دوران مباشرت

عورت جب حاملہ ہو تو اس حالت میں جماع کرنے کی شریعت میں ممانعت نہیں بلا کراہت جائز ہے۔ لیکن اطباء کے نزدیک جماع نہ کرنا بہتر ہے کہ اس سے نئے حمل ٹھہرنے کا امکان ہے اور پہلے بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان توطاء الحبالے حتى يفعن ما فى بطونهن۔

(مسند امام اعظم باب ۱۳۱)

ترجمہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حاملہ عورتوں سے مباشرت کی جائے جب تک کہ وہ پیدا نہ کرلیں اپنے پیٹ کے بچے۔

فائدہ

اس حدیث میں حاملہ عورتوں سے مراد جہاد میں قید کی گئی باندیاں ہیں، کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے دوسرے طریق سے اور روایت ہے جس میں "حبالی" کے ساتھ "من السبی" کی بھی قید ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد قید کی گئی عورتیں ہیں یہ حکم اپنی بیوی کیلئے نہیں۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ "وہ عورت جس کا حمل زنا سے ہو اس سے صحبت جائز نہیں۔ لیکن جس کا شوہر خود (اس کا زانی ہو) اس کے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بچہ کی پیدائش کے بعد کیا مباشرت جائز ہے؟

بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک بچہ دودھ پیتا ہے ان دنوں بھی اطباء حضرات عورت سے جماع کرنے سے منع کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک دودھ پیتے بچے کی

موجودگی میں بیوی سے جماع کرنے سے بچے کو نقصان ہے۔ وہ اس طرح کہ بچے کی پیدائش کے بعد اگر عورت سے مباشرت کی جائے تو عورت کا دودھ خراب ہو جاتا ہے جس کو پینے سے بچے کی صحت پر اثر پڑتا ہے ویسے بھی شریعت اسلامی ہمیں ایسی چیزیں اختیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے جو ہمارے لئے ہی فائدہ مند ہوں اور ان چیزوں سے منع کرتی ہے جس میں ہمارے لئے ہی نقصان ہو۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

لاتقتلوا اولادكم سرافو الذی نفسی بیده ان الغیل لیذرك الفارس علی ظهر فرسه حتی یصرعه۔

(ابوداؤد ج ۳' باب ۱۹۸' حدیث ۴۸۴' ابن ماجہ ج ۱' باب ۶۴۹' حدیث ۲۰۸۳')

ترجمہ "پوشیدہ طور پر اپنی اولاد کو قتل نہ کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دودھ پلانے کے وقت میں بیوی سے صحبت کرنا سوار کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے۔

تحقیق یہ ہے کہ دودھ پلانے کے دوران عورت سے مباشرت جائز ہے۔ اور اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے بطور نصیحت منع فرمایا ہے آپ کا یہ ارشاد ناجائز یا ممانعت کے درجہ میں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت کے دودھ پلانے کی وجہ سے مباشرت ناجائز کر دی جاتی تو یہ مرد کیلئے باعث تکلیف ہوتا۔ کیونکہ عموماً عورت بچے کو دو سال تک دودھ پلاتی ہے اور مرد کا دو سال اپنے آپ کو عورت سے الگ رکھنا مشکل ہے۔ لہٰذا شریعت نے اسے ناجائز نہ قرار دیا جیسا کہ ابن ماجہ و مشکوٰۃ شریف کی دوسری ایک اور حدیث سے ظاہر ہے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

ممانعت نہیں

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

قد اردت ان انھی عن الغیال فاذ الفارس والروم یغیلون فلا یقتلون اولادھم وسمعة۔ (ابن ماجہ ج ۱ باب ۶۴۹ حدیث ۲۰۸۲)

ترجمہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے سے منع کر دوں لیکن اہل فارس و اہل روم بھی اس زمانے میں اپنی بیویوں سے اس حالت میں مباشرت کرتے ہیں تو ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا"۔

اب رہا پہلی حدیث میں فرمان رسول اللہ ﷺ کہ

"دودھ پلانے کے وقت عورت سے مباشرت سوار کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے"۔اس سے یہ ہی مراد لی جائے گی کہ دودھ پلانے کے دوران جماع ناجائز تو نہیں لیکن زیادہ نہ کیا جائے کہ یہ ہی بہتر ہے۔(واللہ اعلم)

آسانی سے ولادت

بچے کی ولادت کے وقت عورت کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔کبھی کبھی کسی کمزور عورت کو اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ عورت کیلئے نا قابل برداشت ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اسی تکلیف کے سبب موت واقع ہو جاتی ہے۔ کچھ عورتوں کا بچہ آدھا باہر اور آدھا اندر ہی رہ جاتا ہے یہ صورت حال بڑی نازک ہوتی ہے ایسے مواقع پر بچے کو زندہ صحیح وسالم نکالنا ڈاکٹروں کیلئے بڑا مشکل ہوتا ہے اور عورت و بچے دونوں کی جان پر بن آتی ہے۔ بعض اوقات عورت کو درد شدت سے ہوتا رہتا ہے لیکن بچہ کی ولادت نہیں ہوتی جسے آپریشن کر کے نکالنا پڑتا ہے۔ہم یہاں چند ایسے عملیات نقل کر رہے ہیں جن کو عمل میں لانے سے ان شاءاللہ آسانی سے بچے کی پیدائش ہوگی۔

عملیات

1) جب عورت کو درد شروع ہو تو "مہر نبوت" اور "نعلین شریف" (حضور

اکرم ﷺ کی جوتی مبارک) کے عکس کے تعویذ کو عورت اپنی مٹھی میں دبا لے یا پھر بازو پر باندھ لے۔ ان شاء اللہ پانچ منٹ میں بچے کی ولادت ہو جائے گی۔

(شمع شبستان رضا ص ۳۴)

2) جب عورت کو بچہ پیدا ہونے کے وقت زیادہ درد ہو رہا ہو اور ولادت میں انتہائی پریشانی ہو رہی ہو تو چاہیے کہ یہ نقش زعفران سے لکھ کر موم جامہ کر کے عورت کی ران پر باندھ دیا جائے اور جیسے ہی بچہ پیدا ہو کھول دیا جائے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے تکلیف ختم ہو جائے گی۔ وہ نقش یہ ہے۔

۳۲۲۲۸۰	۳۲۲۷۱۳	۳۲۲۷۸
۳۲۲۰۷۵	۳۲۲۷۷	۳۲۲۷۹
۳۲۲۰۷۶	۳۰۲۲۸۱	۳۲۲۷۴

3) جس عورت کو بچے کی ولادت پر درد آنا شروع ہو جائے تو کسی پاک کاغذ پر یہ آیت کریمہ لکھے۔

وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ اھیاً اشراھیاً

اور اس کاغذ کو پاک کپڑے میں لپیٹیں اور عورت کی بائیں ران پر باندھے ان شاء اللہ جلد بچہ پیدا ہوگا۔ (القول الجمیل ص ۱۴۶)

بچے کی پیدائش کے بعد کان میں اذان اور گھٹی

جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے پہلے غسل دے پھر اس کے بعد نال کاٹی جائے اور جس قدر جلدی ہو سکے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے، چاہے گھر کا کوئی شخص ہی اذان اور تکبیر کہہ دے یا کوئی عالم دین یا پھر مسجد کا امام کہے۔ حدیث شریف میں ہے جو ایسا کرے تو بچہ بچپن کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ پھر اپنی گود میں بچے کو لٹا کر کھجور یا شہد وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر یا گھلا

کرانگلی سے اس کے منہ میں تالو سے لگادے کہ وہ چاٹ لے۔

کوشش یہ کی جائے کہ بچے کو پہلی گھٹی (کھجور' شہد یا کوئی میٹھی چیز وغیرہ) کوئی نیک شخص اپنے منہ میں چبا کر اپنی زبان سے پہنچائے اور سب سے پہلے جو غذا بچے کے منہ میں پہنچے وہ خرمہ اور کسی بزرگ کے منہ کا لعاب ہو کہ ''تفسیر روح البیان'' میں ہے کہ

''بچے میں پہلی گھٹی دینے والے کا اثر آتا ہے اور اس کے جیسی عادتیں پیدا ہوتی ہیں'' اور یہ سنت بھی ہے حدیث مبارکہ میں ہے۔

''صحابۂ کرام اپنے بچوں کی پیدائش پر حضور اکرم ﷺ کے پاس لاتے تھے اور سرکار اپنا لعب دہن یا دہن مبارک (میں لے کر) کوئی چیز بچے کے منہ میں ڈال دیتے''۔

(حصن حصین ص ۱۶۶' فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف اول' ص ۴۶' اسلامی زندگی ص ۱۱)

امام اہلسنّت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

''بچہ پیدا ہوتے ہی نہلا دھلا کر مزارات اولیائے کرام پر حاضر کیا جائے۔ اس میں برکت ہے' زمانہ اقدس ﷺ میں مولود کو خدمت انور میں حاضر لاتے اور اب مدینہ طیبہ میں روضۂ انور پر لے جاتے ہیں۔ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل النبوت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی حضرت آمنہ والدہ ماجدہ حضور سید عالم ﷺ فرماتی ہیں۔ ''جب حضور ﷺ پیدا ہوئے ایک ابر آیا جس میں گھوڑوں اور پرندوں کے پروں کی آواز آتی تھی وہ میرے پاس سے حضور ﷺ کو لے گیا اور میں نے ایک منادی کو پکارتے سنا۔ طوفوا بمحمد علی مولد النبیین محمد ﷺ کو تمام انبیاء کے مقامات ولادت میں لے جاؤ''۔ ہاں اولیاء کرام کی مزارات طیبہ پر لے جا کر بچہ کے بال اتارنا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ بال گھر پر دور کر کے لے جائیں''۔

(فتاویٰ افریقہ ص ۸۳)

لڑکی کیلئے ناراضگی کیوں؟

کچھ لوگ لڑکیوں کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں اور لڑکیوں کو حقیر و ذلیل جانتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ لڑکی ہو یا لڑکا دونوں کا پیدا کرنے والا اللہ رب العزت ہی ہے۔ لڑکی بھی رب تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اسے خوش دلی سے قبول کرنا چاہیے۔ حدیث پاک میں ہے۔

بیٹی کی پرورش پر جنت

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"جسے لڑکی ہو پھر وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، نہ اس کو ذلیل سمجھے اور نہ لڑکے کو اس پر اہمیت دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا"۔

(ابوداؤد ج ۳، باب ۵۴۸، حدیث ۱۷۰۵)

جنت میں رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من عال جارتین حتی تبلغا جاء یوم القیامة انا وھو ھکذا وضعا بعد۔

(مسلم، احیاء العلوم ج ۲)

ترجمہ جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئی تو میں اور وہ قیامت کے روز اس طرح ہوں گے پھر آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا"

بیٹی، بہن کی پرورش

ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

''جس نے اپنی ایک لڑکی یا بہن کی پرورش کی اور اسے شرعی آداب سکھایا' اس سے پیار محبت سے پیش آیا اور پھر اس کی شادی کر دی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل فرمائے گا''۔ (ابوداؤد ج۳' حدیث ۱۷۰۶' کیمیائے سعادت)

جہنم سے آرام

صحیح بخاری و جامع ترمذی کی ایک حدیث میں ہے کہ

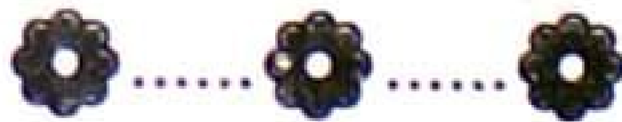
''جو لوگ اپنی لڑکیوں کی پیار و محبت سے پرورش کریں گے تو وہ بچیاں ان کیلئے بروز محشر جہنم سے آڑ بن جائیں گی''۔ (بخاری' ترمذی ج۱' باب ۱۲۷۹' حدیث ۱۹۸۰)

بیٹیوں کو ترجیح دو

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''جب تم اپنے بچوں میں کوئی چیز تقسیم کرو تو لڑکیوں سے شروع کرو کیونکہ لڑکوں کے مقابلہ لڑکیاں والدین سے زیادہ محبت کرنے والی ہوتی ہیں''۔

رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ اپنی لڑکیوں سے محبت کرنا اور ان کی اچھی پرورش کر کے شادی کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے اور رسول پاک ﷺ سے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔



نفاس کا بیان

وہ خون جو عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد آگے کے مقام سے آتا ہے اسے نفاس کا خون کہتے ہیں۔ خون آنے کی کم سے کم مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک لمحے کیلئے بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن ورات ہے۔ چالیس دن رات کے بعد اگر خون آئے تو وہ نفاس نہیں استحاضہ ہے۔ (استحاضہ کا بیان پہلے گزر چکا) (بہار شریعت ج۱ ح۲)

ایک اہم ضروری مسئلہ

عورتوں میں جو یہ مشہور ہے کہ نفاس کا خون آئے یا بند ہو جائے چلہ کر کے (یعنی چالیس دنوں کے بعد) ہی نہاتی ہیں اور جب تک نمازیں قضا کرتی ہیں یہ سخت حرام ہے۔ نفاس کی گنتی اس وقت سے ہوگی جب بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد جس وقت خون بند ہو جائے اگر چالیس دنوں کے اندر پھر نہ آئے تو اسی وقت سے عورت پاک ہو جاتی ہے۔ مثلاً بچہ پیدا ہونے کے بعد صرف ایک منٹ بھر خون آیا پھر نہ آیا تو اسی ایک منٹ تک ناپاکی تھی پھر پاک ہو گئی غسل کر کے نماز پڑھے اور (اگر ماہ رمضان کا مہینہ ہو تو) روزہ بھی رکھے پھر اگر چالیس دنوں کے اندر خون نہ آیا تو یہ نماز روزے سب صحیح ہو گئے اور اگر خون آ گیا تو نماز روزے پھر چھوڑ

دے۔اب پورے چالیس دن یا اس سے کم پر جا کر بند ہوا تو بچے کی پیدائش سے اس وقت تک سب دن نفاس کے سمجھے جائیں گے۔ وہ نمازیں جو پڑھیں سب بیکار ہوگئیں۔ (لیکن نمازوں کی قضا نہیں) اور فرض روزے تھے تو بعد میں قضا رکھے جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹ نصف آخ ص ۱۵۳)

مسئلہ اگر کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کو پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن نفاس کے اور بعد کے استحاضہ کے ہیں۔اسی طرح کسی کو یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے کے کتنے دنوں تک خون آیا تھا تو اس صورت میں چالیس دن' رات نفاس کے اور اس کے بعد کے استحاضہ کے ہیں۔اگر کسی عورت کو تیس دن کی عادت تھی (یعنی اس سے پہلے بچے کی پیدائش پر تیس دن و رات خون آیا تھا) لیکن اس بار چالیس دن' رات آیا تو تیس دن نفاس کے سمجھے اور باقی کے دس دن استحاضہ کے ہیں۔ (بہارشریعت ج ۱' ح ۲' ص ۴۵)

مسئلہ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس نہیں استحاضہ کا ہے۔حمل گرنے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ حمل گرنے کے بعد تو حمل گرنے سے پہلے کا خون استحاضہ ہے اور حمل گرنے کے بعد کا خون نفاس ہے۔لیکن جب کہ بچے کا کوئی عضو (جسم کا کوئی حصہ) بن چکا ہو ورنہ پہلے والا حیض ہوسکتا ہے۔نہیں تو استحاضہ ہے۔

(بہارشریعت ج ۱' ح ۲' ص ۴۵)

مسئلہ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے چاہے پندرہ دنوں کا فاصلہ ہو جائے۔ (بہارشریعت ج ۱' ح ۲' ص ۴۵)

مسئلہ نفاس کے خون کا رنگ لال' کالا' ہرا' پیلا' مٹی کے رنگ جیسا' گدلا (کیچڑ کے رنگ جیسا) وغیرہ بھی ہوسکتے ہیں۔ (بہارشریعت ج ۱' ص ۴۵)

مسئلہ نفاس والی عورت کو نماز پڑھنا' روزہ رکھنا حرام ہے۔ان دنوں میں نمازیں

معاف ہیں اور ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ فرض روزے قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ اسی طرح نفاس والی عورت کو قرآن کریم پڑھنا دیکھ کر ہو یا زبانی' اور اس کا چھونا' چاہے حاشیہ کی انگلی کو نوک یا بدن کا کوئی حصہ ہی لگے' یہ سب حرام ہے اسی طرح دینی کتابوں کا چھونا بھی حرام ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ تمام وظائف' درود شریف' کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (قانون شریعت ج ۱ ص ۵۴)

مسئلہ حالت حیض میں جس طرح مباشرت حرام ہے اسی طرح حالت نفاس میں بھی مباشرت سخت حرام۔ حرام۔ گناہ کبیرہ ہے اور ایسی حالت میں جماع کو جائز جاننا کفر ہے۔ اس حالت میں ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں' ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوں ہی نفاس والی عورت کے ساتھ کھانے پینے اور بوس وکنار میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۴۷)



بچے کی پیدائش پر جائز وناجائز رسمیں

بچے کی پیدائش کے موقع پر الگ الگ ملکوں میں طرح طرح کی رسمیں ہیں مگر چند رسمیں تقریباً کسی قدر تھوڑے فرق کے ساتھ ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ مثلاً

لڑکا پیدا ہو تو چھ روز تک خوب خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ خوشی منانے کی شریعت میں ممانعت نہیں لیکن خلاف شرع کام کرنے سے ضرور بچنا چاہیے۔

پیدائش کے دن لڈو یا کوئی مٹھائی تقسیم کرنا مباح ہے مگر برادری کے ڈر سے اور ناک کٹنے کے خوف سے مٹھائی تقسیم کرنا بے فائدہ ہے اور اگر سود پر قرض لے کر یہ کام کیا تو آخرت کا گناہ بھی۔ اس لئے ان رسموں کو بند کرنا ہی بہتر ہے۔ ہاں اگر بچے کی عمر میں برکت، صحت وتندرستی کی غرض سے صدقہ وخیرات کی جائے تو مستحب ہے۔

ایک رسم یہ بھی ہے کہ عورت کے میکے والے اپنے داماد کو تحفہ میں کپڑے کے جوڑے، بچے کو جھولا اور کچھ نقدی روپے وزیور دیتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مال دار لوگ یہ سب خرچ برداشت کر لیتے ہیں لیکن غریب لوگ ان رسموں کو پورا کرنے کیلئے سودی قرض تک لیتے ہیں، اگر بچے کی ولادت پر عورت کے میکے والے یہ سب رسمیں پوری نہ کریں تو ساس وننددوں کے طعنے سہنے پڑتے ہیں اور گھر میں خانہ جنگی کا ماحول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مناسب تو یہ ہی ہے کہ ان رسموں کو مسلمان چھوڑ دے تاکہ

فضول خرچی سے بھی بچا جاسکے اور نا اتفاقی کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔ ویسے بھی یہ سب رسمیں شریعت میں نہ تو فرض ہیں نہ واجب نہ سنت اور نہ ہی مستحب۔ پھر اس پر اس قدر پابندی کیوں؟ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ عقیقہ نہیں کرتے بلکہ اپنی خود ساختہ رسموں کی پابندی بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے ہیں۔ مثلاً چھٹی کی رسم' چھٹی یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کے چھٹے روز رات کو عورتیں جمع ہو کر مل کر گاتی بجاتی ہیں پھر زچہ کو باہر لا کر تارے دکھا کر گاتی ہیں۔ پھر میٹھے چاول تقسیم کئے جاتے ہیں یہ بھی مشہور ہے کہ عورت کا پہلا بچہ اس کے میکے میں ہی ہو اور سارا خرچ عورت کے ماں' باپ ہی برداشت کریں' اگر وہ ایسا نہ کریں تو سخت بدنامی ہوتی ہے۔ چھٹی کرنا' اور دیگر اس طرح کی رسمیں جو ہم نے اوپر بیان کیں وہ خالص ہندوؤں کی رسمیں ہیں جو انہوں نے عقیقہ کے مقابلہ میں ایجاد کی ہیں۔

لڑکی ولڑکے کا عقیقہ کرنا سنت ہے اور سنت حصول ثواب کا ذریعہ ہے اور اسی طرح حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ اب اپنی طرف سے اس میں رسمیں داخل کرنا فضول ہے۔ لہٰذا بہتر ہے مسلمان ان رسموں کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کریں۔ اگر بچے کی پیدائش پر میلاد شریف یا وعظ شریف یا فاتحہ کر دی جائے تو بہت بہتر ہے۔ اس کے سوا تمام خرافاتی رسمیں بند کر دینا چاہیے۔

(ملخص اسلامی زندگی از مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ)

عقیقہ کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ عقیقہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ ہو اور اگر نہ ہو سکے تو پندرہویں دن یا اکیسویں روز یا جب بھی حیثیت ہو کرے' سنت ادا ہو جائے گی۔ (قانون شریعت ج ا' ص ۱۶۰' بہار شریعت وغیرہ)

لڑکے کیلئے دو بکرے اور لڑکی کیلئے ایک بکری ذبح کرے۔ لڑکے کیلئے بکرا اور لڑکی کیلئے بکری ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر لڑکا لڑکی دونوں کیلئے بکرا یا بکری بھی ذبح کرے تو کوئی حرج نہیں۔ (قانون شریعت ج ۱ ص ۱۶۰)

لڑکے کیلئے دو بکرے نہ ہو سکیں تو ایک بکرے میں بھی عقیقہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر گائے، بھینس ذبح کرے تو لڑکے کیلئے دو حصے اور لڑکی کیلئے ایک حصہ ہو۔

عقیقہ کے جانور کیلئے بھی وہی شرطیں ہیں جو قربانی کے جانور کیلئے ضروری ہیں۔

(قانون شریعت ج ۱ ص ۱۶۰)

عقیقہ کے جانور کے تین حصے کئے جائیں، ایک حصہ غریبوں کو خیرات کر دے دوسرا حصہ رشتے داروں احباب میں تقسیم کرے اور تیسرا حصہ خود رکھے۔

عقیقہ کا گوشت غریبوں، فقیروں، رشتے داروں، دوست و احباب کو تقسیم کرے یا پکا کر دے یا پھر دعوت کر کے کھلائے، سب صورتیں جائز ہیں۔

عقیقہ کا گوشت ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی غرض کے ہر رشتے دار سب کھا سکتے ہیں۔ (قانون شریعت ج ۱ ص ۱۶۰)

عقیقہ کے جانور کی کھال اپنے کام میں لئے، غریبوں کو دے دے یا مدرسہ یا مسجد میں کرے، یعنی اس کھال کا بھی وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا حکم ہے۔

(قانون شریعت ج ۱ ص ۱۶۰)

بہتر ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑی نہ جائیں کہ یہ نیک فال ہے بلکہ جوڑوں سے الگ کر دی جائے اور گوشت وغیرہ کھا کر زمین میں دفن کر دی جائیں۔ نیک فال کیلئے ہڈی نہ توڑنا بہتر ہے اور توڑنا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۹۵)

عقیقہ میں بچے کے سر کے بال منڈوائے اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا (صاحب استطاعت ہو تو) سونا یا اس کے برابر قیمت خیرات کرے۔

(کیمیائے سعادت ص ۲۶۷)

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کا عقیقہ فرماتی تھیں اور آپ نے حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہم کے جب عقیقے فرمائے تو ان کے بال اتروائے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔

(مؤطا امام مالک ج ۱، کتاب العقیقہ حدیث ۲ ص ۴۰۲)

یاد رکھئے! عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنت مستحبہ ہے۔ غریب شخص کو ہرگز جائز نہیں کہ قرض لے کر اور وہ بھی معاذ اللہ سود پر قرض لے کر عقیقہ کرے، قرض لے کر تو زکوٰۃ دینا بھی جائز نہیں عقیقہ زکوٰۃ سے بڑھ کر نہیں۔ (اسلامی زندگی ص ۱۸)

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت کی دعائیں بہت سے مسائل کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی آئی ہے۔ لہٰذا وہ دعائیں انہیں کتابوں میں دیکھ لی جائے۔

ختنہ کا بیان

''لڑکوں کے ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ اسلام کی علامت ہے۔ حضرت امام بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ ''عمدۃ القاری شرح بخاری'' میں ختنہ کی نسبت فرماتے تھے''۔

انه شعائر الدين كالكلمة وبه يتميز المسلم من الكافر ''

ترجمہ بیشک ختنہ کلمے کی طرح دین اسلام کی نشانیوں میں سے ہے اور مسلم اور کافر میں اس سے امتیاز پیدا ہوتا ہے''۔

بخاری و مسلم غرض کہ صحاح ستہ کے علاوہ احادیث کی تقریباً سبھی کتابوں میں نقل ہے کہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ کی تو اس وقت آپ کی عمر شریف اسی برس تھی''۔

ختنہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے اس وقت ختنہ کرا دیا جائے کہ اس عمر میں بچہ آسانی سے تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ ختنہ کرانے کی عمر سات سال سے لے کر بارہ سال تک ہے۔ یعنی بارہ برس سے زیادہ دیر لگانا منع ہے اور اگر سات سال سے پہلے ختنہ کر دیا جب بھی حرج نہیں۔ ختنہ کرانا باپ کا کام ہے' وہ نہ ہو تو پھر دادا' ماموں' چاچا' وغیرہ کرائے۔ (بہار شریعت ج ۲ ح ۱۶)

ختنہ کرنے سے پہلے نائی کی اجرت طے ہونا ضروری ہے جو اس کو ختنہ کے بعد دی جائے علاج میں خاص نگرانی رکھے۔ تجربہ کار نائی سے ختنہ کرانا بہتر ہے۔

ختنہ صرف اسی کا نام ہے باقی یہ دھوم دھام سے بارات نکالنا' رشتے داروں کو بے مقصد کپڑوں کے جوڑے باٹنا' گانے باجے اور لائیٹنگ وغیرہ سب فضول کام ہے اور فضول خرچی اسلام میں سخت حرام ہے یہ سب مسلمانوں کو کمزور ناک نے پیدا کر دیئے ہیں جسے کٹنے سے بچانے کیلئے قرض تک لیتے ہیں اور بعد کو پریشانی مول لیتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ○

(سورۃ بنی اسرائیل ۲۶)

ترجمہ اور فضول نہ اڑا بیشک اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

(کنزالایمان)

کان ناک چھیدنا

لڑکیوں کے کان ناک چھیدوانے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حضور ﷺ کے زمانے ظاہری میں بھی عورتیں کان چھدواتی تھیں' اور حضور ﷺ نے اس سے ممانعت نہ فرمائی۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۹' نصف آخر ص ۵۷' بہار شریعت ج ۲' ح ۱۶ ص ۱۲۶)

کان، ناک چھیدنے کی ابتداء

ایک روایت میں ہے کہ

''سب سے پہلے ناک کان حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے چھیدے تھے۔ دونوں ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیویاں تھیں۔ تب ہی سے عورتوں میں کان ناک چھدوانے کا رواج چلا آ رہا ہے''۔ (معارج النبوۃ ج ۱، ص ۶۲۱)

کچھ لوگ کسی منت کے تحت یا پھر فرنگی فیشن کی پیروی میں لڑکوں کے کان چھید دیتے ہیں اور کچھ کسی بزرگ کی منت کے تحت لڑکوں کی چوٹی رکھتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز وحرام ہے اور ایسی منت کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ افریقہ'' میں فرماتے ہیں۔

''بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر منڈے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہیں پھر میعاد گزار کر مزار پر لے جاکر بال اتارتی ہیں یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم) (فتاویٰ افریقہ ص ۸۳)

حفاظتی ٹیکے لگوانا

گھر کی عورتیں اپنے چھوٹے بچوں کو کسی کالک' کاجل یا سرمہ وغیرہ سے رخسار (گال) پر کالا ٹیکا لگاتی ہیں تاکہ کسی کی بری نظر نہ لگے۔ یہ بے اصل نہیں۔ نظر کا لگنا صحیح ہے اور احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

العین حق لو کان شی سابق القدر لسبقتہ العین۔

(ترمذی ج ۱، باب ۱۳۷۰، حدیث ۲۱۳۷، مؤطا امام مالک ج ۱، کتاب العین حدیث ۳، القول الجمیل)

ترجمہ نظر کا لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی ہے تو نظر غالب ہوتی ہے۔

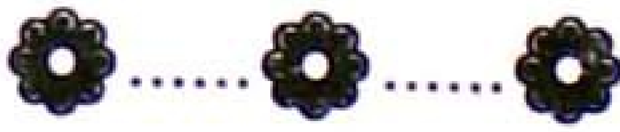
ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا۔ "اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے"۔ (القول الجمیل)

اس کے علاوہ اور حدیثیں ہیں جن سے ظاہر کہ نظر کا لگنا صحیح ہے جن کی تفصیل کی یہاں مزید حاجت نہیں حق پسند کو اسی قدر کافی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم وثم رسول اللہ اعلم)

جب کسی مسلمان کے بچے کو دیکھے یا مسلمان بھائی کی کوئی چیز اچھی لگی تو یہ دعا کرے۔

تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اس طرح کہہ دے کہ "اللہ تعالیٰ برکت کرے" اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔ (ردالمحتار بحوالہ بہار شریعت ج ۲، ح ۱۶)



بچے کے نام کا انتخاب

بچے کی پیدائش کے سات روز بعد بچے کا نام رکھا جائے، بچہ چاہے زندہ پیدا ہو یا مرا ہوا، پورا بنا ہو یا ادھورا، ہر صورت میں اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار، احیاء العلوم، ج ۲، ص ۲۰۱، قانون شریعت ج ۱، ص ۱۲۵)

بزرگان دین فرماتے ہیں۔

"اپنے بچوں کے اچھے نام رکھو کہ اچھے ناموں کا اثر بچوں پر اچھا پڑتا ہے اور برے نام کا برا اثر پڑتا ہے"۔

بُرے ناموں کے اثرات

امام اہلسنّت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"فقیر نے بچشم خود ایسے قبیح (برے) ناموں کا سخت برا اثر پڑتے دیکھا ہے بھلے چنگے سنی صورت کو آخر عمر میں دین پوش، ناحق کوش ہوتے پایا ہے"۔

(احکام شریعت ج ۱، ص ۷۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

تسموا باسماء الانبیاء۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھو۔

احادیث کریمہ میں خالص "محمد" نام رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔

ہم یہاں چند حدیثیں بیان کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔

محمد نام کی برکتیں

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

قال الله تعالیٰ وعزتی وجلالی لاعذبت احد ایسمی باسمك فی النار۔ (ابونعیم۔بحوالہ۔احکام شریعت ج ۱ ص ۸۱)

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ما کان فی اهل بیت اسم محمد الا کثرت برکته۔

(شرح المواہب بحوالہ احکام شریعت ج ۱ ص ۸۳)

ترجمہ جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔

ابن عساکر، حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر رضی اللہ عنہم حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من ولدله مولود فسماه محمدا حبالی وتبرکا باسمی کان هو ومولوده فی الجنة۔ (بحوالہ احکام شریعت ج ۱ ص ۸۰)

ترجمہ جسے لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت میں اور میرے نام پاک سے تبرک کیلئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(بحوالہ احکام شریعت ج ۱ ص ۸۰)

طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

من ولدله ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمد فقل جهل۔

(طبرانی بحوالہ احکام شریعت ج ۱ ص ۸۲)

ترجمہ جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں کسی کا نام محمد نہ رکھے تو ضرور جاہل ہے۔

ابن سعد نے طبقات میں حضرت عثمان عمری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ماضر احدکم لو کان من بیتہ محمد ومحمد ان وثلثة۔

(بحوالہ احکام شریعت ج ا ص ۸۱)

ترجمہ تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

''فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا۔ پھر نام اقدس کے حفظ آداب اور باہم تمیز کیلئے عرف جدا مقرر کئے۔ بحمد للہ تعالیٰ فقیر کے یہاں پانچ محمد اب بھی موجود ہیں۔ اور پانچ سے زائد انتقال کر گئے''۔

(بحوالہ احکام شریعت ج ا ص ۸۲)

ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کے نام صرف ''محمد'' رکھیں اور گھر میں پہچان اور پکارنے کے لحاظ سے دوسرے نام رکھ دیں۔ لیکن یاد رہے وہ پکارنے کے نام بھی اسلامی ڈھنگ کے ہو۔ عبداللہ' عبدالرحمٰن' عبدالکریم' عبدالرحیم وغیرہ نام اور انبیاء کرام وصحابہ کرام کے ناموں پر نام رکھنا اچھا ہے۔

اللہ کے پسندیدہ نام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

احب الاسماء الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمن۔

(ابوداؤد ج ۳' باب ۴۸۵' حدیث ۱۵۱۳)

ترجمہ اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے زیادہ پسند ہے۔

لیکن یاد رہے جن کے نام رحمٰن، ستار، غفار، کریم، رحیم وغیرہ ہو جو کہ اللہ کے صفاتی نام ہیں ان سے پہلے عبد لگانا ضروری ہے۔ مثلاً عبدالرحمٰن، عبدالستار، عبدالغفار، عبدالکریم، عبدالرحیم وغیرہ اگر بغیر عبد لگائے پکارا تو سخت منع ہے۔

کسی کو چڑانے کیلئے نام بگاڑنا سخت منع ہے اور اسی طرح کسی کو ایسے نام سے پکارنا بھی جائز نہیں جسے سن کر وہ ناراض ہو جائے۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔ (سورۃ الحجرات ۱۱)

ترجمہ اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔

(کنزالایمان)

افسوس! آج کل لوگ اپنے بچوں کے نام فلمی ہیرو ہیروئن، کرکٹ کھلاڑی یا پھر کسی فرنگی کے نام سے متاثر ہو کر رکھتے ہیں۔ جیسے ٹینکو، پینکو، رینکو، چیکو، میکو، کلو، للو، بھورو، کاجول، راحول، پمی، بینا، ٹینا، رینا، بینا، لینا اور نہ جانے کیا کیا بکواس نام۔

قیامت کے دن ناموں سے پکارے جاؤ گے

حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

انکم تدعون یوم القیمة باسمآئکم واسمآء ابآئکم فاحسنوا اسمآءکم۔ (امام احمد، ابوداؤد ج ۳، باب ۴۸۵، حدیث ۱۵۱۳)

ترجمہ بیشک تم روز قیامت اپنے ناموں اور اپنے باپ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے تو اپنے نام اچھے رکھا کرو"۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر معاذ اللہ کسی کا نام ٹینکو ہوگا تو اسے بروز قیامت ٹینکو کے نام سے پکارا جائے گا۔ سوچئے اس وقت جب کہ وہاں صالحین، بزرگان دین،

عام بندے غرض کہ سبھی جمع ہوں گے کس قدر شرمندگی ہوگی! آج وقت ہے۔ جنہوں نے اپنے بچوں کے نام ایسے بیہودہ رکھے ہیں وہ آج سے ہی تبدیل کر دیں اور اچھا سا کوئی اسلامی نام رکھ لیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا نام بدل دیتے تھے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح۔

(ترمذی ج ۲' باب ۳۳۵' حدیث ۲۷۴۶' ابوداؤد ج ۳' باب ۴۸۶' حدیث ۱۵۱۷' ص ۵۵۱)

ترجمہ اکثر مسلمان ایسے نام رکھتے ہیں جو بظاہر سننے اور پکارنے میں اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن یا تو ناجائز و حرام ہیں یا پھر ایسے کہ جن کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتویٰ میں ایسے بہت سے ناموں کے بارے میں لکھا ہے جو نہیں رکھنا چاہیے۔ ہم یہاں مختصر کچھ ذکر کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''محمد نبی' احمد نبی' نبی احمد' یہ نام رکھنا حرام ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہی زیبا ہیں''۔ (احکام شریعت ج ۱' ص ۷۳)

''یونہی نبی جان نام رکھنا نامناسب ہے۔ یٰسین' طٰہٰ نام رکھنا منع ہے۔ یہ ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ان ناموں کے آگے ''محمد'' لگانے سے بھی فائدہ نہ ہوگا کہ اب بھی یٰسین و طٰہٰ نامعلوم معنی میں رہے''۔ (احکام شریعت ج ۱' ص ۷۴)

''غفور الدین نام بھی سخت بُرا اور عیب دار ہے' غفور کے معنی ''مٹانے والا' ''برباد کرنے والا'' کے ہوتے ہیں۔ غفور اللہ کا نام ہے اور اللہ اپنی رحمت سے بندوں کے گناہ مٹاتا ہے۔ (اب اگر کسی شخص کا یہ نام ہو تو) غفور الدین کے معنی ہوئے ''دین کا مٹانے والا'' یہ ایسے ہی ہوا جیسے شیطان نام رکھنا''۔ (احکام شریعت ج ۱' ص ۷۶)

''اسی طرح کلب علی' کلب حسن' کلب حسین' غلام علی' غلام حسن' غلام حسین وغیرہ ناموں سے پہلے ''محمد'' لگانا جائز نہیں (مثلاً محمد کلب علی' محمد کلب حسن' یا محمد غلام علی' محمد غلام حسین وغیرہ یہ نام جائز نہیں ہوں گے) اگر صرف کلب علی' کلب حسن' کلب حسین' غلام علی' غلام حسن' غلام حسین وغیرہ ہی رہنے دے تو کوئی حرج نہیں''۔

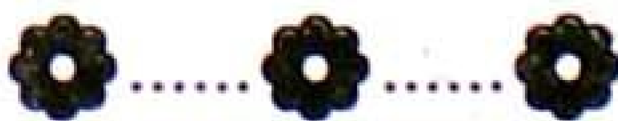
(احکام شریعت ج ا' ص ۷۷)

''اسی طرح نظام الدین' محی الدین' شمس الدین' بدر الدین' نور الدین' فخر الدین' شمس الاسلام' محی الاسلام' بدر الاسلام وغیرہ ناموں کو علماء کرام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ وممنوع فرمایا کہ یہ بزرگان دین کے نام نہیں بلکہ ان کے القاب ہیں جس سے مسلمانوں نے ان کی تعریف میں انہیں القاب سے یاد کیا''۔

(احکام شریعت ج ا' ص ۷۷)

''علی' حسین' غوث' جیلانی اور اس طرح کے تمام نام جو بزرگان دین کے نام ہیں ان سے پہلے لفظ ''غلام'' ہو تو بیشک جائز ہے''۔ (مثلاً غلام علی' غلام حسین' غلام غوث' غلام جیلانی وغیرہ) (احکام شریعت ج ا' ص ۷۷)

اور ایسے نام جو بے معنی ہیں۔ جیسے بدھو' کلو' للو' راجو' جمعراتی' شبراتی' خیراتی' نیجو' رحمو' منی' مینکی' چینکی' بے بی' شوبی وغیرہ اور اس طرح کے وہ نام جو اپنے معنی کے اعتبار سے فخریہ ہیں اور جن میں فخر ظاہر ہوتا ہو نہ رکھے جائیں۔ مثلاً شاہ جہاں' نواب' راجا' بادشاہ وغیرہ اسی طرح لڑکیوں میں۔ قمر النساء' بدر النساء' شمس النساء' روشن آرا' جہاں آراء نور جہاں وغیرہ نام نہ رکھے' بلکہ لڑکیوں کے نام۔ کنیز فاطمہ' آمنہ' عائشہ خدیجہ' زینب' مریم' کلثوم وغیرہ رکھیں۔ (ملخص' اسلامی زندگی ص ۱۷)



بچے کی پرورش کا بیان

بچے کی پرورش کا حق ماں کو ہے' چاہے وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہوگئی ہو۔ ہاں اگر مرتد (دین اسلام سے پھر کر کافرہ) ہوگئی ہو تو پرورش نہیں کر سکتی۔ یا زنا کرنے والی ہو یا چور ہو' یا ماتم کرنیوالی یا چیخ چیخ کر رونے والی ہو تو اس کی بھی پرورش میں بچہ نہیں دیا جائے گا۔ بعض فقہاء کرام تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ

''اگر عورت نماز کی پابند نہیں تو اس کی بھی پرورش میں بچہ دیا نہیں جائے گا''۔

مگر صحیح یہ ہے کہ بچہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا جب تک نا سمجھ ہے اور جب کچھ سمجھنے لگے تو الگ کر لیا جائے' اس لئے کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادتیں اختیار کرے گا جو ماں کی ہے۔ یوں ہی اس ماں کی پرورش میں بھی نہیں دیا جائے گا جو بچے کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو' چاہے اس کا جانا کسی گناہ کیلئے نہ ہو۔

(بہار شریعت ج ا' ح ۷' ص ۱۱۹ اسلامی زندگی ص ۲۳)

بچے کو دودھ پلانا

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ (سورۃ البقرہ ۲۳۳)

ترجمہ اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کیلئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیے۔ (کنزالایمان)

مسئلہ لڑکی ہو یا لڑکا دونوں کو دودھ دو سال تک پلایا جائے' ماں باپ چاہیں تو دو سال سے پہلے بھی دودھ چھڑا سکتے ہیں مگر دو سال کے بعد پلانا منع ہے۔

(بہار شریعت ج۱' ح۷' ص۱۹)

کچھ عورتیں اپنے بچے کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں بلکہ گائے' بھینس کا یا پھر کئی مہینوں سے پڑے ہوئے پاؤڈر کا دودھ ملاتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بچے کو دودھ پلانے سے عورت کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بچے کو دودھ پلانا خود ماں کیلئے بھی مفید ہے۔ کیونکہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران ماں کے جسم کی چربی اپنی ضروری مقدار سے زیادہ نہیں ہو پاتی ہے اور یہ بات سائنسی تجربات کی روشنی میں بھی ثابت ہو چکی ہے کہ دودھ پلانے سے عورت میں نہ تو کسی قسم کی کوئی کمزوری آتی ہے اور نہ ہی اس کی خوبصورتی پر کوئی فرق پڑتا ہے جو مائیں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتیں ان کی بیضہ دانی وقت سے پہلے ہی پختہ ہو جاتی ہے جو انتہائی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ ایسی خواتین رحم اور چھاتی کے امراض میں اکثر مبتلا رہتی ہیں۔

بچے کو دودھ پلانے پر مغفرت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور جب بچہ ماں کے پستان سے دودھ کی چسکی لیتا ہے تو ہر چسکی کے بدلے اس عورت کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے جب عورت بچے کا دودھ چھڑاتی ہے تو آسمان سے ندا آتی ہے کہ

اے نیک خاتون! تیری پچھلی زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اب

تو نئے سرے سے نیک زندگی شروع کر"۔ (غنیۃ الطالبین باب ۵ ص ۱۱۳)

جدید میڈیکل تحقیق

ڈاکٹروں کی تحقیق سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ ماں کا دودھ بچے کیلئے سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ بچے کو صحیح مقدار میں پروٹین، حیاتین اور روغنیات مہیا کرتا ہے۔ ماں کا دودھ پینے سے بچے کے پیٹ کے امراض پیدا ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ جو بچے اپنی ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ زیادہ صحت منداور تندرست رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو بچے اپنی ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ زیادہ صحت منداور تندرست رہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو بچے اپنی ماں کے دودھ سے محروم رہتے ہیں وہ کمزور ہوتے ہیں اور مختلف امرض میں ہمیشہ گرفتار رہتے ہیں۔ محض اپنے جسم کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے غلط اور بے بنیاد خیالات کیلئے بچے کو اس عظیم نعمت سے محروم رکھنا بچے پر ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟

بچے کو دودھ نہ پلانے پر سخت عذاب ہوگا

حضرت خاتم الحفاظ امام اجل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "شرح الصدور" میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"شب معراج میں نے کچھ عورتیں ایسی دیکھیں جن کے پستان لٹکے ہوئے اور سر جھکے ہوئے تھے۔ ان کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھے بتایا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں"۔ (شرح الصدور باب عذاب القبر ص ۱۵۳)

اگر کسی خاتون کو کسی وجہ سے دودھ نہیں آرہا ہو یا کم آتا ہو یا ایسی بیماری میں

مبتلا ہو جس سے بچے کو دودھ پلانے میں نقصان کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں بچے کے باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی دودھ پلانے والی کا انتظام کرے۔ لیکن خیال رہے دودھ پلانے والی بھی مسلم سنی صحیح العقیدہ نیک سیرت خاتون ہو کہ دودھ کا اثر بچے پر مرتب ہوتا ہے۔

دودھ کا اثر

تفسیر روح البیان میں ہے کہ حضرت امام شیخ ابن محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں آئے تو دیکھا کہ ان کے بیٹے امام ابوالمعالی کو کوئی دوسری عورت دودھ پلا رہی ہے۔ آپ نے اس سے بچے کو چھین لیا اور بچے کے منہ میں انگلی ڈال کر تمام دودھ الٹی کرا دیا اور فرمایا اچھے دودھ سے شرافت پیدا ہوتی ہے اور جاں کنی میں آسانی۔ جب امام ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ جوان ہوئے تو بہت بڑے عالم بنے لیکن کبھی کبھی آپ مناظرہ میں تنگ دل ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ شاید اس دودھ کا اثر میرے پیٹ میں رہ گیا ہے جس کا یہ نتیجہ ہے۔ (تفسیر روح البیان)

اگر دودھ پالنے والی کسی خاتون کا انتظام نہ ہو سکے اور جیسا کہ اس زمانے میں مشکل بھی ہے تو بچے کیلئے گائے کا دودھ متبادل ہے لیکن اسے اُبالنا ضروری ہے۔



بچوں کی تعلیم و تربیت

کتاب ''حصن حصین'' میں ہے کہ

''جب بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اسے کلمہ شریف ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' سکھائے۔

بچوں کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جس سے بچوں کے اخلاق خراب ہوں کیونکہ بچوں میں نقل کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ جو کچھ اپنے ماں باپ کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ خود بھی وہی کرنے لگتے ہیں۔ اس لئے ان کے سامنے اچھی باتیں کہے' نماز پڑھے' قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ تاکہ یہ سب دیکھ کر وہ بھی ایسا ہی کریں۔

پہلے زمانے میں مائیں اپنے بچوں کو اللہ اللہ کہہ کر سلاتی تھیں اب گھر کے ریڈیو' ٹی وی اور باجے وغیرہ بجا کر سلاتی ہیں کچھ بیوقوف اپنے بچوں کو گالی سکھاتے ہیں اور اس پر پھولے نہیں سماتے۔ بچوں کو اچھی باتیں سکھائی جائیں اور گالی بکنے پر بجائے ہنسنے یا خوش ہونے کے انہیں سختی سے ڈانٹیں۔ بچوں کو جھوٹی کہانیاں و قصے سنانے کی بجائے بزرگان دین کے سچے واقعات سنائے تاکہ ان کے دل و دماغ پر اس کا اچھا اثر پڑے اور ان کے دل میں اسلام و بزرگان دین کی محبت پیدا ہو۔

ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اپنی ذمہ

داری کا خاص خیال رکھیں۔ دنیاوی تعلیم سے پہلے یا ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم وشرعی آداب بھی سکھائیں اگر اس سے ذرا بھی کوتاہی کرے گا تو قیامت کے روز اولاد سے ہی پوچھ نہ ہوگی ماں باپ بھی پکڑے جائیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ

(سورۃ تحریم ۶)

ترجمہ اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (کنزالایمان)

شرح

اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''تم خود گناہوں سے بچو۔ خدا کی فرمانبرداری کرو اور اپنی اولاد کو بھلائی کا حکم دو بُرائی سے منع کرو اور شرعی آداب سکھاؤ اور مذہبی تعلیم سے آراستہ کرو''۔

جب بچہ ہوش مند ہو جائے تو کسی سنی صحیح العقیدہ باعمل متقی پرہیزگار عالم دین یا حافظ کے پاس بیٹھا کر قرآن پاک اور اُردو کی دینی کتابیں ضرور پڑھائیں۔

یقیناً آپ اپنے بچوں کو ایک اچھا ڈاکٹر، انجینئر بنایئے لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک سے زیادہ لڑکے عطا کیے ہیں تو کم از کم ایک لڑکے کو ضرور عالم دین یا حافظ قرآن بنائے۔

حدیث پاک میں ہے۔

''بروز محشر ایک حافظ اپنی تین پشتوں کو اور ایک عالم دین اپنی سات پشتوں کو بخشوائے گا''۔

یہ خیال نہایت ہی غلط ولغو ہے کہ عالم دین بھوک مری کا شکار ہے' ملا مولوی کو روٹی نہیں ملتی۔ ضروری نہیں کہ کوئی دنیاوی علم حاصل کرے تو اسے روٹی بھی مل جائے۔ سینکڑوں گریجویٹ ہاتھوں میں ڈگریاں لئے نوکری کی تلاش میں مارے مرے پھرتے ہیں۔ یقیناً ہر کسی کو وہی ملتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے۔

یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ عالم دین بننے کے بعد مسجد میں امامت ہی کی جائے۔ آپ کا بچہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین بزنس مین (تاجر) بھی ہوسکتا ہے۔

سینکڑوں عالم دین ہیں جو دین کی خدمت انجام دینے کے ساتھ ساتھ تجارت سے بھی لگے ہوئے ہیں اور اتنا کما لیتے ہیں جتنا ایک ڈاکٹر اور انجینئر بھی کما نہیں پاتا۔ خود ناچیز کے ایسے کئی عالم دین سے دوستانہ تعلقات ہے جو عالم ہونے کے ساتھ ہی ایک بہترین ڈاکٹر اور بزنس مین بھی ہیں جو اپنے دنیاوی کاروبار کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی انجام دے رہے ہیں۔

''حصن حصین'' میں ہے کہ

''جب بچہ سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھوائے اور نماز نہ پڑھنے پر مناسب سزا بھی دے اور نو برس کی عمر میں اس کا بستر الگ کر دے''۔

(حصن حصین ص ۱۶۷)

بچوں کو برے لوگوں میں بیٹھنے' بدمعاش لڑکوں میں کھیلنے سے باز رکھے' لیکن اتنی سختی بھی نہ کرے کہ وہ باغی ہو جائیں اور اس قدر لاڈ پیار بھی نہ کرے کہ وہ ضدی' ہٹ دھرم اور گستاخ بن جائیں۔ محبت کے وقت محبت اور سختی کے وقت سختی سے پیش آئے۔

اچھی تعلیم اولاد کیلئے تحفہ

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

مانحل والد والدامن نحل افضل من ادب حسن۔

(ترمذی ج ا' باب ۱۲۹۹' حدیث ۲۰۱۸)

ترجمہ کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر تحفہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کو اچھی تعلیم دے۔

بچوں سے محبت کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے' اگر ایک سے زیادہ بچے ہوں تو سب بچوں کے ساتھ برابری اور انصاف کا سلوک کرے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

اولاد میں برابری کرو

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

''اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل (برابری و انصاف) کرو یہاں تک کہ ان کا بوسہ لینے میں بھی برابری رکھو''۔ (قانون شریعت ج ۲ ص ۲۴۳)

اور فرماتے ہیں آقا ﷺ

''تحفہ دینے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو جس طرح تم خود یہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے ساتھ احسان و مہربانی میں انصاف کریں''۔ (طبرانی شریف)

اولاد کے حقوق میں سے سب سے اہم حق یہ ہے کہ انہیں حلال کمائی سے کھلائیں۔ حرام کی کمائی سے خود بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

اے اللہ ہمیں اپنے حبیب اور ہمارے پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کے صدقے طفیل میں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ جب تک دنیا میں رہے حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے صحیح معنوں میں مقلد بن کر رہے' فی زمانہ مذہب اہلسنت کی

پہچان، امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی محبت والفت سے دل کو معمور رکھ اور جان ایمان مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم و دائم رکھ، وقت آخر ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر عطا فرما۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

وما علینا الا البلاغ المبین

طالبِ دُعا

محمد عبد الاحد قادری

گوگڑاں تحصیل و ضلع لودھراں

0300-4288176



ماخذ و مراجع

☆ قرآن کریم — ترجمہ کنزالایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
☆ تفسیر درمنثور — حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ
☆ تفسیر روح البیان — مفسر قرآن حضرت علامہ اسمٰعیل حقی ترکی رحمۃ اللہ علیہ
☆ تفسیر خزائن العرفان — صدرالافاضل علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
☆ تفسیر تبیان القرآن — حضرت علامہ غلام رسول سعیدی
☆ الاسراء المعراج — منسوب صحابی رسول رئیس المفسرین عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
☆ مسند امام اعظم — حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ
☆ مؤطا امام مالک — حضرت امام ابوعبداللہ مالک بن انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ
☆ مسند امام احمد — حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
☆ بخاری شریف — حضرت امام المحدثین ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ
☆ مسلم شریف — حضرت امام ابوالحسین عساکرالدین مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ
☆ ابوداؤد شریف — حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ
☆ ترمذی شریف — حضرت امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ
☆ نسائی شریف — حضرت امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ

☆ابن ماجہ شریف	حضرت امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ربعی ابن ماجہ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ
☆مشکوٰۃ شریف	حضرت امام عبداللہ ولی الدین بن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
☆کتاب الشفاء	حضرت امام ابوفضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ
☆طبرانی شریف	حضرت امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ
☆بیہقی شریف	حضرت امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ
☆صحیح حاکم	حضرت امام محدث ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ
☆دارقطنی	حضرت امام ابوالحسن علی بن عمر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ
☆بستان العارفین شریف	حضرت امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ
☆تنبیۃ الغافلین	حضرت امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ
☆السمط الثمین فی مناقب امہات المومنین	حضرت علامہ محب طبری رحمۃ اللہ علیہ
☆احیاء العلوم	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ
☆کیمیائے سعادت	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ
☆مکاشفۃ القلوب	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ
☆نزہۃ المجالس	علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ
☆تذکرۃ الاولیاء	حضرت امام محمد بن ابی بکر شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
☆غنیۃ الطالبین	حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
☆کشف المحجوب	حضرت شیخ علی بن ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
☆حصن حصین	حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الجزری شافعی رحمۃ اللہ علیہ
☆بحرالدموع	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ
☆شرح الصدور	خاتم الحفاظ امام ابوالفضل عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

☆الافصاح فی احادیث النکاح	حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
☆اشعۃ اللمعات	حضرت محقق شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆مدارج النبوۃ	حضرت محقق شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ	حضرت محقق شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆درمختار	حضرت امام علی الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ
☆فتاویٰ عالمگیری	باہتمام حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ
☆القول الجمیل	حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆فتاویٰ رضویہ	امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆فتاویٰ افریقہ	امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆احکام شریعت	امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆الملفوظ	امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆وظائف رضویہ	امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
☆فتاویٰ مصطفویہ	شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ
☆بہار شریعت	صدر الشریعہ حضرت علامہ محمد امجد علی رحمۃ اللہ علیہ
☆اسلامی زندگی	حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
☆قانون شریعت	شمس العلماء حضرت علامہ شمس الدین احمد جعفری رحمۃ اللہ علیہ
☆فتاویٰ فیض الرسول	استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ علیہ
☆جوانی کی حفاظت	حضرت شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
☆شمع شبستان رضا	حضرت الحاج صوفی اقبال احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ

☆ قرع الاسماع باختلاف اقوال المشائخ واحوالھم فی السماع

حضرت محقق شیخ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ ھادی الناس فی رسوم الاعراس

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ عطا القدیر فی حکم التصویر

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ ارادۃ الادب لفاضل النسب

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار

امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

